فنِ حرب

از

سُن زو

دنیا کا قدیم ترین عسکری مقالہ

چینی زبان سے ترجمہ مع تعارف اور تبصرہ

از

لایونل جائلز، ایم اے

شعبہ مشرقی مطبوعات میں اسسٹنٹ اور برٹش میوزیم میں ایم ایس ایس

اشاعت اول : 1910

اردو ترجمہ : خاور اقبال پاشا

khawarpasha@hotmail.com

میرے بھائی کیپٹن ویلنٹائن جائلز آر جی کے نام

اس امید پر کہ

2400 سال پرانے کام

میں آج کے سپاہی کے لئے آج بھی کچھ قابل توجہ اسباق موجود ہیں

پر خلوص انتساب اسی کے نام

فہرست

باب		صفحہ نمبر
	دیباچہ	4
	تعارف	7
1	منصوبہ بندی	43
2	جنگ کرنا	50
3	فریب کاری کے ساتھ حملہ	56
4	شاطرانہ میلانات	65
5	توانائی	71
6	طاقت اور کمزوریاں	80
7	نقل و حرکت	91
8	تدابیر (Tactics) میں تنوع	105
9	فوج مارچ کرتے ہوئے	115
10	قطعہ زمین	132
11	نو طرح کی صورتِ حال	143
12	آتشیں حملہ	178
13	جاسُوسَوں کا استعمال	187

دیباچہ

جب لایونل جائلز نے سُن زو کی فن حرب کا ترجمہ شروع کیا فی الواقع یورپ میں اسے کوئی نہیں جانتا تھا۔ یورپ میں اس کے تعارف کا آغاز 1782ء میں ہوا جب چین میں مقیم ایک فرانسیسی یسوعی پادری جوزف ایمیو نے اس کا ایک نسخہ حاصل کر کے فرانسیسی زبان میں اس کا ترجمہ کیا۔ یہ کوئی معیاری ترجمہ نہیں تھا کیونکہ ڈاکٹر جائلز کے مطابق' "اس میں بہت سی چیزیں ایسی تھیں جو سُن زو نے نہیں لکھی تھیں اور جو حقیقت میں اس نے لکھا تھا وہ بہت تھوڑا تھا۔" انگریزی میں پہلا ترجمہ 1905 میں کیپٹن ای ایف کیلتھراپ آر ایف اے نے ٹوکیو میں شائع کیا۔ تاہم' یہ ترجمہ ڈاکٹر جائلز کے الفاظ میں' "ضرورت سے زیادہ برا ہے۔"مزید تنقید کرتے ہوئے وہ کہتا ہے: " یہ سوال صرف فاش غلطیوں کا نہیں جن سے کوئی بھی مکمل طور پر مبرّا نہیں۔ بار بار غلطیاں؛ مشکل حصے جان بوجھ کر توڑے مروڑے گئے یا غیر واضح انداز میں بیان کئے گئے۔ ایسے جرائم کو اس طرح معاف نہیں کیا جا سکتا۔ کسی لاطینی یا یونانی کلاسیک کے کسی بھی ایڈیشن میں یہ برداشت نہیں کیا جاتا' چینی زبان سے کئے جانے والے ترجموں میں بھی دیانتداری کے انھی اصولوں پر اصرار کیا جانا چاہیئے۔" 1908 میں لندن میں کیپٹن کیلتھراپ کے ترجمے کا ایک نیا ایڈیشن چھپا۔ پہلے نمبر پر تو اس میں بہتری تھی --- چھوڑے گئے حصے شامل کئے گئے اور بہت سی غلطیوں کی تصحیح کی گئی --- لیکن اس عمل میں نئی غلطیاں بھی ہو گئیں۔ ڈاکٹر جائلز نے اپنے ترجمے کا دفاع کرتے ہوئے لکھا: "ایسا نہیں کہ میں نے اپنی صلاحیت کا مبالغے پر مبنی اندازہ لگا کر یہ کام شروع کیا؛ لیکن میں اس احساس سے جان نہیں چھڑا سکا کہ سُن زو کے ساتھ تقدیر نے جو کچھ کیا وہ اس سے بہتر کا حقدار تھا' اور میں جانتا تھا کہ کسی نہ کسی حد تک میں اپنے پیشروؤں کے کام کو بہتر بنا سکتا تھا۔" واضح طور پر ڈاکٹر جائلز کے کام

نے آنے والے مترجموں کے لئے ایک مضبوط بنیاد رکھ دی جنھوں نے اپنے خود کے ایڈیشن شائع کئے۔ فن حرب کے بعد میں آنے والے ایڈیشنز میں میں نے دیکھا ہے؛ دو چیزیں جن میں جائلز نے ردوبدل کیا ترجمہ اور تبصرہ' دوسری دو چیزیں جو جائلز کے ایڈیشن میں ملتی ہیں وہ قدیم چینی مبصروں کی مہیا کردہ وہی بنیادی معلومات ہیں۔ ان چاروں میں جائلز کا 1910 کا ایڈیشن سب سے زیادہ عالمانہ ہے اور قاری کو سُن زو کی تحریر کے متعلق بہت زیادہ معلومات فراہم کرتا ہے' کسی بھی دوسرے ترجمے سے کہیں زیادہ۔ فن حرب کا جائلزکا ایڈیشن جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے' ایک عالمانہ کام تھا۔ ڈاکٹر جائلز اپنے وقت کے بڑے ماہر چینیات تھے اور برٹش میوزیم میں مشرقی مطبوعہ کتابوں اور مسودات کے شعبے میں اسسٹنٹ تھے۔ بظاہر وہ ایک حتمی ایڈیشن تیار کرنا چاہتے تھے جو تمام موجودہ تراجم سے بہتر ہو اور شاید ایک ایسی چیز جو ایک معیاری ترجمہ بن جائے۔ پچاس سال تک یہ سب سے بہترین ترجمہ تھا۔ لیکن ایسا لگتا ہے کہ انگریزی بولنے والے ممالک کے لوگوں کو سُن زو میں زیادہ دلچسپی نہیں تھی کیونکہ اس کے کام میں پھر سے دلچسپی دوسری جنگ عظیم کے شروع میں ہی پیدا ہوئی۔ بہت سے لوگوں نے سُن زو کے غیر تسلی بخش تراجم شائع کئے۔ 1944 میں امریکہ میں عسکری علوم کے سلسلے کی کتابوں میں ڈاکٹر جائلز کے ترجمے کی تدوین اور اشاعت ہوئی۔ لیکن 1963 میں کہیں آ کر ایک اچھا انگریزی ترجمہ (سیموئل بی گرفتھ کا جو کہ ابھی تک شائع ہو رہا ہے) شائع ہوا جو کہ جائلز کے ترجمے کے مقابلے کا تھا۔ اگرچہ یہ ڈاکٹر جائلز کے ترجمے سے زیادہ سلیس ہے لیکن وہ ڈھیروں تبصرے جو اُس کے ترجمے کو دلچسپ بناتے ہیں اِس میں نہیں ہیں۔ ڈاکٹر جائلز کا کام بنیادی طور پر چینی تہذیب اور زبان کے محققین کی سہولت کے لئے ہے۔ اس میں سُن زو کی چینی تحریر' انگریزی ترجمہ اور فراواں حاشیوں کے ساتھ کثیر تعداد میں تبصرے شامل ہیں۔ بدقسمتی سے اس کے کئی تبصروں اور حاشیوں میں چینی حروف شامل ہیں؛ کچھ تو مکمل طور پر

چینی زبان میں ہیں۔ اس لئے لاطینی حروف تہجی کی الیکٹرانک تحریر میں تبدیلی مشکل تھی۔ تبدیلی کا عمل میں نے چینی زبان سے مکمل طور پر بے بہرہ ہوتے ہوئے انجام دیا (سوائے اس کے جو میں نے تبدیلی کے عمل کے دوران سیکھی)۔ اس طرح اہم مواد کی زیادہ سے زیادہ مقدار برقرار رکھتے ہوئے اس کا ترجمہ کرنا میرے لئے ایک مشکل عمل تھا۔ ہر ترجمے میں کچھ نہ کچھ چھوٹ گیا؛ لیکن جتنی تحریر بھی میں بچا سکا میں نے بھرپور کوشش کر کے اسے بچایا۔ کیونکہ 1910 والی تحریر کی چینی زبان کے ساتھ ایک ہم آہنگی ہے' میں نے ناموں' کتابوں اور دیگر چیزوں کے چینی الفاظ کی تحریر کو مزید مبہم بنانے کا خطرہ مول لے کر انگریزی حروف میں لکھا۔ پھر بھی ایک عام قاری کے لئے مجموعی طور پر تحریر تسلی بخش ہے' ای ٹیکسٹ میں بدلنے سے اس کی تبدیلئ صورت ممکن ہوئی۔ تاہم' یہ کام میں نے کچھ کھو دینے کے احساس کے ساتھ مکمل کیا کیونکہ مجھے پتہ ہے کہ کوئی چینی پس منظر رکھنے والا یہ کام مجھ سے بہتر کر سکتا ہے؛ ایسی کسی بھی کوشش کو سراہا جائے گا۔

باب سٹّن

al876@cleveland.freenet.edu

bobs@gnu.ai.mit.edu

تعارف

سُن اُو اور اس کی کتاب -----

سی ـسا- چی ان نے سُن زو کی درج ذیل داستان حیات بیان کی ہے :[1]----

سُن زو، ریاست چی کا باشندہ تھا۔ اُو کے بادشاہ[2]'حِ لوُ' نے سُن زو کے فن حرب کے بارے میں سنا۔ ' حِ لوُ' نے اسے کہا : "میں نے تمھارے تیرہ ابواب بہت غور سے پڑھے ہیں۔ کیا میں تمھارے سپاہیوں کی کمان کرنے کے فلسفے کا چھوٹا سا امتحان لے سکتا ہوں؟" سُن زو نے جواب دیا : "جی بالکل" 'حِ لوُ' نے پوچھا : "کیا امتحان میں عورتیں استعمال کی جاسکتی ہیں؟" جواب اب بھی اثبات میں تھا، سو 180 خواتین کو محل سے باہر لانے کا انتظام کیا گیا۔ سُن زو نے ان کی دو کمپنیاں بنائیں، اور بادشاہ کی پسندیدہ ترین کنیزوں میں سے دو کو ان کی کمان سونپی۔ پھر اس نے سب سے کہا کہ نیزے پکڑ لیں، اور ان سے اس طرح مخاطب ہوا : "میرا خیال ہے کہ آپ کو آگے پیچھے اور دائیں بائیں کا فرق پتہ ہے؟" لڑکیوں نے کہا : جی۔ سُن زو بولا : "جب میں بولوں "سامنے دیکھ" آپ کو سیدھا دیکھنا ہے۔ جب میں بولوں " بائیں مڑ" آپ کو بائیں طرف مڑنا ہے۔ جب میں بولوں "دائیں مڑ" آپ کو دائیں طرف مڑنا ہے۔ جب میں بولوں " پیچھے مڑ" آپ کو پیچھے کی طرف مڑ جانا ہے۔" لڑکیوں نے پھر سے تسلیم کیا۔ اس طرح کمانڈ کے الفاظ کی وضاحت کر دینے کے بعد اس نے مشق شروع کرنے کی غرض سے نیزے اور گنڈاسے لگائے۔ پھر اس نے طبل کی آواز پر حکم دیا "دائیں مڑ"۔ لیکن لڑکیوں کی ہنسی چھوٹ گئی۔ سُن زو نے کہا : "اگر کمانڈ کے الفاظ واضح اور صاف نہیں ہیں، اگر احکامات پوری طرح سمجھے نہیں گئے تو یہ جنرل کا قصور ہے۔" تو اس نے انھیں پھر سے مشق کرانا شروع کی، اور اس دفعہ اس نے حکم دیا " بائیں مڑ"، لڑکیوں کو پھر سے ہنسی کے دورے پڑ گئے۔ سُن زو : "اگر کمانڈ کے الفاظ واضح اور صاف نہیں ہیں، اگر احکامات پوری طرح سمجھے نہیں گئے تو یہ جنرل کا قصور ہے۔ لیکن اگر اس کے احکامات واضح 'ہیں' اور سپاہی پھر بھی حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں تو یہ

ان کے افسروں کا قصور ہے۔" یہ کہتے ہوئے اس نے حکم دیا کہ دونوں کمپنیوں کے کمان داروں کے سر قلم کر دیے جائیں۔ اب 'اُو' کا بادشاہ ایک اونچی جگہ لگائے گئے شامیانے سے یہ منظر دیکھ رہا تھا؛ اور اس نے جب دیکھا کہ اس کی من پسند کنیزوں کو سزا ملنے والی ہے' وہ بہت ڈر گیا اور جلدی سے نیچے یہ پیغام بھیجا: "ہم اپنے جنرل کی فوج سنبھالنے کی صلاحیت سے پوری طرح مطمئن ہو چکے ہیں۔ اگر ہم ان دو کنیزوں سے محروم ہو گئے تو ہمارے شراب و کباب کی لذت جاتی رہے گی۔ ہماری خواہش ہے کہ ان کے سر قلم نہ کئے جائیں۔" سُن زو نے جواب دیا: "بادشاہ سلامت سے اس فوج کا جنرل ہونے کا اختیار پانے کے بعد' اس کے تقاضوں کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے میں بادشاہ سلامت کے چند مخصوص احکامات کی بجاآوری سے قاصر ہوں۔" اس کے بعد اس نے دونوں کے سر قلم کروا دیے اور ترتیب میں ان کے فوراً بعد آنے والے جوڑے کو ان کی جگہ مقرر کر دیا۔ جب یہ ہو چکا تو پھر سے مشقوں کے لئے طبل بجائے گئے؛ دائیں مڑنا ہو یا بائیں' سیدھا چلنا ہو یا الٹا' گھٹنوں کے بل یا کھڑے ہو کر' لڑکیوں نے بلا چون وچرا تمام منازل پوری درستگی کے ساتھ طے کیں۔ پھر سُن زو نے ایک پیغام رساں کے ذریعے بادشاہ کو پیغام بھجوایا: "بابا آپ کے فوجی پوری طرح تربیت پا چکے ہیں اور نظم و ضبط سیکھ چکے ہیں اور بادشاہ سلامت کے معائنے کے لئے تیار ہیں۔ عالی جاہ انھیں جس مقصد کے لئے چاہیں استعمال کر سکتے ہیں؛ انھیں آگ میں سے گزرنے کا حکم دیں یا پانی میں سے' وہ حکم کی سرتابی نہیں کریں گے۔" لیکن بادشاہ نے جواب دیا: "ہمارا جنرل مشقیں بند کر کے کیمپ میں واپس آ جائے۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے' ہمیں نیچے آ کر فوجیوں کا معائنہ کرنے کا کوئی شوق نہیں۔" اس پر سُن زو نے کہا: "بادشاہ کو صرف باتوں کا شوق ہے' اور وہ قول کو عمل میں نہیں ڈھال سکتا۔" اس کے بعد' ح لوُ' نے دیکھا کہ سُن زو کو فوج کی کمان سنبھالنی آتی ہے' اور آخر کار اسے جنرل مقرر کر دیا۔ مغرب میں اس نے چھُو سٹیٹ کو شکست دے کر ینگ (دارالحکومت) تک میدان صاف کر دیا' شمال میں اس نے چی اور چِین کی ریاستوں پر اپنی دھاک بٹھا دی' اور اس کی شہرت باہر کے جاگیر دار حکمرانوں تک جا پہنچی۔ اور سُن زو بادشاہ کی طاقت میں حصے دار بن گیا۔

سُن زو کی ذات کے بارے میں سی ـسا- چی ان نے ہمیں اس باب میں اتنا ہی بتایا ہے۔ لیکن وہ ہمیں اس کی آل میں سے سُن پِن کی داستان حیات سناتا ہے جو کہ اپنے مشہورِ زمانہ جدِّامجد کی وفات کے سو سال بعد پیدا ہوا اور وہ بھی اپنے وقت کا ممتاز عسکری ماہر تھا۔ تاریخ داں اس کا ذکر بھی سُن زو کے طور پر کرتا ہے اور اس کے دیباچے میں لکھا ہے : "سُن زو کا پاؤں کٹ گیا اور پھر بھی وہ فنِ حرب پر بات کرتا رہا۔"[3] ایسا لگتا ہے کہ اس کا عضو کٹ جانے کے بعد اسے "پِن" کی عرفیت سے نوازا گیا تھا' جب تک کہ نام کا احوال بیان کرنے کے لئے کہانی نہیں گھڑی گئی۔ اس کی عملی زندگی کا وہ واقعہ جس نے اسے شہرت کی بلندیوں پر پہنچا دیا اس کے مکار حریف پھنگ چیئن کی عبرتناک شکست' باب 5 سُن زو 19 نوٹ سے اس واقعے کا کچھ تعلق ملے گا۔ سُن زو کلاں کی طرف چلتے ہیں۔ شی چی کے دوسرے دو حصوں میں اس کا ذکر ملتا ہے : —

اپنے دورِ حکومت کے تیسرے سال میں[512 ق م] حِ لوُ' جو کہ اُو کا بادشاہ تھا' نے زو-شُو[یعنی اُویئن]اور پُواو پئی کے ساتھ مل کر چھُو پر حملہ کیا۔ اس نے شُو کے قصبے پر قبضہ کیا اور وہاں کے حکمران کے دو بیٹوں کو جو کہ اُو کے جنرل رہ چکے تھے کو قتل کر دیا۔ وہ یِنگ[دارالحکومت]پر چڑھائی کا سوچ رہا تھا؛ لیکن جنرل سُن اُو نے کہا : "فوج تھک چکی ہے۔ ابھی یہ ممکن نہیں ہے۔ ہمیں انتظار کرنا ہوگا۔۔۔[مزید کامیاب لڑائیوں کے بعد']"نویں سال[506 ق م]میں' شاہ حِ لوُ نے اُو زو-شُو اور سُن زو کو مخاطب کیا : "پہلے تم نے اعلان کیا تھا کہ ابھی ہمارے لئے یِنگ میں داخل ہونا ممکن نہیں۔ کیا اب وقت آگیا ہے؟" دونوں نے جواب دیا : "چھُو کا جنرل زو-چانگ'[4]حریص اور لالچی ہے' اور تھانگ اور سائی کے حکمران دونوں اس کے خلاف بغض رکھتے ہیں۔ اگر بادشاہ سلامت ایک پرزور حملہ کرنے کا عزم مصمم رکھتے ہیں' آپ کو تھانگ اور سائی کی رضامندی حاصل کرنا ہوگی اور پھر آپ کامیاب ہو سکتے ہیں۔" حِ لوُ نے ان کے مشورے پر عمل کیا'[چھُو کو پانچ لڑائیوں میں شکست دی اور یِنگ میں قدم رنجہ ہوا۔][5]

سُن اُو کے بارے اس کے بعد کی تاریخ خاموش ہے۔ بظاہر اپنے سرپرست کے 496 میں ایک زخم کے اثرات سے مر جانے کے بعد وہ بھی زیادہ دیر نہیں رہا۔

ایک دوسرے باب کا ایک حصہ درج ذیل ہے: [6]

اس وقت کے بعد بہت سے نامور سپاہی اٹھے' ایک کے بعد ایک: کاؤ فین[7] جو کہ ریاست چِیں کا ملازم تھا؛ وانگ-زو'[8] چی کی نوکری پر؛ اور سُن اُو' اُو کی نوکری پر۔ ان لوگوں نے بتدریج جنگ کے اصول بنائے اور ان پر روشنی ڈالی۔

یہ بات عیاں ہے کہ سی-ماچی ان کو سُن اُو کے ایک تاریخی شخصیت ہونے پر کوئی شبہ نہیں تھا؛ اور یہ کہ ایک استثنا کے ساتھ' جس کا ابھی نوٹس لینا چاہیئے' جو دور اس وقت موضوع سخن ہے وہ بڑی حد تک اس پر ایک اتھارٹی ہے۔ لہٰذا اُو یُوے چھُن چِیو جیسے کام کے بارے میں کچھ کہنا ضروری نہیں ہو گا جو کہ قیاس کی رُو سے پہلی صدی عیسوی کے 'چھاؤاِیے' کا لکھا ہوا ہے۔ یہ نسبت کسی حد تک مشکوک ہے لیکن اگر یہ غلط بھی ہے تو اس کا احوال بیان کرنے کی کوئی خاص ضرورت نہیں' جس کی بنیاد طوالت پر مبنی رومانوی تفصیلات کے ساتھ جوُں کی توُں 'شی چی' پر ہے۔ سُن زو کی کہانی جس کی وجہ سے اس کی اہمیت ہے باب دوم میں ملے گی۔ اس میں قابل ذکر نکات صرف یہ ہیں:

(1) حِ لوُ کو سُن زو کو آزمانے کا مشورہ سب سے پہلے اُو زو-شِیں نے دیا تھا۔ (2) اسے اُو کا مقامی باشندہ کہا جاتا ہے۔ (3) اس سے پہلے وہ ایک ریٹائرڈ زندگی گزار رہا تھا اور اس کے معاصر اس کی صلاحیتوں سے ناواقف تھے۔ ہُوائے-نان زو سے اقتباس ملاحظہ کریں: "جب حاکم اور وزراء ذھنی ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کریں' تو سُن زو بھی دشمن کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔" اس کام کو اصلی تصور کرتے ہوئے (اور اب تک اس پر کوئی شبہ ظاہر بھی نہیں کیا گیا)' ہمارے پاس یہ سُن زو کا قدیم ترین براہ راست حوالہ ہے کیونکہ دنیا کو شی چی دینے سے کئی سال پہلے ہُوائے-نان زو 122 ق م میں مر گیا تھا۔ لیو شیانگ (80-9 ق م) کہتا ہے: "30'000 کی فوج کے ساتھ سُن زو کے چُو کی دو لاکھ کی فوج کو شکست دینے کی وجہ یہ تھی کہ آخرالذکر میں نظم و ضبط کا فقدان تھا۔" تھنگ

مِنگ - شی بتاتا ہے کہ "سُن" کا خاندانی نام سُن اُو کے دادا کو چی کے نواب چِنگ [547-490ق م] نے عطا کیا تھا۔ سُن اُو کا باپ سُن پھِنگ ریاست چی میں وزیر کے مرتبے تک پہنچا' اور سُن اُو خود' جس کا انداز چھانگ - چِنگ تھا' فرار ہو کر اُو چلا گیا تھا' اس بغاوت کی وجہ سے جس کی ترغیب تی ان پاؤ کے ایک قریبی عزیز نے دی تھی۔ اس کے تین بیٹے تھے جن میں سے دوسرا جس کا نام مِنگ تھا وہ سُن پِین کا باپ تھا۔ تو اس بیان کے مطابق پِین پوتا تھا اُو کا' جبکہ سُن پِن نے وئی پر فتح 341 ق م میں حاصل کی تھی' تو اس بات کو تاریخی ترتیب کی رُو سے ناممکن ہونے کی بناء پر رد کیا جا سکتا ہے۔ میں نہیں جانتا تھنگ مِنگ - شی نے یہ مواد کہاں سے حاصل کیا' بے شک ان پر کچھ بھی بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ قریب قریب ہن دور کی ایک بچ جانے والی ایک دلچسپ دستاویز عظیم ساؤساؤ یا وئی اُو تھی کا اس کے اپنے سُن زو کے ایڈیشن کے لئے لکھا ہوا ایک مختصر دیباچہ ہے۔ میں اسے پورے کا پورا بیان کروں گا : -

میں نے سنا ہے کہ قدیم لوگ اپنے فائدے کے لئے تیر کمان استعمال کرتے تھے۔[10] شُوچُو بیان کرتا ہے "فوج" حکومت کے آٹھ ارکان کا ایک حصہ ہے۔ آئی چِنگ کہتا ہے : "فوج استحکام اور انصاف کی دلیل ہے؛ خوش قسمتی تجربہ کار لیڈر کا ساتھ دے گی۔" شی چِنگ کہتا ہے : "بادشاہ قہر و غضب میں پر وقار ہو کر ابھرا' اور اپنے فوجی دستوں کی صف آرائی کی۔" زرد شہنشاہ تھانگ انجام تک پہنچانے والا اور اُو وانگ سب نے اپنی جبزیشن کی دستگیری کے لئے برچھیاں اور گنڈاسے استعمال کئے۔ سی - ما فا کہتا ہے : "اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو کسی خاص مقصد کے تحت قتل کرتا ہے' تو وہ خود بھی مکمل جواز کے ساتھ قتل ہو سکتا ہے۔" جو صرف جنگی نوعیت کے اقدامات پر تکیہ کرتا ہے' تباہ ہو جاتا ہے؛ وہ جو صرف پر امن اقدامات پر تکیہ کرتا ہے وہ بھی تباہ ہو جاتا ہے۔ ایک طرف فُو چھائے [11] اور دوسری طرف ین وانگ اس کی مثالیں ہیں۔ [12] فوجی معاملات میں' مصلح شہنشاہوں (چین میں قبل از تاریخ کے زمانے کے تین حکمرانوں اور پانچ شہنشاہوں کی روایت ہے جو کہ مقدس درجہ رکھتے ہیں) کا عام اصول پر امن رہنا اور اپنی افواج کو موقع محل کی مناسبت سے متحرک کرنا ہے۔ وہ اپنی مسلح

افواج کو اس وقت تک استعمال نہیں کرتا جب تک کہ اس کی اشد ضرورت نہ ہو۔ میں نے جنگ اور لڑائی کے موضوع پر بہت سی کتابیں پڑھی ہیں؛ لیکن سُن اُو کا کام سب سے زیادہ گہرائی کا حامل ہے۔ [سُن زو ریاست چی کا مقامی باشندہ تھا' اس کا ذاتی نام اُو تھا۔ اس نے اُو کے بادشاہ حِ لوُ کے لئے تیرہ ابواب میں فنِ حرب لکھی۔ اس کے اصول عورتوں پر آزمائے گئے جس کے نتیجے میں اسے سپہ سالار بنا دیا گیا۔ وہ مغرب کی جانب فوج لے کر گیا' ریاست چُو کو تہ و بالا کرتے ہوئے دارالحکومت یِنگ میں داخل ہوا۔ شمال میں اس نے چی اور چِیں کو دہشت زدہ کئے رکھا۔ اس کے دور کے سو سال سے اوپر کچھ عرصہ بعد سُن بِن کا دور تھا۔ وہ اُو کی پشت سے تھا۔] [13] اس غور و خوض اور منصوبہ بندی کے فن کے مطابق' میدان تیزی سے ہاتھ میں کرنے کی اہمیت' [14] تصور کا واضح ہونا اور ڈیزائن کی گہرائی' سُن زو نکتہ چینی کی پہنچ سے دور نظر آتا ہے۔ تاہم میرے معاصر اس کی ہدایات کو مکمل طور پر سمجھنے میں ناکام رہے ہیں' اور جبکہ وہ ان چھوٹی چھوٹی تفصیلات کو بروئے کار لا رہے تھے جن کی اس کے کام میں بہتات ہے وہ اس کے بنیادی مقصد کو نظر انداز کر گئے۔ اسی محرّک کے تحت میں نے اس کے پورے کام کی ایک اجمالی وضاحت بیان کی۔

مندرجہ بالا واضح بیانیہ میں ایک چیز قابل توجہ ہے کہ بادشاہ حِ لوُ کے لئے خاص طور پر تیرہ ابواب لکھے گئے تھے۔ باب 1' سُن زو 15 کے اندرونی ثبوت بھی اس کے حق میں گواہی دیتے ہیں' جس میں یہ واضح طور پر محسوس ہوتا ہے کہ کسی حکمران کو مخاطب کیا جا رہا ہے۔ ہن شُو کے کتابیات سے متعلق حصے میں ایک اندراج ہے جو بہت موضوع بحث بنا رہا: "اُو کے سُن زو کا کام 82 پی ان (یا ابواب) میں' 9 چھُوآن میں اشکال کے ساتھ۔" ظاہر ہے کہ تیرہ ابواب یا وہ جواب ہمارے پاس ہے صرف یہی کچھ نہیں تھا جن کا سی ما چی ان کو پتہ تھا۔ چھانگ سٹوچی سُن زو کی فنِ حرب کے اس ایڈیشن کا حوالہ دیتا ہے جس کا پہلا چھُوآن 13 ابواب سے بنتا ہے جبکہ اس کے مزید دو چھُوآن بھی تھے۔ اس سے ایک نظریہ سامنے آیا کہ 82 ابواب کا بڑا حصہ سُن زو کی دوسری تحریروں پر مشتمل تھا---ہمیں انھیں غیر مستند کہنا چاہیئے---'ون تا' کی طرح' جس کا ایک نمونہ 9 طرح کے حالات کے ساتھ

نمٹنا[15] "تُنگ تی ان' میں محفوظ ہے' اور ایک دوسرا 'حِ شِن' کے تبصرے میں۔ ایک رائے یہ بھی ہے کہ حِ لوُ کے ساتھ انٹرویو سے پہلے سُن زو نے صرف تیرہ ابواب لکھے تھے' بعد ازاں اپنے اور بادشاہ کے درمیان سوال و جواب کی صورت میں ایک طرح کی تفسیر جیسی کوئی چیز تشکیل دی۔ سُن زو شِیں لُو کے مصنف پھی ای- شِن نے بھی اُویوُاے چھُن چِیو کے ایک اقتباس کے ساتھ اسی کی حمایت کی ہے : "اُو کے بادشاہ نے سُن زو کو بلاوا بھیجا اور اس سے فن حرب کے بارے میں سوالات کئے۔ ہر دفعہ اس نے اپنے کام کا ایک باب بیان کر دیا' بادشاہ کو اس کی تعریف کے لئے الفاظ نہیں مل رہے تھے۔" جیسا کہ اس نے اشارہ کیا ہے' اگر اوپر دیے گئے ٹکڑوں کی طرح پورا کام انتہائی تفصیل سے بیان کیا گیا تھا تو توجہ حاصل کرنے میں ناکام رہ ہی نہیں سکتا تھا۔ تب بہت سے دوسرے مقالے جو سُن زو کے ساتھ منسوب ہیں وہ بھی اس میں شامل ہوں گے۔ حقیقت جو کہ ہن چی بیان کرتا ہے 82 پی ان کے علاوہ سُن زو کا کوئی کام نہیں جبکہ سُوائی اور تھانگ کی کتابیات "13 ابواب" کے علاوہ دوسرے کام کو دوسروں کے عنوان دیتی ہیں' یہ ایک کافی ثبوت ہے' پھی ای- شِن سمجھتا ہے کہ یہ سب کچھ 82 پی ان میں شامل تھا۔ اپنے یقین کو اُویوُاے چھُن چِیو کی مہیا کردہ تفصیلات کی درستگی کے ساتھ منسلک کئے یا پی ای- شِن کے دیے گئے حوالوں کے کھرے پن کو تسلیم کئے بغیر ہم اس تھیوری میں معمے کا امکانی حل دیکھ سکتے ہیں۔ سی- ما چی ان اور پین کُو کے درمیان سُن زو کے جادوئی نام سے جعلسازیوں کی گھنی فصل اگانے کے لئے ڈھیر سارا وقت تھا' غالب امکان ہے کہ 82 پی ان اصلی کام کے ساتھ یہ سب کچھ شامل کر کے ایک مجموعی ایڈیشن کا نام ہو۔ یہ بھی ممکن ہے' اگرچہ اس کا امکان کم ہے' وہ پہلے تاریخ دانوں کے دور میں موجود رہے ہوں اور اس نے انھیں جان بوجھ کر نظر انداز کیا ہو۔[16] تُو- مُو کا قیاس اس اقتباس پر مبنی لگتا ہے جس کے مطابق : " وئی اُو تھی نے سُن اُو کے فن حرب کو اکٹھا باندھ دیا" ' جو آگے بادشاہ ساؤ کے دیباچے کے آخری الفاظ سے پیدا ہونے والی غلط فہمی کی پیداوار ہو سکتا ہے۔ سُن شِنگ- ین کہتا ہے کہ کہنے کا یہی ایک معتدل طریقہ ہے کہ اس نے وضاحت کی غرض سے تشریح لکھی یا اس پر تبصرہ لکھا۔ مجموعی طور پر اس نظریے کو بہت کم قبولیت حاصل ہوئی۔ پس سی کُو چھُوآن شُو کہتا ہے : "شی چی میں تیرہ ابواب کے تذکرے کا مطلب ہے کہ وہ ہن چی سے پہلے بھی موجود تھے اور یہ کہ بعد میں کئے گئے

اضافے کو اصلی کام کا حصہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ تُو مُو کے دعوے کو ثبوت نہیں سمجھنا چاہیئے۔" تو یہ فرض کرنے میں کوئی حرج نہیں کہ سی-ماچی ان کے دور میں تیرہ ابواب عملی طور پر اسی طرح موجود تھے جیسا کہ اب ہمارے پاس ہیں۔ یہ کہ بہت سارے لفظوں میں وہ ہمیں یہ بتاتا ہے کہ یہ کام اس وقت بھی جانا مانا کام تھا۔ "سُن زو کے تیرہ ابواب اور اُو-چی کی فنِ حرب یہ دو کتابیں ہیں لوگ عسکری معاملات کے موضوع پر جن کا حوالہ دیتے ہیں۔ دونوں ہی بڑے پیمانے پر بانٹی گئی ہیں سو میں یہاں پر انھیں زیرِ بحث نہیں لاؤں گا۔" لیکن جیسے جیسے ہم مزید پیچھے جاتے ہیں تو بڑی مشکلات کھڑی ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ ایک نمایاں حقیقت جس کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ یہ ہے کہ سو-چھُوآن ایک اہم ترین معاصر کتابچہ سُن اُو کا ایک جنرل کے طور پر یا ایک رائٹر کے طور پر، کسی طرح بھی کوئی ذکر نہیں کرتا۔ اس بے ڈھب احوال کے پس منظر میں یہ فطری ہے کہ بہت سے سکالرز نہ صرف شی چی میں دی گئی سُن اُو کی کہانی پر شک و شبے کا اظہار کریں بلکہ اس آدمی کے وجود کے بارے میں بھی بے دھڑک متشکک ہوں۔ اِیے-شُوائی-سِن نے معاملے کے اس پہلو کی مؤثر ترین نمائندگی کر کے ذیل میں اس کا تصفیہ کر دیا ہے: [17]

—

سی-ماچی ان کی تاریخ میں بیان کیا گیا ہے کہ سُن اُو ریاست چی کا باشندہ تھا اور اُو کا ملازم تھا؛ اور یہ کہ حِ لُو کے دورِ حکومت میں اس نے چُو کو شکست دی، یِنگ میں داخل ہوا اور وہ ایک عظیم جرنیل تھا۔ لیکن سوَ کے تبصرے میں سُن اُو کا کوئی ذکر ہی نہیں۔ یہ درست ہے کہ سوَ کے تبصرے میں ہر اس چیز کا ہونا ضروری نہیں جس کا دوسری تواریخ میں ذکر ہے۔ لیکن سوَ نے یِنگ کاؤ شُو' [18] ساؤ کُوائی' [19] چُو چی-اُو اور چھُوآن شِ-چُو [20] جیسے لفنگوں اور کرائے کے بدمعاشوں کا ذکر بھی نہیں چھوڑا۔ سُن اُو کے معاملے میں، جس کی شہرت اور کامیابیاں اس قدر شاندار تھیں، اس کا تذکرہ حذف کرنا خیرہ کن ہے۔ پھر وہی بات کہ اس کے معاصر اُوئیین اور وزیر پئی کی تفصیلات حسبِ ترتیب فراہم کی گئی ہیں۔[21] کیا یہ قرینِ عقل ہے کہ صرف سُن اُو کا تذکرہ رہ گیا؟ ادبی انداز کے حوالے سے سُن زو بھی اسی سکول سے تعلق رکھتا ہے جو کُوآن زو' [22] لیو تھاؤ [23] اور یُواے اِیّ [24] کا

ہے ‘اور کچھ ایسے سکالرز کی اختراع ہو سکتا ہے جو "بہار و خزاں" کے آخر یا "جنگی ریاستوں" کے دور کے آغاز میں رہے ہوں۔[25] یہ کہانی کہ اس کے اصول ریاست اُو عمل میں لائی تھی محض اس کے پیروکاروں کی شیخیوں کا نتیجہ ہے۔ چوٗشاہی سلسلے[26] کے پھلنے پھولنے کے وقت سے لے کر "بہار و خزاں" کے دور تک سارے عسکری کمانڈر مدبر سیاستدان بھی تھے ‘اور بیرونی مہم جوئی کرنے کے لئے پیشہ ور جرنیلوں کا طبقہ اس وقت موجود ہی نہیں تھا۔ "چھے ریاستوں"[27] کے دور میں کہیں آ کر یہ رواج بدلا۔ اب اگرچہ اُو ایک غیر مہذب ریاست تھی یہ قابلِ فہم ہے کہ سَو اس حقیقت کو ریکارڈ پر نہ لایا ہو کہ سُن اُو ایک عظیم جرنیل تھا لیکن اس کے پاس کوئی دیوانی عہدہ نہیں تھا؟ لہٰذا ہمیں یانگ-چُو اور سُن اُو کے بارے میں جو کچھ بتایا گیا ہے وہ کوئی مستند چیز نہیں ہے بلکہ قیاس آرائیاں کرنے والے پنڈتوں کے بے دھڑک جھوٹ ہیں۔ خاص طور پر حِ لوٗ کے عورتوں پر تجربے کی کہانی بالکل خلاف عقل اور غیر معتبر ہے۔

اِیے-شُوائی-سِن‘ سی-ما-چی ان کی نمائندگی کرتا ہے کیونکہ اس نے کہہ رکھا ہے کہ سُن اُو نے چُو کو تباہ کیا اور یِنگ میں داخل ہوا۔ یہ بالکل درست نہیں ہے۔ بلاشبہ قاری کے ذہن پر یہی تاثر قائم ہوتا ہے کہ اس نے بھی بہتی گنگا میں ہاتھ دھوئے ہیں۔ یہ حقیقت اہم ہو یا نہ ہو لیکن شی چی میں کہیں بھی واضح طور پر نہیں لکھا کہ یِنگ پر قبضے کے وقت سُن زو جنرل تھا یا وہ سرے سے وہاں گیا بھی تھا۔ مزید یہ کہ ہم جانتے ہیں کہ اُوئیُین اور پُواَوپئی دونوں اس مہم کا حصہ تھے اور یہ بھی کہ اس کی کامیابی کی بڑی وجہ حِ لوٗ کے چھوٹے بھائی فُوکائے کی شان و شوکت اور اولوالعزمی تھی‘ یہ بات سمجھ سے باہر ہے کہ اسی مہم میں کوئی اور جرنیل کس طرح ایک نمایاں کردار ادا کر سکتا ہے۔ سُنگ شاہی سلسلے کا چھن چھن-سُن لکھتا ہے : -

عسکری ادیب سُن اُو کو اپنے فن کا جدِّ امجد سمجھتے ہیں لیکن یہ حقیقت کہ سو چھو آن میں اس کا ذکر نہیں ہے ‘اگرچہ کہا جاتا ہے کہ اس نے اُو کے شاہ حِ لوٗ کے لئے کام کیا ہے ‘اس سے یہ بات مشکوک ہو جاتی ہے کہ اس کا تعلق کس دور سے تھا۔

وہ یہ بھی لکھتا ہے : -

سُن اُو اور اُو چی کا کام حقیقی طور پر عہد قدیم سے تعلق رکھتا ہو۔

قابل غور بات یہ ہے کہ دونوں اِیے شُوائی - سِن اور چھن چھن - سُن ایک طرف سُن اُو کی شخصیت کو جیسے کہ وہ سی ما - چی ان میں پیش کیا گیا ہے رد کرتے ہیں دوسری طرف اس کے نام سے کئے گئے کام کو روایتی طور پر جس دور سے متعلق سمجھا جاتا ہے اسے قبول کرنے پر مائل نظر آتے ہیں۔ شِیں لو کا مصنف اس امتیاز کو جان نہیں پایا نتیجتاً چھن چھن - سُن پر اس کا تلخ حملہ چوک گیا۔ پھر بھی وہ دو میں سے ایک نکتے پر درست ہے جو یقیناً ہمارے "تیرہ ابواب" کی انتہائی قدامت کے حق میں ہے۔ وہ کہتا ہے "سُن زو ضرور چِنگ وانگ کے دور [519-476] میں رہا ہو گا کیونکہ بعد میں آنے والے چوٗ، چِیں اور ہن شاہی سلسلوں کے دور میں کئے جانے والے کام میں اس کا کام بہت زیادہ چوری کر کے شامل کیا گیا ہے۔" اس حوالے سے دو سب سے بے شرم مجرم اُو - چی اور ہُوائے - نان زو ہیں، دونوں اپنے وقت کی اہم تاریخی شخصیات تھے۔ آخر الذکر سُن زو کے مبینہ دور سے صرف ایک صدی بعد کے دور سے تعلق رکھتا ہے اور اس کی موت کے بارے میں معلوم ہے کہ 381 ق م میں ہوئی۔ لیو شیانگ کے مطابق سنگ شن نے **سو چھُوآن** اس کے حوالے کی تھی جو کہ اُسے اِس کے مصنف نے دی تھی۔[29] اب یہ حقیقت کہ فن حرب کے اقتباسات، تسلیم شدہ یا اس کے برعکس، مختلف زمانوں کے مصنفین کے ہاں پائے جاتے ہیں، ان سے پہلے والوں کو بہت مضبوط بنیاد فراہم کرتے ہیں - - - - دوسرے لفظوں میں سُن زو کا مقالہ پانچویں صدی قبل مسیح کے آخر میں پہلے سے موجود تھا۔ سُن زو کی قدامت کا ایک اور ثبوت یہ ہے کہ بہت سے الفاظ جو اس نے استعمال کئے ہیں یا تو متروک ہو چکے ہیں یا ان کے معنی بدل چکے ہیں۔ ایسی ایک فہرست شِیں لُو میں دی گئی ہے جس میں اضافہ بھی ممکن ہے؛ اگرچہ کچھ تشریحات مشکوک ہیں لیکن اس سے اصلی نکتہ پر فرق نہیں پڑتا۔

دوبارہ وہی بات کہ یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ اِیے شُوائی - سِن جیسا اوّل درجے کا سکالر اور نقاد وثوق سے کہہ رہا ہے کہ تیرہ ابواب کا انداز پانچویں صدی کے آغاز کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ وہ خود سُن اُو کے

وجود کو ہی غلط ثابت کرنے میں مصروف ہے ہم پورے یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر اسے پوری ایمانداری سے اس بات کا یقین نہ ہوتا تو وہ ضرور اس کے کام کو کسی اور زمانے سے منسوب کر دیتا۔

اور یہ نکتہ اتنا اہم ہے کہ ایک پڑھے لکھے چینی کی رائے کی اہمیّت سب سے زیادہ ہوتی۔ دوسرا اندورنی ثبوت ڈھونڈنے کے لئے زیادہ دور نہیں جانا پڑتا۔ پس باب 8 'سُن زو 1 میں زمین کی ملکیت کے حقوق کے اس قدیم نظام کی طرف ایک ایسا ناقابلِ تردید اشارہ ہے جو کہ مینشیئس کے دور میں ہی ختم ہو گیا تھا۔ مینشیئس ایک تبدیل شدہ شکل میں اس نظام کے احیا کا متمنّی تھا۔[30] واحد جنگ سُن زو کو جس کا علم تھا جو مختلف نوابوں کے درمیان لڑی گئی تھی اور اس میں بکتر بند بگھیوں نے اہم کردار ادا کیا تھا۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ چُو شاہی سلسلے کے خاتمے سے پہلے ان کا استعمال مکمل طور پر متروک ہو چکا تھا۔ وہ ایک اُو کے باشندے کے طور پر محوِ کلام ہے جبکہ اُو کی ریاست 473 ق م میں ہی ختم ہو چکی تھی۔ جلد ہی میں اس پر بات کروں گا۔
لیکن اگر آپ اس کام کو پانچویں صدی یا اس سے پہلے کے ساتھ منسوب کرتے ہیں تو اس کے ایک حقیقی تخلیق کے علاوہ کچھ اور ہونے کے خدشات صریحًا کم ہو جاتے ہیں۔ جعل سازیوں کا عظیم دور اس سے بہت بعد میں آیا تھا۔ 473 ق م کے فوری بعد کے دور میں اس میں جعل سازی کا امکان نہیں کیونکہ اصولی طور پر ایک فوت شدہ مقصد کے ساتھ خود کو نتھی کرنے کی جلدی کسی کو نہیں ہوتی۔ اِیے شُوائی-سِن کا نظریہ کہ اس کا مصنّف ایک تارک التحریر شخص تھا مجھے بہت کمزور لگتا ہے۔ سُن زو کے اقوال پڑھنے کے بعد ایک چیز جو دوسری چیزوں کے مقابلے میں زیادہ اُبھر کر سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ ان کا نچوڑ ذاتی مشاہدات اور تجربے کے ایک بہت بڑے خزانے سے کشید کیا گیا ہے۔ یہ نہ صرف عمومیّت کاری کے نادر شعبے کی خداداد صلاحیت رکھنے والے پیدائشی ماہر حربیات ذہن کی عکاسی کرتے ہیں بلکہ اپنے دور کے عسکری حالات کی قریبی واقفیت رکھنے والے عملی سپاہی کی بھی۔ اس حقیقت کو بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ چینی تاریخ کے تمام عظیم سپہ سالاروں نے ان اقوال کو قبول کیا ہے اور ان کی توثیق کی ہے جبکہ یہ تازگی 'خلوص 'فراست اور فہمِ عامہ کا ایک امتزاج پیش کرتے ہیں جس سے ایسے کسی خیال کی تردید ہو جاتی ہے کہ انھیں خود سے گھڑ کر تحقیق میں شامل کیا گیا ہے۔ اگر ہم تسلیم کریں تو یہ کہ 13 ابواب چُھن چِیو کے اختتامی دور کے ایک فوجی کی مستند تخلیق ہے 'سوچوان کی خاموشی کے باوجود کیا ہم سی-ماچی ان کے پورے کے پورے بیان کو تسلیم کرنے کے پابند نہیں؟ ایک سنجیدہ مؤرّخ کے طور پر اس کی شہرت کو

مدّ نظر رکھتے ہوئے کیا ہمیں یہ اخذ کرنے سے ہچکچانا نہیں چاہیئے کہ جن مندرجات سے اس نے سُن اُو کی سوانح حیات لکھنے میں استفادہ کیا وہ جھوٹے اور نا قابلِ بھروسہ تھے؟ مجھے اندیشہ ہے کہ جواب نفی میں ہو گا۔ تاہم شی چی میں بیان کی گئی اس کہانی میں شامل وقائع نگاری پر ایک مہلک نہ سہی لیکن ایک گمبھیر اعتراض بنتا ہے جو کہ میرے علم کے مطابق ابھی تک کسی نے نہیں اٹھایا۔ سُن زو کے دو حصّے ہیں جن میں وہ اس دور کے حالات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ پہلا باب 6' سُن زو 21 میں:-

اگرچہ میرے اندازے کے مطابق یُواے کے سپاہیوں کی تعداد ہم سے زیادہ ہے لیکن فتح کے معاملے میں انھیں اس کا کچھ فائدہ نہیں ہو گا۔ تو میں کہتا ہوں کہ فتح ممکن ہے۔

دوسرا باب 11 سُن زو 30 میں:-
اگر پوچھا جائے کہ شُوائے-یَین جیسی فوج بنائی جا سکتی ہے تو میرا جواب ہاں میں ہو گا۔ کیونکہ اُو کے لوگ اور یُو اے کے لوگ ایک دوسرے کے دشمن ہیں پھر بھی اگر وہ ایک ہی کشتی میں دریا پار کر رہے ہوں اور طوفان میں گھِر جائیں تو وہ ایک دوسرے کی اسی طرح مدد کریں گے جس طرح دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی مدد کرتا ہے۔

یہ دونوں پیراگراف تالیف کے زمانے کو ظاہر کرنے والے ثبوت کے طور پر بہت اہم ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اُو اور یُو اے کے درمیان مخاصمت کے زمانے کی تحریر ہے۔ اتنی بات کا شاہد تو پھی ای-شِن بھی ہے۔ لیکن جو بات اب تک مشاہدے میں نہیں آئی وہ یہ ہے کہ یہ سی-ما چی ان کے بیان کے اعتبار کو بُری طرح متاثر کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہم اوپر دیکھ چکے ہیں کہ پہلی متعیّن تاریخ جو سُن اُو کے حوالے سے دی گئی ہے وہ 512 ق م ہے۔ پھر اس کا تعارف ایک جنرل کے طور پر آیا ہے جو کہ حِ لُو کا مشیرِ خاص تھا یعنی اس بادشاہ سے اس کا میّنہ تعارف پہلے ہی ہو چکا تھا۔ اور یقیناً تیرہ ابواب اس سے بھی پہلے لکھے گئے ہوں گے۔ لیکن اس وقت' اور اس سے کئی سال بعد بھی' 506 میں یِنگ کے قبضے تک' چُو نہ کہ یُواے' اُو کا نسل در نسل دشمن تھا۔ دونوں ریاستیں' چُو اور اُو' نصف صدی سے بھی زیادہ عرصے تک ایک دوسرے سے برسرِ پیکار رہی تھیں۔[31] جبکہ چُو اور اُو کے درمیان پہلی جنگ 510 میں آ کے لڑی گئی'[32] اور وہ بھی چُو کے ساتھ ہولناک محاذ آرائی کے دوران آنے والے

ایک چھوٹے سے وقفے میں ہوئی تھی۔ اب تیرہ ابواب میں چُو کا سرے سے کوئی ذکر ہی نہیں۔ تو فطری نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ انھیں اس وقت تحریر کیا گیا جب یُواے اُو کا سب سے بڑا حریف بن چکا تھا' یعنی' 506 میں چُو کے بہت بڑی ہزیمت اٹھانے کے بعد۔ اب اس مقام پر تواریخ کا ایک جدوَل مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

ق م۔ | | 514 | حِ لُو کی تخت نشینی۔ 512 | حِ لُو کا چُو پر حملہ' لیکن دارالحکومت ینگ میں داخل نہ ہو سکا۔ شی چی کا 'سُن اُو' کا بطور جنرل تذکرہ۔ 511 | چُو پر ایک اور حملہ۔ 510 | اُو کا یُواے پر کامیاب حملہ۔ یہ دونوں ریاستوں کے درمیان پہلی جنگ تھی۔ 509 | یا | چُو نے اُوپر حملہ کیا' لیکن اِیّ- چھانگ کے مقام پر ایک واضح شکست سے دوچار ہوا۔ 508 | 506 | حِ لُو کا تھانگ اور سائی کی مدد سے چُو پر حملہ۔ | پُواَو- چُو کی فیصلہ کن جنگ' اور رِینگ کا قبضہ۔ آخری | شی چی میں سُن اُو کا ذکر۔ 505 | اُوافواج کی غیر موجودگی میں یُواے کا اُوپر حملہ۔ اُو | کی چِیں کے ہاتھوں شکست اور رِینگ کا انخلا۔ 504 | حِ لُو نے فُو چھائے کو چُو پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا۔ 497 | کھوَ چی ان بادشاہ بن گیا یُواے کا۔ 496 | اُو کا یُواے پر حملہ' لیکن سُوائی- لی کے مقام پر کھوَ چی ان کے ہاتھوں شکست۔ | حِ لُو مارا گیا۔ | 494 | فُو- چھائے او کے مقام پر کُو چی ان کی فُو چھائے کے ہاتھوں شکست اور یُواے کے دارالحکومت میں آمد۔ 485 | یا | کھوَ چی ان اُو کا مطیع۔ اُورُو شِیں کی ہلاکت۔ 484 | 482 | فُو چھائے کی غیر موجودگی میں کھوَ چی ان کا اُوپر حملہ۔ 478 | سے لے کر | یُواے کے اُوپر مزید حملے۔ 476 | 475 | کھوَ چی ان کا اُو کے دارالحکومت کا محاصرہ۔ 473 | اُو کی حتمی شکست اور معدومیت۔

مجھے نہیں لگتا کہ باب 7 سُن زو 21 کا مندرجہ بالا اقتباس فتح کے جوبن کے زمانے میں لکھا جا سکتا ہے۔ کم از کم لمحے بھر کے لئے اس کا مطلب یہ لگتا ہے کہ ہوا کا رخ اُو کے خلاف ہو چکا تھا اور وہ اپنے جدّوجہد کے بدترین دور سے گزر رہی تھی۔ پس ہم اس سے یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ ہمارا مقالہ 505 میں موجود نہیں تھا' کیونکہ اس تاریخ سے پہلے یُواے کی اُو کے خلاف کوئی قابلِ ذکر کامیابی نہیں ملتی۔ حِ لُو 496 میں مرا' تو اگر یہ کتاب اس کے لئے لکھی گئی تھی تو لازماً 505 - 496 کے دوران لکھی گئی ہو گی' جب جنگوں کے درمیان ایک عارضی وقفہ تھا' جب غالباً اُو چُو کے خلاف سنگین جارحیت سے تھک چکی تھی۔ دوسری جانب اگر ہم سُن اُو کے نام کے حِ لُو کے ساتھ تعلق کی روایت کو رد کر دیں تو بھی غالب امکان ہے کہ 496 سے 494 کے عرصے کے دوران یہ موجود

تھی یا ممکن ہے 482 سے 473 کے عرصے کے دوران لکھی گئی ہو جب یُواے پھر سے ایک سنگین خطرہ بنتا جا رہا تھا۔[33] کافی حد تک ایسے لگتا ہے کہ مصنّف جو کوئی بھی تھا اپنے دور میں کوئی نمایاں شخصیّت نہیں تھا۔ اگر اس کے دوسرے حقائق کو جھٹلا دیا جائے تو اس نقطہ پر سوچھُوآن کی منفی شہادت شی چی کی سند کی کسی بچی کھچی دھجی کو بھی اڑا کے رکھ دیتی ہے۔ تاہم سُن شِنگ-ین نے شرح عظیم میں سے اس کا نام حذف ہونے کی وضاحت کرنے کی ایک ناتواں سی کوشش کی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ سُن اُو چونکہ بدیسی تھا اس لئے حکومت نے اسے کوئی دفتر الاٹ نہیں کیا تھا لہٰذا اس کے کارناموں کی ساری شہرت اور نیک نامی اُو رُو-شِیں کو ملتی رہی۔ تو پھر سُن زو کی داستاں کیسے وجود میں آئی؟ ہو سکتا ہے کہ اس کتاب کی روز افزوں شہرت اس کے مصنّف کی جعلی شہرت کا کرشمہ ہو۔ یہی درست اور مناسب سمجھا گیا ہو کہ فنونِ حرب کے اس قدر ماہر شخص کے سر ٹھوس کامیابیوں کا سہرا بھی ہونا چاہیئے۔ ح لُو کے دور میں ینگ کا قبضہ بلاشبہ فوجی مہارت کا سب سے بڑا مظاہرہ تھا؛ اس نے آس پاس کے ممالک پر ایک گہرا اور دیرپا تاثر چھوڑا' اور اُو کو ایک مختصر عرصے کے لئے طاقت کا اوج کمال ملا۔ لہٰذا' سُن اُو کے ایک مسلّمہ فنونِ حرب کے ماہر ہونے سے زیادہ فطری بات یہ ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اسے اس جنگ کے حوالے سے جانا جانے لگا ہو گا' آغاز میں شاید صرف اس حوالے سے کہ اس کے دماغ نے اس کو سوچا اور اس کی منصوبہ بندی کی' بعد میں اس طرح کہ اُو ئیئین کے ساتھ مل کر اسی نے اس جنگ کی قیادت کی'[34] یُواَو پئی اور فُو کائے؟ یہ بات عیاں ہے کہ سُن زو کی زندگی کا محض خاکہ بھی پوری طرح قیاس پر مبنی ہی ہو گا۔ اس لازمی شرط کے ساتھ' میں یہ کہوں گا کہ اس نے کم و بیش ح لُو کی تخت نشینی کے وقت اُو میں نوکری شروع کی' وہ بھی صرف ایک ماتحت افسر کی حیثیت سے اور اس حکمران کے پہلے نصف دورِ حکومت میں ہونے والی شدید نوعیّت کی فوجی کاروائیوں میں تجربہ حاصل کیا۔[35] اگر وہ جنرل بنا بھی تھا تو اوپر بتائے گئے تینوں اشخاص کے برابر کبھی نہیں آیا۔ بلاشبہ وہ ینگ کے قبضے اور مسند نشینی پر موجود تھا اور آنے والے برسوں میں اُو کے یکایک ڈھیر ہو جانے کا بھی شاہد تھا۔ اس نازک صورتِ حال میں یُواے کا حملہ' جب کہ اس کا حریف ہر طرف سے پریشان تھا' وہ اس بات کا قائل ہو گیا کہ اب کے بعد ان کی تمام جدّوجہد اس نیا نیا اقتدار حاصل کرنے والی بادشاہت کے خلاف ہو گی۔ اس طرح جب سُن اُو اپنی شہرہ آفاق کتاب لکھنے بیٹھا تو وہ ایک منجھا ہوا جنگجو بن چکا تھا جو کہ میرے حساب سے ح لُو کے دورِ اقتدار کے اختتامی دور میں منظرِ عام پر آئی نہ کہ ابتدائی دور میں۔ عورتوں والی کہانی نے بھی ممکن ہے اسی دور میں ہونے والے کسی حقیقی واقعے سے جنم لیا ہو۔ جیسا کہ اس کے بعد سے سُن اُو کے بارے میں کسی ذریعے

سے بھی کوئی خبر نہیں ملتی، بہت مشکل ہے کہ وہ اپنے سرپرست کے بعد زندہ رہا ہو یا یُواے کے ساتھ زندگی کی آخری جدوجہد کا حصہ بنا ہو جو سُوائی-لی والی تباہی کے ساتھ ہی شروع ہو گئی تھی۔ اگر یہ استنباط کسی حد تک درست ہے تو قسمت کی ایک عجیب ستم ظریفی دیکھنے میں آتی ہے کہ چین کا معروف ترین امن پسند شخص جنگ کے موضوع پر لکھنے والے عظیم ترین لکھاری کا ہم عصر تھا۔

سُن زو کا متن۔۔۔

اشاعت کسی وجہ سے بند ہو گئی۔ پس، اٹھارہویں صدی کے آخر تک، واحد مسوّدہ جو کہ حلقۂ عمل میں تھا وہ چی تی ان - پاؤ کے ایڈیشن سے اکتساب تھا اگرچہ اس اہم تحقیقی کام کا کوئی نسخہ باقی نہیں بچ سکا۔ اس لئے سُن زو کا یہی وہ متن ہے جو 1726 میں عظیم شاہی انسائیکلوپیڈیا میں چھپا "چُوچِیں تُوشُو چی چھنگ۔ ایک اور نسخہ جو مجھے تفویض کیا گیا ہے معمولی تبدیلیوں کے ساتھ عملی طور پر وہی متن ہے جو "چوٴاور چِیں شاہی سلسلے کے گیارہ فلسفی "[1758] میں شامل ہے۔ اور واضح طور پر چین میں چھپا ہوا کیپٹن کیلتھراپ کا پہلا ایڈیشن جاپانی راستوں سے چھنا ہوا تقریبًا ویسا ہی ایک ورژن ہے۔ سب کچھ یونہی چل رہا تھا جب تک کہ ممتاز ماہرِ نوادرات، کلاسیکل محقق اور سُن اُو کی نسل سے ہونے کا دعویدار، سُن شِنگ - ین [1752-1818] نے حادثاتی طور پر [36] ہُوا - اِن ٹیمپل کی لائبریری کے معائنے کے دوران چی تی ان - پاؤ کے عرصۂ دراز سے گم شدہ کام کا نسخہ نہ دریافت کر لیا۔ [37] چھنگ اِیّ - شی ان کی ای شُوٴاس کے ساتھ منسلک تھی جس کا ذکر تُنگ چی میں ہے، جس کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ تلف ہو چکی ہے۔ یہی ہے جسے سُن شِنگ - ین "اصل ایڈیشن (یا مسوّدہ) "قرار دیتا ہے جو کہ ایک گمراہ کن نام ہے، کیونکہ اس کے پاس کوئی وجہ نہیں ہے کہ یہ سُن زو کا مسوّدہ اپنے قدیم خالص پن کے ساتھ ہونے کا دعوی کرے۔ چی تی ان - پاؤ ایک غیر محتاط مؤلف تھا، اور لگتا ہے کہ اس زمانے میں جو قدیم ترین نسخہ میسّر تھا اس سے موازنہ کرنے کی بجائے اس نے اپنے دور میں رائج کسی قدر الٹے نسخے کی نقل بنانے پر ہی قناعت کر لی۔ خوش قسمتی سے سُن زو کے نو دریافت شدہ کام سے بھی قدیم تر دو نسخے ابھی تک موجود تھے، ایک تُواِیّ کے دستور پر عظیم مقالے تُنگ تی ان میں مدفون تھا جبکہ دوسرے کا مزار انسائیکلوپیڈیا تھائی پھنگ اِیّ لان میں بنا ہوا تھا۔ دونوں میں مکمّل متن موجود ہے، اگرچہ مختلف حصّوں میں بٹا ہوا، دوسرے مواد کے ساتھ خلط ملط، بہت سارے مختلف حصّوں میں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر پھیلا ہوا ہے۔ یہ سمجھتے ہوئے کہ اِیّ لان ہمیں واپس سن 983 میں لے جاتا ہے اور تُنگ تی ان اس سے بھی تقریبًا دو سو سال پیچھے تھانگ شاہی سلسلے کے درمیانی دور تک، سُن زو کے ان قدیم مسوّدوں کی قدر میں مبالغہ کرنا مشکل ہے۔ پھر بھی یوں محسوس ہوتا ہے کہ انھیں استعمال میں لانے کا خیال کسی کو نہیں آیا جب تک کہ سُن شِنگ - ین نے حکومتی احکامات پر عمل درآمد کرتے ہوئے اس متن پر مکمل نظر ثانی نہیں کی۔ اس کا اپنا بیان یوں ہے۔۔۔

سُن زو کا متن جو اس کے ایڈیٹروں نے آگے منتقل کیا تھا، چونکہ اس میں بہت ساری اغلاط تھیں، حکومت نے حکم

جاری کیا کہ قدیم ایڈیشن [چی تی ان - پاؤ والا] استعمال کیا جائے' اور یہ کہ مکمل متن پر نظرِ ثانی کر کے اسے درست کیا جائے۔ تو پی کُوا کے گورنر اُونی ان ہُو اور ایک دوسرے درجے کے گریجویٹ شی نے خود کو اس تحقیق کے لئے وقف کر دیا اور غالبًا اس چیز میں مجھ پر سبقت لے گئے۔ اس کو سامنے رکھتے ہوئے میں نے پورے کام کے ٹکڑے اکٹھے کر کے عسکری لوگوں کے لئے ایک نصابی کتاب ترتیب دے دی۔

سُن شِنگ - ین کمیشن سے پہلے سُن زو کے مسوّدے پر بظاہر یہاں جن تین لوگوں کا حوالہ دیا گیا ہے وہی قابض تھے' لیکن حقیقت میں انھوں نے کیا کام کیا اس بارے میں کچھ وثوق سے نہیں کہا جا سکتا۔ جوں توں کر کے آخر کار نیا ایڈیشن سُن شِنگ - ین اور صرف ایک معاون ایڈیٹر اُو جن - شی کے ناموں کے ساتھ منظرِ عام پر آیا۔ انھوں نے "اصلی ایڈیشن" کو بنیاد بنا کر پرانے ورژنوں کے ساتھ ساتھ موجود تبصروں اور معلومات کے دوسرے ذرائع جیسا کہ ای شُوٗ کے ساتھ محتاط موازنہ کیا اور مبہم حصّوں کی ایک بہت بڑی تعداد کو بحال کرنے میں کامیاب رہے اور ہمیں تسلیم کرنا چاہیئے کہ مجموعی طور پر سُن زو کے اصلی کام کی قریب ترین ممکنہ شکل نکال کر لائے۔ آگے چل کر اسی کو ہم "معیاری مسوّدہ" کہہ کر پکاریں گے۔ جو نسخہ میں نے استعمال کیا ہے وہ 1877 میں ہونے والی دوسری اشاعت سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ 83 پن میں عمدہ طباعت شدہ فلسفے پر ہونے والے 23 قدیم کاموں میں 6 پن میں ہے۔[38] اس کا آغاز سُن شِنگ - ین کے لکھے ہوئے دیباچے سے ہوتا ہے (جس کے حوالے اس تعارف میں جگہ جگہ دیے گئے ہیں)' جو سُن زو کی زندگی اور کاموں کے روایتی تصوّر کو درست قرار دیتا ہے اور عمدگی سے اختصار کے ساتھ حقائق کا خلاصہ اس کی حمایت میں بیان کرتا ہے۔ اس کے بعد ساؤ کُنگ کے ایڈیشن میں اس کا دیباچہ اور شی چی سے لی گئی سُن زو کی سوانح عمری ہے' دونوں کا ترجمہ اوپر دیا گیا ہے۔ اس کے بعد پہلے آتی ہے چھنگ اِیّ - شی ان کی ای شُوٗ'[39] مصنّف کے دیباچے کے ساتھ' آگے سُن زو شِیں لُو کے عنوان سے پھی ای - شِن کا مرتّبہ تاریخی اور حوالہ جاتی معلومات کا ایک مختصر آمیزہ ہے۔ اصلی کام کے حوالے سے بات کریں تو ہر جملے کے بعد ضرورت کے مطابق ایک نوٹ ہے اور پھر تاریخی ترتیب کے ساتھ اس سے متعلقہ تبصرے۔ ایک ایک کر کے اِن سب پر ہم مختصر بحث کریں گے۔

مبصّرین----------

سُن زو کو مبصّرین کی غیر معمولی طور پر طویل اور ممتاز فہرست رکھنے کا فخر حاصل ہے جو کسی بھی کلاسیک کے لئے اعزاز کی بات ہے۔ او- یانگ شِؤ اس حقیقت پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اگرچہ وہ کہانی مکمل ہونے سے پہلے لکھ چکا تھا' وہ نہایت فراست کے ساتھ وضاحت کرتا ہے کہ جنگی چالوں' جو کہ لامتناہی ہیں' کی اثر پذیری انھیں بہت سارے مختلف طریقوں سے استعمال کرنے سے ہوتی ہے۔

1۔ساؤساؤ یا ساؤکُنگ' بعد میں وئی اُو تھی[155-220 عیسوی] کے نام سے مشہور ہوا۔ اس بات میں شک کی تقریبًا کوئی گنجائش نہیں کہ سُن زو پر در حقیقت اوّلین تبصرہ اس غیر معمولی شخص کے قلم نے رقم کیا' جس کی سان کُواَو چی میں سوانح عمری کسی رومانوی داستان کی طرح لگتی ہے۔ دنیا کے عظیم ترین عسکری ذہانت رکھنے والے افراد میں سے ایک' نپولین کے درجے کی جنگی کاروائیاں کرنے والا' اس کی وجۂ شہرت جنگی پیش قدمی میں حیران کن تیز رفتاری کا مظاہرہ ہے' جس کا مظہر اس فقرے میں نظر آتا ہے' "ساؤساؤ کا ذکر کرو اور وہ حاضر ہو جائے گا"۔ او- یانگ شِؤ اس کے بارے میں کہتا ہے کہ وہ ایسا عظیم سالار تھا جس نے اپنی طاقت کا موازنہ تُنگ چُواَو' لُوپُو اور دو یُئین جو باپ بیٹا تھے کے ساتھ کیا اور سب پر غالب آیا جبکہ اس نے سلطنتِ ہن کو اُو اور شُو میں تقسیم کر دیا اور خود تختِ شاہی پر متمکّن ہوا۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب کبھی وئی نے کسی دور رس مہم سے پیشتر جنگی مشاورت منعقد کی' اس کے پاس تمام اعداد و شمار تیار ہوتے تھے؛ جن سالاروں نے ان کا استعمال کیا وہ دس میں سے ایک جنگ بھی نہیں ہارے اور جنھوں نے کسی ایک جزو کی بھی خلاف ورزی کی ان کی افواج نے بری طرح مار کھائی اور فرار کا راستہ اختیار کیا۔ ساؤکُنگ سُن زو کے بارے میں لکھتا ہے' دُرشت اختصار کے نمونے' تاریخ میں ضدی کمانڈر کے طور پر جانے جانے والے کی ایسی غالب خصوصیت ہیں کہ اسے محض ادیب تصوّر کرنا محال ہے۔ دراصل' بعض اوقات تو شدید اختصار کی وجہ سے وہ اتنے ناقابلِ فہم ہو جاتے ہیں کہ مفہوم سے زیادہ متن پر تبصرے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔[40]۔

2۔منگ شی۔ اس نام کے تحت جو تبصرہ ہم تک پہنچا ہے وہ نسبتًا قلیل ہے اور مصنّف کے بارے میں کوئی معلومات میسّر نہیں۔ حتیٰ کہ اس کا ذاتی نام بھی تاریخ میں محفوظ نہیں۔ چی تی ان- پاؤ کا ایڈیشن اسے تھانگ سلسلے کے دور

میں چیالِن اور چاؤکُنگ-اُو کے بعد کا بتاتا ہے[41] لیکن یہ ایک غلطی ہے۔ سُن شِنگ-ین کے دیباچے میں لِیانگ سلسلے[502-557] کے دور کے منگ شی کے طور پر اس کا تذکرہ ہے۔ دوسرے اسے تیسری صدی کے منگ کھانگ کے طور پر شناخت کرتے ہیں۔ ایک کام میں اسے "پانچ مبصروں" میں سے آخری کہا گیا ہے جبکہ دوسرے چار وئی اُو تھی، تُومُو، چھن حاؤ اور چیالِن ہیں۔

3۔**لی چھُوآن** آٹھویں صدی کے دور کا عسکری تدابیر پر لکھنے والا ایک مشہور لکھاری تھا۔ اس کے علمی کاموں میں سے ایک تو آج تک استعمال ہوتا ہے۔ تُنگ چی میں ہے کہ "چوٗ سے تھانگ سلسلے تک کے مشہور جرنیلوں کی زندگیاں" اس نے لکھی تھی۔[42] چھاؤکُنگ-اُو اور تی ان-ای- کو فہرستوں کے مطابق اس نے سُن زو کے محفوظ رہ جانے والے متن سے ایک مختلف متن کو اختیار کیا تھا۔ اس کے نوٹ عام طور پر مختصر اور اصل بات پر مرکوز ہوتے ہیں، اور اکثر اوقات وہ اپنی بات کی وضاحت چینی تاریخ کے واقعات کے ساتھ کرتا ہے۔

4۔**تُواِیّ** (وفات 812) نے سُن زو پر الگ سے کوئی تبصرہ شائع نہیں کیا، اس کے تبصرے تُنگ تی ان سے لئے گئے ہیں، دستور پر اس کا قاموسی مقالہ جو کہ اس کا کارِ حیات ہے۔ یہ زیادہ تر ساؤکُنگ اور منگ شی کی دُہرائی ہے اس کے علاوہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس نے وانگ لِنگ اور دوسرے قدیم تبصروں سے بھی کشید کیا ہے۔ تُنگ تی ان کی مخصوص ترتیب کی وجہ سے، اسے ہر حصے کی کماحقُّہٗ وضاحت کرنی پڑتی ہے، سیاق و سباق سے قطع نظر، اور بعض اوقات اس کی اپنی وضاحت ساؤکُنگ سے مطابقت نہیں رکھتی، جس کا حوالہ وہ ہمیشہ سب سے پہلے دیتا ہے۔ اگرچہ وہ مخصوص "دس مبصرین" میں شمار نہیں ہوتا، اسے چی تی ان- پاؤ نے غلطی سے اس کے پوتے تُومُو کے بعد لکھ کر ان میں شامل کر دیا تھا۔

5۔**تُومُو** (803 – 852) شاید ایک شاعر کے طور پر زیادہ مشہور ہے —ایک ایسا روشن ستارہ جس کی آب و تاب تھانگ دور کی دمکتی ہوئی کہکشاں میں بھی ماند نہیں پڑی۔ چھاؤکُنگ-اُو سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اگرچہ اسے جنگ کا کوئی عملی تجربہ نہیں تھا، لیکن اسے اس موضوع پر بات کرنے کا بے حد شوق تھا، اس کے علاوہ وہ چھُن چِیو اور چھان کُواَو ادوار کی عسکری تاریخ کا گہرا مطالعہ رکھتا تھا۔ اس لئے اس کے مندرجات انتہائی قابلِ توجہ ہیں۔ وہ

بکثرت ہیں، اور تاریخی مماثلتوں سے لبریز ہیں۔ اُس نے سُن زو کے کام کا لُبِ لُباب یوں بیان کیا ہے : "بہی خواہی اور عدل کو بروئے کار لائیں، لیکن دوسری طرف مہارت اور مصلحت پر مبنی اقدام کا بھی پورا استعمال کریں۔" مزید واضح کرتے ہوئے اس نے کہا کہ سُن زو کی موت کے بعد گزرنے والے ہزار سالوں کی تمام عسکری فتوحات اور شکستیں، اگر ان کا تجزیہ کریں تو پتہ چلے گا کہ وہ ہر چیز کے حوالے سے اس کی کتاب کے اقوال کی تائید کرتی ہیں اور انھیں برقرار رکھتی ہیں۔ تُو مُو کا کسی حد تک کینہ پرور الزام جو اس نے ساؤ کُنگ پر لگایا ہے کسی اور مقام پر زیرِ نظر آ چکا ہے۔

6۔ **چھن حاؤ** تُو مُو کا ہم عصر ہی معلوم ہوتا ہے۔ چھاؤ کُنگ-اُو کہتا ہے کہ وہ سُن زو کی تشریح لکھنے پر مجبور ہو گیا تھا کیونکہ ایک طرف ساؤ کُنگ کی تشریح نہایت مبہم اور پُر اسرار تھی تو دوسری طرف تُو مُو کی تشریح منتشر اور ضرورت سے زیادہ طوالت کا شکار تھی۔ اَوَ- یانگ شِنوَ، جو کہ گیارہویں صدی کے وسط کا ایک لکھاری ہے، وہ ساؤ کُنگ، تُو مُو اور چھن حاؤ کو سُن زو کے تین بڑے مفسر کہتا ہے، اور اس کے مشاہدے میں آیا کہ چھن حاؤ مسلسل تُو مُو کی کمزوریوں پر حملہ آور ہوتا رہا ہے۔ اگرچہ اس کی تشریح کے معیار میں تو کوئی کمی نہیں ہے، پھر بھی درجہ بندی میں اس کے پیش رؤوں کے بعد ہی آتی ہے۔

7۔ **چیالن** کے بارے میں سمجھا جاتا ہے کہ وہ تھانگ شاہی سلسلے کے دور میں تھا، کیونکہ سُن زو پر اس نے جو تبصرہ لکھا ہے اس کا تذکرہ تھانگ شُو میں ملتا ہے اور اسی شاہی دور میں اس تبصرے کی چھی شِئے نے منگ شی اور تھُوایِّ کے ساتھ دوبارہ اشاعت کی تھی۔ یہ ساخت میں کچھ قلیل ہے، اور اچھائی کے معاملے میں بھی شاید گیارہ میں سے اس کی قدر سب سے کم ہے۔

8۔ **مئی یاؤ- چھن** (1002 – 1060)، جسے عام طور پر اپنے "انداز" مئی شنگ-اِیّ سے جانا جاتا ہے، تُو مُو کی طرح ایک ممتاز شاعر تھا۔ اس کی تشریح کو عظیم اَوَ- یانگ شِنوَ نے ایک بڑے پُر ستائش دیباچے کے ساتھ شائع کیا تھا جس میں سے مندرجہ ذیل انتخاب دیکھئے : -

بعد کے محققین سے سُن زو کو پڑھنے میں غلطی ہوئی ہے' اس کے الفاظ کو بگاڑ کر اور اپنے یک طرفہ نقطۂ نظر سے اسے موزوں بنانے کی کوشش میں۔ تو اگرچہ مبصرین میں کوئی کمی نہیں تھی' چند ایک ہی اس مقررہ کام سے انصاف کر پائے ہیں۔ میرا دوست شنگ-اِیّ اس غلطی کا شکار نہیں ہوا۔ سُن زو کے کام پر ایک ناقدانہ تبصرہ فراہم کرنے کی کوشش میں' وہ اس حقیقت کو آنکھوں سے اوجھل نہیں ہونے دیتا کہ یہ مقولات ان ریاستوں کے لئے ہیں جو ہلاکت خیز جنگ و جدل میں الجھی ہوئی تھیں؛ یہ کہ مصنّف کا ان عسکری احوال سے کوئی تعلق نہیں ہے جو تین قدیم شاہی سلسلوں کے بادشاہوں کے زیرِ نگیں تروتیج پا رہے تھے' [43] نہ ہی وزیرِ جنگ کو تجویز کئے گئے ان نو تعزیری اقدامات سے۔ [44] دوبارہ' سُن اُو اختصار پر مائل طرزِ تحریر کو پسند کرتا تھا' لیکن اس کے معنی ہمیشہ گہرے ہوتے ہیں۔ چاہے موضوع فوج کو مارچ پر لے کر نکلنے کا ہو' یا فوجیوں کو سنبھالنے کا' یا دشمن کا تخمینہ لگانے کا' یا فتح کی قوتوں پر قابو پانے کا' یہ سب کچھ ہمیشہ بڑے نظم و ترتیب کے ساتھ کیا جاتا ہے' فرمودات ایک زبردست منطقی ترتیب کے ساتھ باندھے گئے ہیں' اگرچہ مبصرین نے اسے دھندلا دیا ہے جو غالباً اس کا مفہوم سمجھنے میں ناکام رہے ہیں۔ اس کی اپنی تفسیر میں' مئی شنگ-اِیّ نے اِن ناقدین کے ضدی تعصّبات کو جھاڑ کر الگ کر دیا ہے' اور خود سُن زو کا حقیقی مفہوم سامنے لانے کی کوشش کی ہے۔ اس طرح الجھن کے بادل اڑا دیے اور فرمودات کو واضح کر دیا۔ میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ موجودہ کام تین بڑی تفاسیر کے ہمراہ آگے پہنچانے کی ضرورت ہے؛ اور جب اتنا کچھ انھیں ان فرمودات میں ملے گا تو آنے والی نسلیں برابر میرے دوست شنگ-اِیّ کی شکر گزار رہیں گی۔

دوستی کے جذبات کی کچھ گنجائش رکھتے ہوئے میں اس خوش آئند فیصلے کی توثیق کے حق میں ہوں' اور معیار کی ترتیب میں یقیناً اسے چھن حاؤ سے اوپر رکھوں گا۔

9۔ **وانگ شی**' بھی سُنگ شاہی سلسلے کے دور سے تعلق رکھتا ہے' اور یہ طے ہے کہ اس کی کچھ تشریحات اصلی ہیں' لیکن مئی یاؤ- چھن کی نسبت بہت کم معاملہ فہم ہے' اور مجموعی طور پر قابلِ اعتماد رہنما نہیں ہے۔ اسے اپنی تشریح کا موازنہ ساؤ کُنگ کے ساتھ کرنے کا بہت شوق ہے' لیکن اکثر اوقات یہ موازنہ اس کے لئے خوش کن ثابت نہیں ہوتا۔ چھاؤ کُنگ-اُو سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ وانگ شی نے سُن زو کے قدیم متن کو از سرِ نو لکھا تھا' خالی جگہوں کو پُر کر کے اور غلطیوں کی تصحیح کر کے۔ [45]

10۔ **حِ ین- شی** سُنگ شاہی سلسلے کے دور سے تعلق رکھتا تھا۔ اس مبصر کا ذاتی نام تُنگ چی (جو بارہویں صدی کے وسط میں لکھی گئی تھی) میں چھنگ شیاؤ نے یہی لکھا ہے جو اوپر دیا گیا ہے، لیکن اِیّ ہائی میں سادہ حِ شی کے طور پر ملتا ہے، اور ماتُوان-لِن کہتا ہے چھاؤ کُنگ-اُو کے حوالے سے کہ اس کا ذاتی نام نامعلوم ہے۔ چھنگ شیاؤ کے بیان پر شک کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی، ورنہ میں نے تُکا لگانے کی کوشش کرنی تھی اور اسے حِ چُو-فئی کہہ کر پکارنا تھا، جو کہ جنگ کے موضوع پر مختصر مقالوں کا مصنّف ہے اور گیارہویں صدی کے آخری دور سے تعلق رکھتا ہے۔ حِ شی کا تبصرہ، تی ان-ای- کو فہرست کے الفاظ میں، "اس میں مفید اضافے ملتے ہیں "اِدھر اُدھر، لیکن اس میں سب سے زیادہ اہم چیز شاہی سلسلوں کی تاریخوں اور دوسرے ذرائع میں سے موزوں شکل میں ڈھالے ہوئے بکثرت اقتباسات ہیں۔

11۔ **چھانگ اِیّ**۔ فہرست کے آخر میں ایک ایسا مبصر جو شاید کسی بڑی قوتِ تخلیق کا مالک تو نہیں، لیکن واضح تشریح کی قابلِ توصیف صلاحیتوں سے مالامال ہے۔ اس کی تبصرہ نگاری کی بنیاد ساؤ کُنگ کا تبصرہ ہے، جس کے صاف اور جامع جملوں کو وہ بڑے ماہرانہ انداز میں پھیلاتا اور بڑھاتا ہے۔ یہ کہنا بجا ہوگا کہ اگر چھانگ اِیّ نہ ہوتا تو ساؤ کُنگ کا زیادہ تر کام قدیم گمنامی کے پردوں میں گم رہتا اور اس طرح کسی قدر و قیمت سے محروم رہتا۔ سُنگ تاریخ، تُنگ کاؤ یا اِیّ ہائی میں اس کے کام کا کوئی ذکر نہیں ملتا، لیکن تُنگ چی میں اس نے اپنا مقام پالیا، جس میں اسے "مشہور سپہ سالاروں کی زندگیاں" کا مصنّف بھی کہا گیا ہے۔ [46] یہ بات کسی حد تک قابلِ ذکر ہے کہ آخری چاروں نام تھوڑے سے ہی عرصے میں بہت پھلے پھولے۔ چھاؤ کُنگ-اُو اس کی یہ وضاحت پیش کرتا ہے: "سُنگ سلسلے کے ابتدائی سالوں میں سلطنت میں امن کا ایک طویل دور گزرا، اور آدمیوں نے جنگی فنون کی مشق ترک کر دی۔ لیکن جب [چھاؤ] ئیین حاؤ کی بغاوت ہوئی [1038-42] اور محاذ پر سپہ سالاروں کو شکست پر شکست ہوتی چلی گئی، تو دربار جنگ کے ماہر آدمیوں کی تلاش میں سرگرم ہوا، اور تمام اعلیٰ عہدوں پر فائز شخصیات میں جنگی موضوعات کا فیشن ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے دورِ شاہی میں سُن زو کے زیادہ تر تبصرہ نگار اُسی دور سے تعلق رکھتے ہیں۔ [47]

ان گیارہ تبصرہ نگاروں کے علاوہ، اور بھی بہت سے ہیں جن کا کام ہم تک نہیں پہنچا۔ سُوائی شُو میں چار کا تذکرہ ہے، جن کے نام وانگ لِنگ (تُو اِیّ اکثر جس کا حوالہ وانگ زو کے طور پر دیتا ہے)؛ چھانگ زو-شانگ؛ وئی سے تعلق رکھنے والا چیا شِیں؛ [48] اور اُو سے تعلق رکھنے والا شن اِیّ ہیں۔ تھانگ شُو اس میں سُن حاؤ کا اضافہ کرتی ہے،

اور تُنگ چی اضافہ کرتی ہے شیاؤ چی کا' جبکہ تُو شُو میں ہوانگ چِیں -اِیّ کا تذکرہ ملتا ہے۔ ممکن ہے ان میں سے کئی دوسرے تبصرے جمع کرنے والے اور ان کے ایڈیٹر ہوں' جیسے کہ چی تی ان پاؤ اور چی شِئے کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے۔

سُن زو کی قدر شناسی ----------

چین کے کئی ایک عظیم ترین لوگوں کے ذہنوں پر سُن زو حاوی رہا ہے۔ ان مشہور جرنیلوں میں جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انھوں نے اس کے اوراق ذوق و شوق سے پڑھے ان میں ہن سِن (وفات 196 ق م)'[49] فنگ ای (وفات 34 عیسوی)' [50]لُو منگ (وفات 219)'[51]اور یو فئی (1103 – 1141)۔ [52] ساؤ کُنگ کی رائے جو چین کے معتبر ترین عسکری روزنامچے ہن سِن سے متفق نہیں ہے پہلے ہی ریکارڈ پر آ چکی ہے۔ [53]اس سے بھی زیادہ قابلِ ذکر' ایک طرح سے' خالص لکھنے والے آدمیوں کی گواہی ہے' جیسا کہ سُو شِن (سُو تُنگ پُو اَو کا باپ)' جس نے عسکری موضوعات پر کئی ایک مضامین لکھ رکھے ہیں' جن کی سب تخلیقی تحریک سُن زو کے مرہونِ منّت ہے۔ اس کی درج ذیل مختصر عبارت اِیّ ہائی میں محفوظ ہے: [54] —

سُن اُو کی یہ بات' کہ جنگ میں فتح کو یقینی نہیں بنایا جا سکتا' [55]دراصل دوسری کتابوں سے جو ہمارے علم میں آتی ہے اس سے بہت مختلف ہے۔[56]اُو چی بھی سُن اُو کی طرح کا ہی آدمی ہے: ان دونوں نے ہی جنگ کے موضوع پر کتابیں لکھیں' اور روز مرّہ گفتگو میں انھیں جوڑ کر بولا جاتا ہے جیسے "سُن اور اُو"۔ لیکن اُو چی کے جنگ کے بارے میں خیالات اتنا وزن نہیں رکھتے' اس کے اصول بھدے ہیں اور زیادہ بے ڈھنگے طریقے سے بیان کئے گئے ہیں' اور اس کی منصوبہ بندی میں سُن زو کے کام جیسی یکسوئی نہیں ہے' جہاں پر جامع انداز اختیار کیا گیا ہے' لیکن بامعنی طریقے سے شائع کیا گیا ہے۔

درج ذیل اقتباس چھنگ ہوَ کی "ادب کے باغ میں غیر جانبدارانہ فیصلے" سے لیا گیا ہے: —

سُن زو کے 13 ابواب نہ صرف فوج کے تمام لوگوں کی تربیت کی بنیاد اور جزوِ خاص ہیں' بلکہ محققین اور لکھنے والوں کو بھی بھرپور توجہ دینے پر مجبور کر لیتے ہیں۔ اس کے فرمودات جامع ہونے کے ساتھ ساتھ خوش وضع' سادہ لیکن عمیق' واضح اور غیر معمولی طور پر قابلِ عمل ہیں۔ لُن اِیّ' ای چِنگ اور تفسیرِ کبیر' [57]اس کے علاوہ منسیوس کی تحریریں' شِن کھُوآنگ اور یانگ چُو' تمام سُن زو کی سطح سے کم تر ہیں۔

چُو شی اس پر تبصرہ کرتے ہوئے' تنقید کے پہلے حصے کو پوری طرح تسلیم کرتا ہے' اگرچہ وہ محترم کلاسیکل کاموں کے ساتھ گستاخانہ موازنے کو ناپسند کرتا ہے۔اس قسم کی زبان' وہ کہتا ہے' "کسی حاکم کے متشددانہ جنگ وجدل اور اندھادھند عسکریت کے رجحان کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔"

جنگ کے لئے معذرتیں ----------

جیسا کہ ہم چین کو دنیا کی سب سے امن پسند قوم سمجھنے کے عادی ہو چکے ہیں' ہم یہ بھول جانے کے خطرے سے دوچار ہیں کہ جنگ کے ہر مرحلے میں اس کا اس قدر تجربہ ہے کہ کوئی جدید ریاست اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔اس کے طویل عسکری روزنامچے گزرے ہوئے وقتوں میں وہاں تک پھیلے ہوئے ہیں کہ جہاں پر وہ وقت کی دھند میں گم ہو جاتے ہیں۔اس نے دیوار چین تعمیر کی تھی اور ڈینیوب کے کنارے کسی رومی لشکر کے دِکھنے سے صدیوں پیشتر وہ اپنے محاذوں پر مستقل فوج رکھے ہوئے تھی۔ جاگیردارانہ ریاستوں کے متواتر تصادم' ہنوں' ترکوں اور مرکزی حکومت قائم ہونے کے بعد حملہ آور ہونے والوں کے ساتھ خوفناک لڑائیوں' اپنے ساتھ اتنے بہت سے شاہی سلسلوں کا خاتمہ لانے والے ہولناک انقلابوں کے سبب' لاتعداد بغاوتیں اور چھوٹی موٹی گڑبڑ کے واقعات جو یکے بعد دیگرے بارہا بھڑک اٹھتے تھے جن کے علاوہ ہیں' یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ تلواروں کے ٹکرانے کی گونج سلطنت کے کسی نہ کسی حصے میں سنائی دیتی ہی رہتی تھی۔ان نامور سرداروں کی جانشینی بھی کچھ کم غیر معمولی نہیں ہے جو چین کا سرمایۂ افتخار ہیں۔ جیسا کہ سب ملکوں میں ہوتا ہے' عظیم ترین لوگ تاریخ کے سب سے فیصلہ کن بحران میں ہی ابھر کر سامنے آتے ہیں۔ لہٰذا پُواَوچی اس دور میں ابھر کر سامنے آتا ہے جب چِیں بقیہ آزاد ریاستوں کے ساتھ اپنی جدوجہد کے آخری مرحلے میں داخل ہو رہی تھی۔ وہ طوفانی سال جن کے بعد چِیں شاہی سلسلہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گیا ہن سِن کی اعلیٰ وارفع غیر معمولی ذہانت سے دمک رہے ہیں۔جب ہن گھرانہ اپنی باری پر لڑکھڑاتے ہوئے مکمل ڈھیر ہو جانے کی جانب گامزن تھا' ساؤساؤ کی عظیم اور تباہ کن شخصیت منظر نامے پر غالب نظر آتی ہے۔اور تھانگ سلسلے کے قیام میں' ایک زبردست ترین مہم جس میں کوئی آدمی کامیاب ہوا' لی چِنگ کی شاندار حکمتِ عملی کے بعد لی شی-مِیں (بعد میں تھائی سُنگ کا بادشاہ) کی مافوق البشر توانائی ہی کامیابی کا باعث تھی۔یورپ کی عسکری تاریخ کے عظیم ترین ناموں کے ساتھ موازنے میں ان عظیم جرنیلوں کی کوئی خدشہ لاحق نہیں۔ان سب کے باوجود' لاؤزو کے بعد سے' اور خصوصًا جو کنفیوشنزم کی مروّجہ تحریروں سے ظاہر ہوتا ہے' چینی قوم کے جذبات

کا ایک بڑا حصہ تسلسل کے ساتھ صلح جُو اور ہر طرح کی عسکریت کا مخالف رہا ہے۔ کسی ایسے دانشور کا مل جانا جو اصولی بنیادوں پر جنگ و جدل کا دفاع کر رہا ہو ایک اتنی غیر معمولی بات ہے کہ مجھے لگا کہ غیر روایتی سوچ رکھنے والے کچھ اقتباسات چن کر ان کا ترجمہ کرنا بے جا نہ ہوگا۔ درج ذیل جوسی-ماچی ان کا ہے' اس سے پتہ چلتا ہے کہ کنفیوشس کا پرجوش مدّاح ہونے کے باوجود' وہ ہر قیمت پر امن کا حامی نہیں تھا: —

فوج کے ہتھیار وہ ذرائع ہیں جنھیں کوئی نیکوکار تشدد اور ظلم کی سزا دینے کے لئے استعمال کرتا ہے' جن سے پُرآشوب دور میں امن قائم کیا جاتا ہے' جن سے مشکلات اور خطرات دُور کئے جاتے ہیں' اور جو خطرے میں گھرے ہوں اُن تک مدد پہنچائی جاتی ہے۔ ہر وہ جانور جس کی رگوں میں خون ہے اور سر پر سینگ ہیں وہ لڑے گا اگر اس پر کوئی حملہ کر دے تو۔ تو انسان ان سے کس قدر بڑھ کر لڑے گا جس کے سینے میں محبت' نفرت' خوشی اور غصے کے جذبات بھرے ہوتے ہیں! جب وہ خوش ہوتا ہے تو اس کے اندر الفت کا جذبہ نمودار ہوتا ہے؛ جب غصے میں ہوتا ہے تو اس کا زہریلا ڈنگ کام دکھاتا ہے۔ یہ اصولِ فطرت ہے جو اس کی ہستی کو چلاتا ہے.... تو ہمارے دور کے ان علماء کو کیا کہنا چاہیئے' جنھیں ایسے بڑے بڑے مسائل نظر نہیں آتے' اور متعلقہ قدروں کا کوئی احساس کئے بغیر جو عسکری ہتھیاروں کے استعمال کی حوصلہ شکنی کرتے ہوئے "اچھائی" اور "تہذیب" کے فرسودہ ضابطوں کی بکواس کئے چلے جاتے ہیں؟ یہ طے ہے کہ وہ ہمارے ملک کو نامردی اور ذلت کے گڑھے میں لے آئیں گے اور اس کی جائز وراثت سے محروم کر دیں گے؛ یا کم از کم بیرونی حملے اور بغاوت' کسی علاقے سے محرومی اور عمومی ضعف کا باعث بنیں گے۔ پھر بھی جو مؤقف انھوں نے اپنا لیا ہے پوری ڈھٹائی کے ساتھ وہ اسے بدلنے سے انکاری ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جیسے گھر میں استاد کے ہاتھ میں ڈنڈا رہنا ضروری ہے' اور ریاست سزاؤں سے سبکدوش نہیں ہو سکتی' عسکری عذاب کو سلطنت میں کبھی بھی معطل نہیں ہونے دیا جا سکتا۔ بس یہ کہا جا سکتا ہے کہ کچھ لوگ اس طاقت کو حکمت کے ساتھ استعمال کریں گے' کچھ حماقت کے ساتھ' اور جن کے ہاتھ میں ہتھیار ہوں گے ان میں سے کچھ وفادار ہوں گے اور کچھ باغی۔ [58]

اگلا اقتباس تُو مُو کے سُن زو پر تبصرے کے دیباچے سے اخذ کیا گیا ہے: —

کہا جا سکتا ہے کہ جنگ ایک سزا ہے' جو ایک حکومتی ذمہ داری ہے۔ یہ چُنگ اِیّ اور یَین چِیو کا پیشہ تھا' جو دونوں کنفیوشس کے پیروکار تھے۔ آج کل مقدمے چلانا اور سننا' قانون شکنوں کو پابندِ سلاسل کرنا اور انھیں سر بازار

کوڑے لگانا' یہ سب کام سرکاری عمّال کرتے ہیں۔ لیکن بڑی بڑی فوجوں کا انتظام کرنا' قلعہ بند شہروں کو تباہ کرنا' عورتوں اور بچوں کو گرفتار کرنا' اور غداروں کے سر قلم کرنا — یہ بھی ایک کام ہے جو سرکاری عمّال کرتے ہیں۔ شکنجے کے عذاب اور عسکری ہتھیاروں کا مقصد لازمی طور پر ایک ہی ہے۔ کوڑے مار کر سزا دینے اور جنگ میں سر قلم کرنے میں کوئی حقیقی فرق نہیں ہے۔ قانون کی کم تر درجے کی خلاف ورزیوں پر' جن کا معاملہ آسان ہوتا ہے' طاقت کے ہلکے سے استعمال کی ضرورت ہوتی ہے : اسی طرح عسکری ہتھیاروں کا استعمال اور بڑے پیمانے پر گردن زنی ہے۔ تاہم دونوں صورتوں میں منطقی انجام جس پر نظر ہے وہ ہے برے لوگوں سے خلاصی' اور اچھے لوگوں کو سکھ اور آرام پہنچانا. . . . چے - سُن نے چان اِیّ سے سوال کیا : "جنابِ والا' کیا آپ نے اپنی عسکری صلاحیتیں مطالعہ سے حاصل کی ہیں یا یہ فطری ہیں؟" چان اِیّ نے جواب دیا : "یہ مطالعے سے حاصل کی گئی ہیں۔" [59]"ایسا کیسے ہو سکتا ہے' "چی - سُن نے کہا' "اس بات کے پیشِ نظر کہ آپ کنفیوشس کے پیروکار ہیں؟" یَین اِیّ نے جواب دیا؛ " یہ سچ ہے کہ میں نے کنفیوشس سے تعلیم حاصل کی ہے۔ مناسب بات یہ ہے کہ کسی عظیم مصلح کو فوجی اور غیر فوجی دونوں طریقے استعمال کرنے پڑتے ہیں' لیکن یقینی طور پر جنگ کے فن پر میری ہدایت زیادہ دور تک نہیں گئی۔ "اب "فوجی" اور "غیر فوجی" کے بیچ ایسی شدید تفریق پیش کرنے والا کون تھا' اور جس نے دونوں کے دائرہ کار کی حدود و قیود مقرر کیں' یا کون سے شاہی دور کے کس برس میں یہ متعارف ہوئیں' اس کے بارے میں مَیں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن بہر حال' یہ واقعہ رونما ہو چکا ہے کہ حکومتی طبقے کے لوگ عسکری موضوعات پر زیادہ تفصیلات فراہم کرنے سے بہت گھبراتے ہیں' یا پھر بہت شرمندہ سے ہو کر بتاتے ہیں۔ اگر کوئی اس قدر بے باک ہو بھی جو اس موضوع پر بات کر سکے' تو فوراً ہی انھیں ادنی اور وحشی قسم کے سنکی افراد میں شامل کر دیا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا غیر معمولی لمحہ ہے جس میں محض ناکافی استدلال کی وجہ سے ایک رنج کے عالم میں بنیادی اصول لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں۔ جب چؤ کا نواب چھنگ وانگ کے ماتحت وزیر تھا' وہ تقریبات کو باقاعدہ بناتا تھا اور موسیقی تخلیق کرتا تھا' اور علم و فضل اور سیکھنے سکھانے کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا تھا؛ پھر بھی جب دریائے ہُوائی کے وحشیوں نے بغاوت کی؛ [60]اس نے ایک جارحانہ دھاوا بول کی ان کی گوشمالی کی۔ جب لُو کے نواب کے ماتحت کنفیوشس منصب دار تھا' اور چیا - کُو کے مقام پر ایک اجلاس طلب کیا گیا'[61] اس نے کہا : "اگر مصالحانہ مذاکرات چل رہے ہیں' قبل از وقت جنگی تیاریاں کر لی جانی

چاہیئیں۔ "اس نے مارکوئیس کے چی کی سرزنش کی اور اسے شرم دلائی' جو اس کے سامنے دُبک گیا اور دنگے فساد کی جرات نہیں کی۔ تو یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ ان دو عظیم مصلحین کو عسکری معاملات کا کوئی علم نہیں تھا؟

ہم دیکھ چکے ہیں کہ عظیم چُوشی سُن زو کا بہت احترام کرتا تھا۔ وہ کلاسک چیزوں کے اربابِ اختیار سے اپیل بھی کرتا ہے : —

ہمارے استاد کنفیوشس' نے وئی کے نواب لِنگ کو جواب دیتے ہوئے کہا تھا : "میں نے کبھی بھی فوجوں اور پلٹنوں کے متعلقہ معاملات کا مطالعہ نہیں کیا۔" [62]کُنگ ون-زو کو جواب دیتے ہوئے اس نے کہا : "بھینس کے چمڑے کے کوٹوں اور ہتھیاروں کے بارے میں مجھے کچھ نہیں بتایا گیا۔" لیکن اگر ہم چیا-کُو کے اجلاس کو دیکھیں' تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اس نے لائی کے لوگوں کے خلاف مسلح افواج استعمال کی تھیں' تاکہ مارکوئیس کا چی قابو میں آجائے۔ دوبارہ جب پھی کے باشندوں نے بغاوت کی' اس نے اپنے افسران کو ان پر حملہ کرنے کا حکم جاری کیا' جس کے بعد انھیں شکست ہوئی اور وہ بوکھلاہٹ میں فرار ہوگئے۔ ایک دفعہ اس نے یہ الفاظ بولے : "اگر میں لڑوں گا تو فتحیاب ہوں گا۔" [63]اوریئین اِیّ نے بھی کہا : "مصلح کو فوجی اور غیر فوجی دونوں طریقے استعمال کرنے پڑتے ہیں۔" [64] کیا یہ بات سچ ہوسکتی ہے کہ کنفیوشس نے فنونِ جنگ کا کبھی مطالعہ نہیں کیا اور نہ ہی کوئی تعلیم حاصل کی؟ ہم صرف یہی کہہ سکتے ہیں کہ اس نے افواج اور لڑائیوں کے متعلقہ موضوعات کو اپنی تعلیمات کا موضوع نہیں بنایا۔

سُن شِنگ-ین' سُن زو کا ایڈیٹر بھی اسی نوعیت کی بات لکھتا ہے : —

کنفیوشس نے کہا : "میں فوجی معاملات میں کورا ہوں۔" [65]اس نے یہ بھی کہا : "اگر میں لڑوں گا تو فتحیاب ہوں گا۔" کنفیوشس تقریبات ترتیب دیتا تھا اور موسیقی میں قاعدہ پیدا کرتا تھا۔ اب جنگ بھی مملکت کی پانچ طرح کی تقریبات میں سے ایک ہے' [66]اور اسے علم کی کوئی الگ تھلگ شاخ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ لہٰذا یہ الفاظ کہ "میں کورا ہوں" کو ان معنوں میں لیا جانا چاہیئے کہ کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو مرشد بھی نہیں جانتا۔ جو فوج کی قیادت کرتے ہیں اور حکمتِ عملی ترتیب دیتے ہیں' انھیں جنگ کا فن سیکھنا پڑتا ہے۔ لیکن اگر کسی کو سُن زو جیسے باکمال سپہ سالار کی خدمات حاصل ہو جائیں' جو اُوزو-شُو کا ملازم تھا' تو پھر خود سیکھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ اسی لئے کنفیوشس نے کہا تھا : "اگر میں لڑوں گا تو فتحیاب ہوں گا۔" آج کل لوگ' تاہم' جان بوجھ کر کنفیوشس

کے الفاظ کا مفہوم اپنی تنگ نظر سوچ کے مطابق نکالتے ہیں' کہ جیسے اس نے یہ کہہ دیا ہو کہ جنگ کے فن پر لکھی گئی کتابیں پڑھنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں۔ اندھا دھند تواتر کے ساتھ وہ چھاؤ کھُوا کی مثال پیش کرتے ہیں' جس نے اپنے باپ کی کتابوں کا بغور مطالعہ کر کے کچھ حاصل نہیں کیا' [67]اس ثبوت کے طور پر کہ تمام کے تمام عسکری اصول بے کار ہیں۔ پھر' یہ دیکھتے ہوئے کہ جنگ پر لکھی گئیں کتابیں موقع پرستی پر مبنی منصوبہ بندی اور جاسوسوں کی وفاداریاں بدلنے کی تعلیم دیتی ہیں' وہ سمجھتے ہیں کہ یہ فن غیر اخلاقی ہے اور کسی مصلح کو زیب نہیں دیتا۔ یہ لوگ اس حقیقت سے نظر چُرا لیتے ہیں کہ ہمارے علماء کے مطالعہ جات اور ہمارے سرکاری عمّال کی شہری نظامت کو بھی کارکردگی تک پہنچنے کے لئے مستقل اطلاق اور مشق کی ضرورت ہوتی ہے۔ پچھلے وقتوں کے لوگ خاص طور پر بہت محتاط رہتے تھے کہ کسی نوآموز کے ہتھے چڑھ کر ان کا کام بگڑ نہ جائے۔ [68]ہتھیار مہلک ہیں [69]اور لڑائی پر خطر؛ اور مکمل طور پر بے فائدہ ہے جب تک کہ سپہ سالار مسلسل مشق نہ کرتا رہے' اسے چاہیئے کہ جنگ میں اور لوگوں کی زندگیوں کو داؤ پر نہ لگائے۔ [70]لہٰذا سُن زو کے 13 ابواب کا مطالعہ ازحد ضروری ہے۔ شیانگ لیانگ اپنے بھتیجے چی [71] کو جنگ کا فن سکھایا کرتا تھا۔ چی کو اس فن کے عمومی سبھاؤ کا ایک اجمالی خاکہ سامل گیا' لیکن اس نے تعلیم مکمل نہیں کی' اس کا نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ آخر کار اسے شکست ہو گئی اور وہ مغلوب ہو گیا۔ وہ یہ نہیں سمجھا کہ جنگ کے داؤ اور چالبازیاں زبانی جمع خرچ سے بہت آگے کی چیز ہیں۔ سُنگ کے نواب شیانگ اور شِیں کے بادشاہ ین کی تباہی کا باعث ان کی بے محل انسانیت تھی۔ جنگ کی چالباز اور مکار فطرت موقعے کی مناسبت سے چال چلنے اور حکمتِ عملی اختیار کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ خود کنفیوشس کا ایک جبراً لئے گئے حلف کو توڑنے کا واقعہ ریکارڈ پر موجود ہے' [72] اور ریاست سُنگ سے بھیس بدل کر نکلنے کا بھی۔ [73]تو کیا پھر بھی ہم سُن زو پر لاپرواہی کی ساتھ سچائی اور دیانت داری سے اغماض برتنے کا الزام لگا سکتے ہیں؟

حوالہ جاتی کتب کی فہرست ——————————

مندرجہ ذیل جنگ کے موضوع پر سُن زو کے بعد چین کے قدیم ترین مقالے ہیں۔ ہر ایک کی حاشیہ نگاری کا زیادہ تر حصہ سی کُو چھُوآن شُو چی ان مِنگ مُولُو باب 9' فولیو 22 اور اس سے ملحق حصوں سے لیا گیا ہے۔

1۔**اُوزو**‘ 1 چھُوآن یا 6 ابواب میں۔ مصنّف اُوچی (وفات 381 ق م)۔ بڑا ہی خالص کام۔ دیکھئے شی چی باب 65۔

2۔ **سی-مافا**‘ 1 چھوآن یا 5 ابواب میں۔ غلطی سے اس کو چھٹی صدی ق م کے سی-ما یانگ-چُو سے منسوب کیا جاتا ہے۔ تاہم اس کا زمانہ قدیم تر ہے‘ کیونکہ تین قدیم شاہی سلسلوں کے رسم و رواج اس میں مسلسل ملتے ہیں۔ دیکھئے شی چی‘ باب 64۔ سی کُو چھُوآن شُو (باب 99‘ فولیو 1) کے مطابق جنگ کے موضوع پر تین قدیم ترین مقالے‘ سُن زو‘ اُوزو اور سی-مافا‘ اِن کو عمومی طور پر دیکھیں تو‘ سختی کے ساتھ صرف عسکری معاملات تک محدود رہتے ہیں — فوج بنانے‘ جمع کرنے‘ اس کی تربیت کرنے اور اس کو ڈرِل کرانے کا فن‘ اور حکمت آفریں تدابیر کے حوالے سے درست اصول‘ منصوبہ بندی کرنا‘ سامان کی نقل و حمل اور فوجیوں کی دیکھ بھال — بعد میں ہونے والے کام سے مکمل طور پر مختلف‘ جس میں عام طور پر جنگ کے علم کو مابعد الطبیعات‘ الہام اور جادو کے ساتھ مدغم کر دیا جاتا ہے۔

3۔**لیو تھاؤ**‘ 6 چھوآنوں یا 60 ابواب میں۔ بارہویں صدی عیسوی سے تعلق رکھنے والے لُو وانگ (یا لُو شانگ‘ جسے تھائی کُنگ کے طور پر بھی جانا جاتا ہے) سے منسوب کی جاتی ہے۔ [74] لیکن اس کا انداز تین شاہی سلسلوں کے دور والا نہیں ہے۔ لُو تھ-مِنگ (550-625 عیسوی) نے اس کام کا ذکر کیا ہے‘ اور چھے حصوں کی سرخیاں گنیں ہیں تو اس میں تحریف سُوائی شاہی سلسلے کے بعد ہی کہیں ہوئی ہو گی۔

4۔**وئی لیاؤزو**‘ 5 چھوآنوں میں۔ وئی لیاؤ (چوتھی صدی ق م) سے منسوب کی جاتی ہے۔ جس نے مشہور کُوائی-کُوزو کے زیرِ نگرانی تعلیم حاصل کی۔ لگتا یوں ہے کہ اصلی کام 31 ابواب میں تھا جبکہ ہم تک اس مواد کے صرف 24 ابواب پہنچے ہیں۔ مواد کا اہم حصہ کافی حد تک محفوظ ہے‘ اگرچہ جنگی حکمتِ عملی والے آلات جنگ میں الجھی ہوئی ریاستوں کے دور سے بہت مختلف ہیں۔ یہ معروف سُنگ فلسفی چھانگ سائی کی حاشیہ نگاری سے بھی آراستہ ہے۔

5۔**سان لُئے**‘ 3 چھُوآنوں میں۔ ہُوانگ-شی کُنگ سے منسوب کی جاتی ہے‘ ایک افسانوی کردار جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس نے یہ چھانگ لیانگ (وفات 187 ق م) کو ایک پُل پر دیے گئے انٹرویو کے دوران عطا کی۔ لیکن یہاں پھر اندازِ تحریر چیں یا ہن دور والا نہیں ہے۔ ہن شہنشاہ کھُوآنگ اُو [25-57 عیسوی] نے اپنے ایک اعلان میں بظاہر اس کا حوالہ دیا تھا؛ لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ زیرِ بحث عبارت بعد میں شامل کی گئی ہو‘ تاکہ اس

کام کو اصلی ثابت کیا جا سکے۔ اگر ہم اسے شمالی سُنگ دور [420 – 478 عیسوی] کا یا کسی قدر پہلے کا کام کہیں تو ہمارا اندازہ زیادہ غلط نہیں ہو گا۔

6۔ **لی وئی کُنگ ون تھوُائی**، تین حصوں میں۔ یہ تھائی سونگ اور اس کے عظیم سپہ سالار لی چِنگ کے مابین مکالمے کی صورت میں تحریر کی گئی ہے، اسے عموماً آخر الذکر کے ساتھ منسوب کیا جاتا ہے۔ ممتاز ماہرین اسے ایک جعلی کام سمجھتے ہیں، اگرچہ اس کا لکھنے والا بظاہر فنونِ جنگ کا ماہر نظر آتا ہے۔

7۔ **لی چِنگ پھنگ فا** (اسے مذکورہ بالا کے ساتھ خلط ملط نہیں کیا جانا چاہیئے) تُنگ تی ان میں محفوظ 8 ابواب کا ایک مختصر مقالہ ہے، لیکن اسے الگ سے شائع نہیں کیا گیا۔ اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اسے سی کُو چھُوآن شُو سے کیوں حذف کیا گیا۔

8۔ **اُو چھی چِنگ**، ایک چھُوآن میں۔ اسے افسانوی وزیر فنگ ہَوَ سے منسوب کیا جاتا ہے، ہن شاہی دور کے کُنگ-سُن ہُنگ (وفات 121 ق م) کے تشریحی حاشیے کے ساتھ، اور نام وَر سپہ سالار مالُنگ (وفات 300 عیسوی) نے بھی اس کی تعریف کی ہے۔ تاہم اس کا اوّلین ذکر سُنگ چی میں ملتا ہے۔ اگرچہ چوری شدہ ہے لیکن احسن طریقے سے جمع کیا گیا ہے۔

چُو-کو لیانگ کو رائے عامہ میں ہمیشہ جس قدر قدآور تصور کیا جاتا ہے اسے ذہن میں رکھیں تو اس میں حیرانی کی کوئی بات نہیں کہ جنگ کے موضوع پر ایک سے زیادہ کام اس سے منسوب کئے جاتے ہیں۔ جیسا کہ (1) شی لیو سِئے (1 چھُوآن)، یونگ لو تاتی ان میں محفوظ کی گئی ہے؛ (2) چیانگ یُئین (1 چھُوآن)؛ (3) سِن شُو (1 چھُوآن)، جس میں تھوک کے حساب سے سُن زو کا چربہ ہے۔ ان میں سے کسی میں کوئی ایسی رمق بھی نہیں ہے کہ انھیں اصلی سمجھا جائے۔ زیادہ تر بڑے بڑے چینی انسائیکلوپیڈیا میں جنگی ادب کے لئے وسیع حصے مختص کئے گئے ہیں۔ مندرجہ ذیل حوالے کارآمد ثابت ہو سکتے ہیں: —

تُنگ تی ان (لگ بھگ 800 عیسوی)، باب 148 – 162۔

تھائی پھنگ اِیّ لان (983)، باب 270 – 359۔

ون شی ان تُنگ کاؤ (تیرہویں صدی)، باب 221۔

اِیّ ہائی (تیرہویں صدی)، باب 140، 141۔

سان سائی تُو ہُوائی (سولہویں صدی)۔

کھُوآنگ پُواَواُوچی (1607)، باب 31، 32۔
چی ان چِیو لئی شُو (1632)، باب 75۔
یُئین چی ان لئی ہن (1710)، باب 206 – 229۔
کُوچِیں تُو شُو چی چھنگ (1726)، حصہ 30، خصوصًا باب 81 – 90۔
شِیں ون شی ان تُنگ کاؤ (1784)، باب 121 – 134۔
ہُوانگ چھاؤچِنگ شی ون پی ان (1826)، باب 76، 77۔
کچھ خاص تاریخی کاموں کے حوالہ جاتی کتب کی فہرست والا حصہ بھی قابلِ ذکر ہے :۔
چی ان ہن شُو، باب 30۔
سُوائی شُو، باب 32 – 35۔
چِیو تھانگ شُو، باب 47، 46۔
سِن تھانگ شُو، باب 60، 57۔
سُنگ شی، باب 202 – 209۔
تُنگ چی (لگ بھگ 1150)، باب 68۔

ان کے ساتھ شاہی کتب خانے کی عظیم فہرست کا اضافہ کرنا بھی ضروری ہے :۔
سی کُو چھُوآن شُو سونگ مُو تھی یاؤ (1790)، باب 99، 100۔

زیریں حاشیہ ——————

1۔ شی چی، باب 65۔
2۔ اس کا دورِ حکومت 514 سے 496 ق م تک ہے۔
3۔ شی چی، باب 130۔
4۔ نانگ واکا لقب۔

5۔ شی چی، باب 31۔

6۔ شی چی، باب 25۔

7۔ہُوین کا لقب، باب 39 میں سال 637 کے تحت جس کا تذکرہ ملتا ہے۔

8۔ وانگ-زو چھنگ-فُو، باب 32، سال 607۔

9۔ یہ غلطی کافی حد تک فطری ہے۔ مقامی نقاد ہن شاہی سلسلے کے کام کا حوالہ دیتے ہیں، جس کے مطابق : "اُو پھاٹک [اُو شہر کا، آج کل اس شہر کا نام سُوچو ہے جو چیانگ زو صوبے میں واقع ہے] سے دس لی باہر ایک بہت بڑا ٹیلہ ہے جو اُو کے بادشاہ نے بنایا تھا، چی کے سُن اُو کی یادگار کے طور پر، جو کہ فنونِ جنگ میں طاق تھا۔"

10۔ "وہ لکڑی کے ساتھ رسیاں باندھ کر کمانیں بناتے تھے، اور تیر بنانے کے لئے لکڑی کو تراشتے تھے۔ تیر کمان اس لئے استعمال کئے جاتے ہیں کہ سلطنت کی دھاک بیٹھی رہے۔"

11۔ حِ لُو کا بیٹا اور جانشین۔ بالآخر جس کو یُواے کے بادشاہ کھوُ چی ان نے 473 ق م میں شکست دے کر مغلوب کیا۔

12۔ شُو کا بادشاہ ین، ایک حیرت انگیز شخصیت، سُن شِنگ-ین جس کے بارے میں اپنے دیباچے میں کہتا ہے : "جس کی انسانیت نے اسے تباہ کر دیا۔"

13۔ جو عبارت میں نے بریکٹ میں رکھی ہے تُو شُو میں یہ محذوف ہے، اور ممکن ہے تحریف ہو۔ تاہم تھانگ شاہی سلسلے کے چھانگ سُوٗ-چی اے کو اس کا علم تھا، اور تھائی پِھنگ اِیّ لان میں یہ موجود ہے۔

14۔ لگتا ہے کہ ساوٗ کُنگ کے ذہن میں باب 2 کا پہلا حصہ خاص طور پر سُن زو 8 ہے۔

15۔ دیکھئے باب 11۔

16۔ دوسری جانب، یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ اُوزو، جو کہ 6 ابواب میں موجود نہیں، ہن چی میں اس کے لئے 48 مقرر کئے گئے ہیں۔ اسی طرح، چُنگ یونگ میں 49 ابواب کا سہرا اس کے سر باندھا گیا ہے، اگرچہ اب بس ایک رہ گیا ہے۔ نہایت مختصر کاموں کے معاملے میں، ذہن میں یہ خیال ابھرتا ہے کہ پی ان کا مطلب بس "چھٹیاں" ہے۔

17۔ سُنگ شاہی سلسلے کا اِیے شی [1151 – 1223]۔

18۔ اسے قاتلوں کے ساتھ ملانا مناسب نہیں لگتا۔

19۔ دیکھئے باب 7، سُن زو 27 اور باب 11، سُن زو 28۔

20۔ دیکھئے باب 11، سُن زو 28۔ چھُوآن چُو اس کے نام کا مخفف ہے۔

21۔ دوسرے لفظوں میں پُوا اَو پئی

22۔ اس کام کا مرکزہ غالباً اصلی ہے، اگرچہ بعد میں کئی ایک ہاتھ اس میں بڑے بڑے اضافے کرنے میں شامل رہے ہیں۔ کُوآن چُنگ نے 645 ق م میں وفات پائی۔

23۔ ذیل میں دیکھئے، تعارف کے آغاز میں۔

24۔ مجھے اس کام کے بارے میں علم نہیں، کہیں یہ کسی اور کام کا آخری باب نہ ہو۔ لیکن اس ایک باب کو کیوں چنا گیا یہ واضح نہیں۔

25۔ تقریباً 480 ق م۔

26۔ میرے خیال میں یہ اُو وانگ اور چوؤ کُنگ کا زمانہ ہے۔

27۔ تیسری صدی ق م میں۔

28۔ سی-ما یانگ-چُو، جس کا خاندانی نام تی ان تھا، چھٹی صدی ق م کے دوسرے نصف کے زمانے کا آدمی ہے، اور سمجھا جاتا ہے کہ اس نے بھی جنگ کے موضوع پر کچھ لکھ رکھا ہے۔ دیکھئے شی چی باب 64، ذیل میں دیکھئے، تعارف کے آغاز میں۔

29۔ دیکھئے James Legge کے کلاسیک، والیم 5، Prolegomena صفحہ 27۔ Legge کے خیال میں سو چھُوآن 5 ویں صدی میں ہی لکھی گئی ہو گی لیکن 424 ق م سے پہلے نہیں۔

30۔ دیکھئے مینشیئس، III۔1۔iii۔13 – 20۔

31۔ 584 میں اُو جب پہلی دفعہ چھُن چِیو میں نمودار ہوا، پہلے سے ہی اپنے طاقتور ہمسایوں کے ساتھ اس کے اختلافات چل رہے تھے۔ چھُن چِیو نے 537 میں پہلی دفعہ یُوا ے کا تذکرہ کرتا ہے، سو چھُوآن 601 میں۔

32۔ سو چھُوآن XXXII، 2 میں بالکل غیر مبہم طور پر اسے بیان کیا گیا ہے۔

33۔ بعد کے دور میں کہا جاتا ہے کہ ہر دفعہ آمنا سامنا ہونے کے بعد عداوت بڑھتی گئی، پس باب XI سُن زو 30 میں جو زبان استعمال ہوئی ہے اس کا جواز مل جاتا ہے۔

34۔ اُوئیئین کے ساتھ معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے: —ایک جعلی جنگی مقالے کو اس کا بچہ قرار دے دیا گیا صرف اس وجہ سے کہ وہ ایک بہت بڑا سپہ سالار تھا۔ یہاں پر ہمیں جعلسازی کی ایک واضح ترغیب نظر آتی ہے۔ دوسری جانب، سُن اُو، پانچویں صدی کی کوئی مشہور شخصیت نہیں ہو سکتا۔

35۔ سو چھُوآن سے: "شاہ چھاؤ کی تخت نشینی[515] کے بعد سے کوئی سال ایسا نہیں گزرا جب اُو نے چُو پر حملہ نہ کیا ہو۔"

36۔ دیباچے کے اختتام کے قریب: "میرا خاندان لو-این سے تعلق رکھتا ہے، اور ہم حقیقت میں سُن زو کی آل اولاد ہیں۔ مجھے یہ کہتے ہوئے شرم آتی ہے کہ میں اپنے جدِّ امجد کے کام کا مطالعہ صرف ادبی نقطہ نظر سے کرتا ہوں، عسکری تکنیک کی مجھے پوری طرح سمجھ بوجھ نہیں ہے۔ امن کی نعمت سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اتنا عرصہ بیت چکا ہے!"

37۔ شانسی کی مشرقی سرحد پر تُنگ کُوآن سے ہُوا-اِن تقریباً 14 میل دور ہے۔ مغربی مقدس پہاڑ کی اٹھان کے قریب والے آج تک اس مذکورہ ٹیمپل میں جاتے ہیں۔ ایک تحریر میں یہ تذکرہ یوں ہے "یہ ہُوا-اِن کے ضلعی شہر کے مشرق میں پانچ لی پر واقع ہے۔ اس ٹیمپل میں ہُوا-شان کی تختی ہے جس کو تھانگ شہنشاہ شئین سنگ[713 – 755] نے منقش کیا تھا۔"

38۔ میری "چینی کتابوں کی فہرست" (Luzac & Co. 1908) نمبر 40 دیکھئے۔

39۔ یہ سُن زو میں 29 مشکل قطعات کی بحث ہے۔

40۔ نِنگ پو کے مقام پر فین خاندان کی لائبریری کی فہرست کے ساتھ موازنہ کریں: "اکثر اوقات اس کا تبصرہ مبہم ہوتا ہے؛ یہ کوئی سراغ نکالتا ہے، لیکن کسی مفہوم کی تشکیل نہیں کر پاتا۔"

41۔ ون شی ان تُنگ کاؤ، باب 221۔

42۔ یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں کہ M. Pelliot نے حال ہی میں اس گم شدہ کام کے باب 1، 4 اور 5 "Grottos of the Thousand Buddhas" میں دریافت کئے ہیں۔ دیکھئے .t ،B.E.F.E.O VIII، nos. 3-4، صفحہ 525۔

43۔ شیا، شانگ اور چوؤ۔ اگرچہ سُن زو کے دور میں آخری نام والے شخص کا وجود برائے نام ہی تھا، اس کے پاس طاقت کا نام و نشان بھی مشکل ہے۔ میں اس قطعے کی کوئی اور وضاحت نہیں کر سکتا۔

44۔ دیکھئے چوُلی، xxix 6-10۔

45۔ تُنگ کاؤ، باب 221۔

46۔ لگتا ہے کہ یہ ابھی تک موجود ہے۔ دیکھئے Wylie کے "Notes" صفحہ 91 (نیا ایڈیشن)۔

47۔ حوالہ: تُنگ کاؤ

48۔ اپنے زمانے کا ایک قابلِ ذکر شخص تھا۔ اس کی سوانح عمری سان کُواَو چی کے باب 10 میں دستیاب ہے۔

49۔ دیکھئے باب 11 سُن زو 58 نوٹ۔

50۔ ہوَہن شُو، باب 17 کے آغاز میں۔

51۔ سان کُواَو چی، باب 54۔

52۔ سُنگ شی، باب 365 کے آغاز میں۔

53۔ چند ایک یورپی لوگ جن کو سُن زو کو جاننے کا موقع ملا انھوں نے تعریف کا حق ادا کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں برتی۔ اس ناطے سے، مجھے لارڈ رابرٹس کے ایک خط کا حوالہ دینے پر شاید معاف کر دیا جائے، جنھیں موجودہ کام کے کاغذات اشاعت سے پہلے پیش کئے گئے: "سُن اُو کے زیادہ تر اقوال آج بھی مکمل طور پر قابلِ عمل ہیں، اور نمبر 11 [باب 8 میں] تو اس ملک کے لوگوں کے سیدھا دل پر اثر کرے گا۔"

54۔ باب 140۔

55۔ دیکھئے باب 4، سُن زو 3۔

56۔ اس میں شاید مینشیئس VI.2.ix.2 کی جانب اشارہ ہو۔

57۔ سو چھُوآن۔

58۔ شی چی، باب 25، فولیو 1۔

59۔ موازنہ کریں شی چی، باب 47 کے ساتھ۔

60۔ دیکھئے شُوچنگ، دیباچہ، سُن زو 55۔

61۔ دیکھئے شی چی، باب 47۔

62۔ لُن اِیّ، XV. 1۔

63۔ میں اس بول کا سراغ لگانے میں کامیاب نہیں ہو سکا۔

64۔ مذکورہ بالا

65۔ مذکورہ بالا

66۔ بقیہ چار یوں ہیں پوجا' سوگ' مہمان نوازی' اور تیوہار کی رسمیں۔ دیکھئے شُوچِنگ' 8.III.1.ii اور چوُلی' IX. فولیو 49۔

67۔ دیکھئے باب 8' سُن زو 11 نوٹ۔

68۔ یہ سوچھُوآن کا قدرے مبہم حوالہ ہے' جہاں زو- چھان کہتا ہے: "اگر آپ کے پاس کمخواب کا ایک بڑا خوبصورت ٹکڑا ہے' تو اس کا کچھ بنانے کے لئے آپ کسی نوآموز کو نہیں بولیں گے۔"

69۔ موازنہ کریں تھاؤ تھ چِنگ' باب 31 کے ساتھ۔

70۔ سُن شِنگ-ین نے دوبارہ شاید کنفیوشس کا حوالہ دیا ہے۔ دیکھئے لُن اِیّ 29،30 .XIII۔

71۔ جو شیانگ اِیّ [233 – 202 ق م] کے طور پر زیادہ مشہور ہے۔

72۔ شی چی' باب 47۔

73۔ شی چی' باب 38۔

74۔ دیکھئے باب 8' سُن زو 27' نوٹ۔ تھائی کُنگ کے بارے میں مزید تفصیلات شی چی' باب 32 کے آغاز میں ملیں گی۔ اس روایت کے علاوہ جس کے مطابق وہ چوُ سِن کا وزیر تھا' دو اور بیانات بھی اس کے بارے میں وہاں دیے گئے ہیں' جس کے مطابق وہ ایک معمولی آدمی تھا جسے ون وانگ نے ترقی دی۔

1

منصوبہ بندی

[ساؤ کُنگ کے مطابق اس باب کے عنوان کا مطلب وہ عارضی مشاورتی نشستیں ہیں جو سپہ سالار اپنے ٹیمپل یا کہہ لیں کہ خیمے میں طلب کرتا تھا۔ دیکھیئے ss. 26]۔

۔1۔ سُن زو کہتا ہے : فنِ حرب کسی ریاست کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ 2۔ یہ زندگی اور موت کا مسئلہ ہے ' امن یا پھر تباہی کا راستہ۔ لہٰذا یہ ایک ایسا تحقیق طلب موضوع ہے جسے کسی صورت میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ 3۔ تو فنِ حرب کے پانچ بنیادی اجزاء ہیں ' جن پر غور وخوض کرنا ضروری ہے جب آپ یہ اندازہ لگانے کی کوشش کر رہے ہوں کہ میدانِ جنگ میں کس طرح کی صورت حال پیش آسکتی ہے۔ 4۔ جو یہ ہیں : (1) اخلاقی قانون (2) آسمان (3) زمین (4) سپہ سالار (5) طریقِ کار اور نظم وضبط۔

[بعد کے بیان سے لگتا ہے کہ "اخلاقی قانون" سے سُن زو کی مراد ہم آہنگی کا بنیادی اصول ہے ' بالکل لاؤزو کے تاؤ کے اخلاقی پہلوؤں کے بیان کی طرح۔ عموماً ذہن میں آتا ہے کہ اس سے مراد "اخلاقی حالت" ہو گی ' ss. 13 میں اسے حکمران کا وصف نہیں گردانا گیا]۔

۔6 '5۔ اخلاقی قانون لوگوں کو حکمران کے ساتھ مکمل ہم آہنگ کر دیتا ہے ' تاکہ وہ ہر طرح کے خطرے سے بے خوف اور اپنی زندگیوں سے بے پرواہ ہو کر اس کی اطاعت کریں۔

۔[تُواِیّ نے وانگ زو کا قول نقل کیا ہے : "پیہم مشق کے بغیر ' افسران جنگ کے لئے اکٹھے ہوتے وقت مضطرب اور ڈانواں ڈول ہوں گے ؛ پیہم مشق کے بغیر ' سپہ سالار بحران کے وقت مذبذب اور متامل ہو گا۔"]۔

۔7۔ آسمان کا مطلب ہے دن رات ' سرد گرم ' اوقات اور موسم۔

۔[میرا خیال ہے کہ مبصرین نے یہاں پر غیر ضروری طور پر دو الفاظ کا معمہ بنایا ہے۔ منگ شی آسمان کو سخت اور نرم، کمی و بیشی کا حوالہ کہتا ہے۔ تاہم وانگ شی یہ کہنے میں شاید حق بجانب ہو کہ اس کا مطلب آسمان کی عموعی کیفیت ہے بشمول پانچ عناصر، چار موسموں، ہوا اور بادل اور دوسرے مظاہر کے۔]۔

۔8۔ زمین میں فاصلے، چھوٹے یا بڑے؛ خطرہ اور سلامتی؛ کھلے اور تنگ راستے؛ زندگی اور موت کے امکانات شامل ہیں۔ 9۔ سپہ سالار کا مطلب ہے حکمت کی خوبی، مخلص، خیر اندیشی، جرات اور سختی۔

۔[چینیوں کی پانچ بنیادی خوبیاں ہیں (1) انسانیت یا خیر اندیشی؛ (2) ذھنی راست بازی؛ (3) عزّتِ نفس، ضبطِ نفس یا "موزوں احساس"؛ (4) عقلمندی (5) اخلاص یا نیک نیتی۔ یہاں "عقلمندی" اور "خیر اندیشی" کو "انسانیت یا خیر اندیشی" سے پہلے رکھا گیا ہے، اور "جرات" اور "سختی" کی دو عسکری خوبیوں کی جگہ "ذھنی راست بازی" اور "عزّتِ نفس، ضبطِ نفس یا موزوں احساس" نے لے لی ہے۔]۔

۔10۔ طریقِ کار اور نظم و ضبط سے مراد فوج کی سب ڈویژنوں میں مناسب تقسیم، افسران کے عہدوں کی درجہ بندی، فوجی رسد کے راستوں کی دیکھ بھال اور عسکری اخراجات کا حساب کتاب ہے۔

۔11۔ ہر سپہ سالار کو ان پانچ عنوانات سے آگاہ ہونا چاہیئے : جو یہ جانتا ہے وہ فتح یاب ہو گا؛ جو یہ جانتا ہے وہ ناکام نہیں ہو گا۔

۔12۔ اس لئے اپنی مشاورتوں میں، جب عسکری صورتحال کا جائزہ لیا جا رہا ہو، انھی کی بنیاد پر موازنہ کریں، اس انداز میں: -- 13۔(1) دونوں بادشاہوں میں سے کون اخلاقی قانون سے بھرپور ہے؟
۔[یعنی "اپنی رعایا کے ساتھ ہم آہنگ ہے" 5 .ss کے ساتھ موازنہ کریں]۔

۔(2)۔ دونوں سپہ سالاروں میں سے کس میں قابلیت سب سے زیادہ ہے؟

۔(3)۔آسمان اور زمین سے حاصل ہونے والے فوائد کس کو مل رہے ہیں؟
۔[دیکھئیے ss. 7، 8]۔

۔(4)۔ کس جانب نظم وضبط زیادہ شدّت کے ساتھ لاگو کیا جاتا ہے؟

۔[تُو مُو کا اشارہ ساؤساؤ (155-220 عیسوی) کی حیرت انگیز کہانی کی طرف ہے' جو ایسا سخت گیر اصول پسند تھا کہ ایک دفعہ' کھڑی فصلوں کو نقصان پہنچانے کے خلاف اس کے اپنے بنائے ہوئے قانون کے مطابق' اس نے خود کو سزائے موت سنادی کیونکہ اس کا گھوڑا بدک کر مکئی کے کھیت میں داخل ہو گیا تھا! تاہم اپنا سر اتارنے کی بجائے' اسے قائل کیا گیا کہ اپنے بال کاٹ کر وہ اپنی انصاف پسندی کی تسکین کر لے۔ اس حصّے پر ساؤساؤ کا اپنا تبصرہ خصوصیت کے ساتھ تند ہے: "جب آپ ایک قانون بناتے ہیں' تو دیکھیں کہ اس کی خلاف ورزی نہ ہو؛ اگر کوئی خلاف ورزی کرے تو اس کو سزائے موت ملنی چاہیئے۔"]۔

۔(5)۔ کونسی فوج زیادہ مضبوط ہے؟

۔[اخلاقی طور پر بھی اور جسمانی طور پر بھی۔ جیسا کہ مئی یاؤ- چھن کہتا ہے' کھلی ادائیگی' "جذباتی لگاؤ اور 'بڑے فوجی دستے'"]۔

۔(6)۔ کس جانب افسران اور جوان بہتر تربیت یافتہ ہیں؟

۔[تُواِیّ 'وانگ رُو' کے حوالے سے کہتا ہے: "پیم مشق کے بغیر' افسران جنگ کے لئے اکٹھے ہوتے وقت مضطرب اور ڈانواں ڈول ہوں گے؛ پیم مشق کے بغیر' سپہ سالار بحران کے وقت مذبذب اور متامل ہو گا۔"]۔

۔(7)۔جزااور سزا کے معاملے میں کس فوج میں زیادہ استقلال ہے؟

۔[کس جانب ایک مکمل تیقّن پایا جاتا ہے کہ حقدار کو وہ ملے گا جس کا وہ حقدار ہے اور مجرم کو جلد از جلد سزا ملے گی؟]۔

۔14۔ان سات ملاحظات کی بناپر میں فتح یا شکست کی پیش گوئی کر سکتا ہوں۔
۔15۔جو سپہ سالار میرے مشورے کو توجّہ سے سنے گا اور اس پر عمل کرے گا' فتح یاب ہو گا: --اسے قیادت میں رہنا چاہیئے! جو سپہ سالار میرے مشورے کو توجّہ سے نہیں سنتا اور اس پر عمل نہیں کرتا' شکست سے دوچار ہو گا: --اسے برطرف کر دینا چاہیئے![پیراگراف کی یہ صورت ہمیں یاد دلاتی ہے کہ سُن زو کا مقالہ اس کے مربّی ملکِ اُو کے بادشاہ حِ لُو کے لئے تالیف کیا گیا تھا۔]۔

۔16۔میری مشاورت سے فائدہ اُٹھانے کے ساتھ ساتھ' عام اصولوں سے ہٹ کر حالات سے جو فائدہ حاصل ہو سکتا ہو وہ بھی اُٹھاؤ۔17۔حالات کو دیکھتے ہوئے اپنے منصوبوں میں ردّوبدل کر لینا چاہیئے۔

۔[سُن زو چونکہ عملی طور پر ایک سپاہی تھا لہٰذا اس کے ہاں "کتابی اصول" نہیں ملتے۔ یہاں ہمیں وہ خبردار کر رہا ہے کہ خیالی اصولوں پر ہی مکمل ایمان نہیں باندھ لینا چاہیئے؛ "کیونکہ"' جیسا کہ چھانگ اِیّ نے کہا ہے' "جبکہ حکمتِ عملی کے اہم قوانین مفادِ عامہ کی خاطر واضح طور پر بیان کئے جا سکتے ہیں' میدانِ جنگ میں دشمن کی کاروائیوں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے آپ کو اپنا فائدہ حاصل کرنا چاہیئے"۔جنگِ واٹرلُو کے موقع پر، لارڈ اکسبرِج' جو گھُڑ سوار دستوں کی قیادت پر مامور تھا' ڈیوک آف ولِنگٹن کے پاس یہ جاننے کے لئے گیا کہ آنے والے دن کے لئے اس کے کیا منصوبے اور اندازے تھے' کیونکہ' اس کے مطابق' اگر ناگہاں وہ مسلّح افواج کا سربراہ ہو جائے تو فیصلہ کن لمحات میں وہ نئی منصوبہ بندی نہیں کر پائے گا۔ڈیوک خاموشی سے سنتا رہا اور پھر بولا: "کل کون پہلے حملہ کرے گا -- میں یا بونا پارٹ؟" "بونا پارٹ"' لارڈ اکسبرِج نے جواب دیا۔ "اچھا"' ڈیوک نے بات جاری

رکھی' "بوناپارٹ نے مجھے اپنے ارادوں کے بارے میں کچھ نہیں بتایا: اور چونکہ میری منصوبہ بندی کا انحصار اس کی منصوبہ بندی پر ہے میں تمھیں کیسے بتاؤں کہ میری منصوبہ بندی کیا ہے؟"[1]]۔

۔18۔جنگ دھوکے پر لڑی جاتی ہے۔

۔[اس پُر معنی اور گہری کہاوت کی سچائی ہر سپاہی تسلیم کرے گا۔ کرنل ہنڈرسن ہمیں بتاتا ہے کہ ولِنگٹن 'جو بہت ساری عظیم عسکری خوبیوں کا مالک تھا' اس کی سب سے خاص بات یہ تھی کہ وہ اپنی نقل و حرکت کو غیر معمولی مہارت کے ساتھ چھپا کر دوستوں اور دشمنوں دونوں کو دھوکا دے سکتا تھا۔]۔

۔19۔تو' جب ہم حملہ کرنے کے قابل ہوں تو لگنا چاہیئے کہ حملہ کرنے کے قابل نہیں ہیں؛ اپنی فوجوں کو استعمال کرتے ہوئے ہماری نقل و حرکت محسوس نہیں ہونی چاہیئے؛ جب ہم قریب ہوں تو دشمن کو یہ محسوس کرانا چاہیئے کہ ہم بہت دُور ہیں؛ جب دُور ہوں تو اُسے محسوس کرانا چاہیئے کہ ہم قریب ہیں۔ 20۔ دشمن کو پھُسلانے کے لئے چارہ ڈالو۔ انتشار کا حیلہ کرو اور اسے تباہ کر دو۔

۔[چھانگ اِیّ کے علاوہ سب مبصّرین کہتے ہیں' "جب وہ منتشر ہو' اُسے تباہ کر دو۔" یہ فرض کر لینا فطری ہو گا کہ سُن زو یہاں بھی جنگ میں فریب کے استعمال کی وضاحت کر رہا ہے۔]۔

۔21۔اگر وہ ہر طرح سے محفوظ ہے اس کے مقابلے کے لئے تیار رہو۔ اگر وہ زیادہ مضبوط ہے تو اس کے ساتھ لڑنے سے گریز کرو۔

۔22۔اگر تمھارا مخالف غصیلے مزاج کا ہے' اُسے چڑانے کی کوشش کرو۔ خود کو کمزور ظاہر کرو تا کہ وہ گھمنڈ میں آ جائے۔

۔[تُواِیّ' وانگ رُو کے حوالے سے کہتا ہے کہ ایک اچھا شاطر اپنے دشمن کے ساتھ ایسے کھیلتا ہے جیسے بلی چوہے کے ساتھ کھیلتی ہے' پہلے کمزور اور ساکت ہونے کا ناٹک کرتی ہے اور پھر اچانک اس پر جھپٹتی ہے۔]۔

۔23۔ اگر وہ آرام میں ہے تو اسے آرام مت کرنے دو۔

۔[غالبًا یہی اس کا مطلب بنتا ہے اگرچہ مئی یاؤ- چھن کا نوٹ ہے : "جب کہ ہم آرام کر رہے ہوں' انتظار کرنا چاہیئے کہ دشمن تھک جائے۔" اور اِیّ لان کا نوٹ ہے "اُسے بہلا پھُسلا کر تھکا دو"۔]۔

اگر اس کی افواج متحد ہیں' ان میں تفرقہ ڈال دو۔

۔[اگرچہ یہ تاویل اتنی معقول نہیں لگتی پھر بھی زیادہ تر مبصرین اس کے حق میں ہیں : "اگر بادشاہ اور عوام ہم آہنگ ہیں تو ان کو تقسیم کر دو"۔]۔

۔24۔ اس وقت حملہ کرو جب وہ تیار نہ ہو' وہاں سے نکلو جہاں اسے تمھاری توقع نہ ہو۔

۔25۔ فتح کا پیش خیمہ' یہ عسکری تدابیر قبل از وقت عیاں نہیں ہونی چاہیئں۔

۔26۔ اب وہ سپہ سالار جنگ جیتتا ہے جو لڑائی سے پہلے اپنے ٹیمپل میں بہت سی جمع تفریق کرتا ہے۔

۔[چھانگ اِیّ ہمیں بتاتا ہے کہ قدیم وقتوں میں یہ رواج تھا کہ جو سپہ سالار میدانِ جنگ میں جانے والا ہو اس کے لئے ایک ٹیمپل مختص کر دیا جاتا تھا تاکہ وہ وہاں اپنی مہم کے منصوبوں کی تفصیلات تیار کر سکے۔]۔

وہ سپہ سالار جنگ ہارتا ہے جو قبل از وقت کم جمع تفریق کرتا ہے۔ پس فتح چاہتے ہو تو حساب زیادہ لگاؤ اور شکست چاہتے ہو تو حساب کم لگاؤ۔ کتنا زیادہ حساب لگایا یا سرے سے لگایا ہی نہیں ! یہ وہ نکتہ ہے جس پر غور کر کے میں بتا سکتا ہوں کہ کس کے جنگ جیتنے کے امکانات ہیں اور کس کے ہارنے کے۔

[1]۔ "Words on Wellington"، مصنّف: سر ڈبلیو فریزر

2

جنگ کرنا

۔[ساؤ کُنگ کا نوٹ ہے : "جو جنگ کرنے جا رہا ہے وہ پہلے یہ سوچے کہ اس کی قیمت کیا ہو گی" ' یہ ہمیں ذھنی طور پر تیار کر دے گا کہ اس باب کے عنوان کا وہ مطلب نہیں ہے جو ہم سمجھ رہے ہیں بلکہ یہ بنیادی طور پر طریقوں اور وسائل کا جائزہ لینے کا عمل ہے۔]۔

۔1۔ سُن زو نے کہا : جنگی کاروائی میں ' جہاں میدان میں ایک ہزار ہلکی رتھیں ' اتنی ہی بھاری رتھیں ' اور ایک لاکھ زرہ بکتر سے آراستہ سپاہی '

۔["ہلکی رتھیں" بناوٹ میں ہلکی ہوتی تھیں اور ' چھانگ اِیّ کے مطابق ' حملے کے لئے استعمال ہوتی تھیں ؛ "بھاری رتھیں" بھاری ساخت کی ہوتی تھیں اور دفاع کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے تیار کی جاتی تھیں۔ یہ درست ہے کہ لی چھُوآن کے مطابق آخر الذّکر ہلکی تھیں لیکن اس کا امکان مشکل ہے۔ اس میں دلچسپ بات یہ ہے کہ قدیم چینیوں اور ہومری یونانیوں کے جنگ وجدل میں مشابہت پائی جاتی ہے۔ بہر صورت ' جنگی رتھ ایک اہم عنصر تھی ' جو پیادوں کی ایک مخصوص تعداد کے گروہ کے مرکز میں ہوتی تھی۔ اس حوالے سے ہمیں جو اعداد و شمار ملے ہیں وہ یہ ہیں کہ ہر ہلکی رتھ کے ساتھ 75 پیادے ہوتے تھے ' اور ہر بھاری رتھ کے ساتھ 25 پیادے ' تاکہ پوری فوج ہزار فوجی دستوں میں تقسیم ہو جائے ' اور ہر دستے میں دو رتھیں اور سو سپاہی ہوں۔]۔

ان کے پاس اتنی رسد ہو کہ وہ ایک ہزار لی کا فاصلہ طے کر سکیں '

۔[آج کے دور کا لی 2.78 میل کے برابر ہوتا ہے ' سُن زو کے لحاظ سے موجودہ لی کی لمبائی تھوڑی بہت مختلف ہو سکتی ہے۔]۔

گھر میں اور محاذ پر خرچہ ،بشمول مہمان نوازی کے ، معمولی اشیاء جیسا کے گوند اور رنگ و روغن ،اور رتھوں اور زرہ بکتروں پر ہونے والا خرچہ ،کل ملا کے روز کا ایک ہزار اونس چاندی تک پہنچ جائے گا۔ یہ ہے ایک لاکھ آدمیوں کی فوج بنانے کی لاگت۔ 2۔ جب آپ حقیقی لڑائی میں مشغول ہوں ،اور فتح جلد نہ مل پا رہی ہو ،فوجیوں کے ہتھیار کُند ہو جائیں گے اور ان کا جذبہ پست ہو جائے گا۔ اگر آپ کسی بستی کا محاصرہ کرتے ہیں ،آپ اپنی توانائی خرچ کر دیں گے۔ 3۔ پھر وہی ،اگر کوئی مہم طول پکڑ جاتی ہے ، ریاست کے وسائل پر دباؤ ان کی سکت سے زیادہ ہو جائے گا۔ 4۔ اب جب کہ آپ کے ہتھیار کند ہو چکے ہیں ،حوصلے پست ہو چکے ہیں ،آپ کی قوّت صرف ہو چکی ہے اور خزانہ خرچ ہو چکا ہے ، دوسرے سردار آپ کے مصیبت کے دنوں کا فائدہ اٹھانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوں گے۔ تو کوئی آدمی چاہے وہ کتنا ہی عقلمند کیوں نہ ہو ان نتائج کو جنھیں بہر حال سامنے آنا ہے ان کو نہیں روک سکتا۔ 5۔ پس اگرچہ ہم نے جنگ میں احمقانہ جلد بازی کا تو سن رکھا ہے ،ہشیاری اور طویل التواء کا آپس میں کبھی کوئی رشتہ نہیں رہا۔

۔[کسی بھی مبصر نے اس جامع اور مشکل جملے کی اچھی طرح وضاحت نہیں کی۔ ساؤ کُنگ ،لی چھُوآن ،منگ شی ، تُواِیّ ،تُومُو اور مئی یاؤ- چھن کے نوٹس ظاہر کرتے ہیں کہ کوئی سپہ سالار ، چاہے فطری طور پر احمق ہو ، محض سرعت کے بل بوتے پر جنگ جیت سکتا ہے۔ ح شی کہتا ہے : "جلد بازی ایک احمقانہ فعل ہو سکتی ہے لیکن جس قدر بھی ہو توانائی اور خزانے کا خرچہ بچاتی ہے؛ طویل کاروائیاں چاہے ذہانت سے بھرپور ہوں اپنے ساتھ مصیبت لاتی ہیں۔" وانگ شی نے اس تبصرے کے ساتھ مشکل ٹال دی ہے : "طویل کاروائیوں کا مطلب ہے فوج بوڑھی ہو رہی ہے ، دولت خرچ ہو رہی ہے ، خالی خزانہ اور عوام میں تنگ دستی؛ حقیقی ہوشیاری اس طرح کے مصائب کو وقوع پذیر ہونے سے روکتی ہے۔" چھانگ اِیّ کہتا ہے : "اگر فتح کا حصول ممکن ہو تو احمقانہ جلد بازی حکیمانہ تساہل سے بہتر ہے۔" اب سُن زو کہتا ہے کہ ممکنہ مضمرات کے علاوہ پُر فراست لیکن طویل کاروائیوں کے مقابلے میں بے غور و خوض جلد بازی میں کوئی خوبی نہیں ہے۔ اصل میں جو وہ نہایت محتاط انداز میں کہہ رہا ہے یعنی تیز رفتاری بعض اوقات کوتاہ اندیشانہ ہو سکتی ہے ، تاخیر صرف اور صرف احمقانہ ہی ہو سکتی ہے --- صرف اس وجہ سے کہ اس کا مطلب ہے قوم کو بتدریج مفلسی کی طرف دھکیلنا۔ سُن زو نے یہاں جو نقطہ اٹھایا ہے اس کے حوالے سے ناگزیر فے بی ئس تاخیری کی کلاسک مثال ذہن میں آتی ہے۔ اُس سپہ سالار نے شعوری طور پر ھنی بال کی اپنی زمین

سے کٹی ہوئی فوج کے مقابلے میں رَوم کی قوّت برداشت کا تخمینہ لگایا' کیونکہ اسے لگا کہ ایک اجنبی دیس میں طویل مہم جُوئی کا نقصان ھنی بال کی فوج کو زیادہ ہو گا۔ لیکن یہ ایک کافی بحث طلب سوال ہے کہ کیا اس کی چالیں ہمیشہ کامیاب ثابت ہو سکتی تھیں۔ یہ سچ ہے کہ ان کا الٹاؤ کانائے کی صورت میں ظاہر ہوا؛ لیکن یہ ان کے بارے میں ایک منفی قیاس ہی قائم کرتی ہے۔]۔

۔6۔اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی کہ طویل جنگ وجدل سے کسی ملک کا فائدہ ہوا ہو۔ 7۔جنگ کو اپنے حق میں سُود مند بنانے کے طریقے کو وہی اچھی طرح سمجھ سکتا ہے جو جنگ کی بُرائیوں سے پوری طرح واقف ہو۔

۔[یعنی سرعت کے ساتھ۔ جسے طویل جنگ کے تباہ کن اثرات کا علم ہو وہی جانتا ہے کہ اسے تیزی کے ساتھ اختتام کی طرف لے کر آنا کس قدر ضروری ہے۔ اس تفہیم کے حق میں صرف دو مبصر ہی نظر آتے ہیں' لیکن یہ سیاق و سباق کے منطق میں بہت موزوں بیٹھتی ہے' جبکہ یہ ترجمہ '" جسے جنگ کی برائیوں کا علم نہ ہو وہ اس کے فائدے بھی نہیں سمجھ سکتا' "قطعًا بے معنی ہے۔]۔

۔8۔ایک ماہر سپاہی فوج کی دوسری بھرتی استعمال نہیں کرتا نہ ہی اس کی رسد کی گاڑیاں دو سے زیادہ دفعہ لادی جاتی ہیں۔

۔[ایک دفعہ جب اعلانِ جنگ ہو جائے تو وہ کمک کے انتظار میں قیمتی وقت ضائع نہیں کرتا' نہ ہی وہ اپنی فوج واپس بھجوا کر تازہ دم دستے منگواتا ہے' بلکہ بلا تاخیر دشمن کی سرحد پار کرتا ہے۔ یوں محسوس ہو سکتا ہے کہ مجوّزہ حکمتِ عملی بہت ہی بے باک ہے' لیکن تمام عظیم حکماء' جولیئس سیزر سے لے کر نپولیئن بوناپارٹ تک کے نزدیک' وقت کی اہمیت --- یعنی' اپنے مخالف سے تھوڑا آگے رہنا --- عددی برتری یا رسد کے بہترین حسابات سے بھی زیادہ اہم رہا ہے۔]۔

۔9۔ سامانِ جنگ گھر سے لے کر چلو لیکن چارہ دشمن کا استعمال کرو۔ اس طرح فوج کو اپنی ضروریات کے لئے وافر خوراک مل جائے گی۔

۔[جس چینی لفظ کا ترجمہ یہاں پر "سامانِ جنگ" کے طور پر کیا گیا ہے اس کا لغوی معنٰی "استعمال کی چیزیں" ہے' اور اسے بہت وسیع معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ اس میں خوراک کے علاوہ فوج کا سارا بوجھ شامل ہے۔]۔

۔10۔ سرکاری خزانہ خالی ہو تو فوج کی کفالت فاصلاتی امداد پر کرنی پڑتی ہے۔ فاصلاتی امداد پر فوج پالنے سے عوام کنگال ہو جاتے ہیں۔

۔[اس جملے کا شروع کا حصہ بعد کے حصے کے ساتھ ٹھیک سے نہیں بیٹھتا اگرچہ واضح طور پر کوشش ایسا ہی کرنے کی گئی ہے۔ مزید یہ کہ ترتیب اتنی بے ہنگم ہے کہ میں اس متن میں کچھ گڑبڑ محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکا۔ یوں لگتا ہے کہ جملے کا مفہوم واضح کرنے کے لئے چینی مبصر کبھی بھی اصلاح کی ضرورت محسوس نہیں کرتے' اور ہمیں ان سے کوئی مدد نہیں مل پاتی۔ سُن زو نے چینی الفاظ میں لوگوں کو مفلس کرنے والے عمل کی جس توجیہہ کی طرف اشارہ کیا ہے واضح طور پر اس میں کسی ایسے نظام کا حوالہ ہے جس میں کاشت کار مکئی کی شکل میں امداد فوج کو براہِ راست بھیجتے تھے۔ لیکن فوج کی کفالت کا نزلہ ان پر کیوں گرے سوائے اس کے ریاست یا حکومت اپنی مفلسی کی وجہ سے ایسا کرنے سے قاصر ہو؟]۔

۔11۔ دوسری طرف فوج کا قرب اشیاء کی قیمتیں بڑھ جانے کا سبب بنتا ہے؛ اور زیادہ قیمتیں لوگوں کے مال اسباب کا صفایا کر دیتی ہیں۔

۔[وانگ شی کہتا ہے کہ فوج کے اپنی سرحد پار کرنے سے پہلے ہی قیمتیں چڑھ جاتی ہیں۔ ساؤ کُنگ سمجھتا ہے کہ فوج کے اپنی سرحد پار کرنے کے بعد قیمتیں چڑھتی ہیں۔]۔

۔12۔جب ان کا مال واسباب لٹ جاتا ہے تو کسان طبقے پر جبری وصولیوں کی مصیبت نازل ہو جاتی ہے۔13‘ 14۔لوگوں کے مال واسباب لٹنے اور قوّت کے خرچ ہو جانے کے ساتھ ان کے گھر ننگے ہو جائیں گے ‘اور ان کی آمدنی کے دس میں سے تین حصے ضائع ہو جائیں گے؛

۔[تُومُو اور وانگ شی متفق ہیں کہ لوگوں سے ان کی آمدن کا 3/10 نہیں بلکہ 7/10 چھینا جاتا ہے۔ لیکن متن میں یہ بات ملنا بہت مشکل ہے۔ح شی کا ایک نمایاں ٹیگ ہے : "عوام ریاست کا ضروری حصہ ہونے اور خوراک لوگوں کی جنّت ہونے کی بناپر ‘کیا یہ درست نہیں ہو گا کہ اربابِ اختیار ان دونوں کی قدر کریں اور ان کے معاملے میں محتاط رہیں؟]۔

جبکہ ٹوٹی ہوئی رتھوں‘ بہت زیادہ استعمال کے باعث ضائع ہونے والے گھوڑوں‘ سینہ بند اور خَود‘ تیر اور کمان‘ نیزے اور ڈھالیں‘ حفاظتی لباس‘ چھکڑوں کے بیل اور بھاری گاڑیوں کے حکومتی خرچے اس کے محصولات کا 4/10 ہو جائیں گے۔15۔لہٰذا ایک دانا سپہ سالار بطورِ خاص دشمن کی خوراک استعمال کرتا ہے۔ دشمن کی رسد کا ایک چھکڑا اپنے بیس کے برابر ہوتا ہے ‘اور اسی طرح اس کے چارے کی ایک پِکُل (تقریبًا ایک گٹھڑی) اپنے ذخیرے کی بیس کے برابر ہوتی ہے۔

۔[کیونکہ محاذ تک ایک چھکڑا پہنچانے میں بیس چھکڑے صرف ہو جائیں گے۔پِکُل پیمائش کی اکائی جو 133.3 پاؤنڈ (65.5 کلو گرام) کے برابر ہوتی ہے۔]۔

۔16۔اب دشمن کو مارنے کے لئے ہمارے لوگوں میں غصّہ بھرا ہوا ہونا ضروری ہے؛ یعنی دشمن کو شکست دینے کا کوئی فائدہ حاصل ہو تو‘ انھیں ان کے کام کا صلہ ملنا چاہیئے۔

۔[تُومُو کہتا ہے : "انعامات بہت ضروری ہیں تاکہ سپاہیوں کو پتہ چلے کہ دشمن کو مارنے کا انھیں کوئی فائدہ بھی ہے؛ پس، جو مالِ غنیمت آپ کو ملے، اسے لازماً بطور انعام استعمال کریں، تاکہ آپ کے آدمیوں میں سے ہر کوئی بذاتِ خود لڑائی کا خواہشمند ہو۔"]۔

۔17۔اس لئے رتھوں کی لڑائی میں اگر دس یا اس سے زیادہ رتھیں قبضہ میں آ جائیں، تو وہ اُنھیں بطور انعام دے دیں جنھوں نے سب سے پہلے انھیں قبضے میں لیا تھا۔ دشمن کے جھنڈوں کی جگہ اپنے جھنڈے لگا دیں اور اُن رتھوں کو اپنی رتھوں کے ساتھ ملا کر استعمال کریں۔ پکڑے جانے والے سپاہیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں اور انھیں اچھے طریقے سے رکھیں۔18۔اسے کہتے ہیں مفتوحہ دشمن کو استعمال کر کے اپنی قوّت میں اضافہ کرنا۔
19۔جنگ میں آپ کا سب سے بڑا مقصد فتح ہونا چاہیئے نہ کہ طویل مہم جوئی۔

۔[جیسا کہ حِ شی نے تبصرہ کیا ہے : "جنگ کوئی ہنسی مذاق کی چیز نہیں ہے۔" اس باب سے جو اصل سبق دینا مقصود تھا یہاں سُن زو نے اسے دہرا دیا ہے۔]۔

۔20۔پس یہ جان لینا چاہیئے کہ فوجوں کے قائد کے ہاتھ میں قوم کی تقدیر کا فیصلہ ہوتا ہے۔اسی پر منحصر ہے کہ قوم امن میں رہے گی یا خطرے میں۔

3

فریب کاری کے ساتھ حملہ

۔1۔ سُن زو نے کہا: عملی جنگ کے فن میں، سب سے بہترین چیز یہ ہے کہ پورے کے پورے ثابت و سالم دشمن ملک پر قبضہ کر لیا جائے؛ اِسے تباہ و برباد کر دینا کوئی اتنی اچھی بات نہیں۔ اسی طرح پوری فوج کو قبضے میں لے لینا اُسے تباہ کر دینے سے بہتر ہے، ایک رجمنٹ، کوئی علیحدہ فوجی دستہ یا پوری کی پوری کمپنی گرفتار کر لینا اسے برباد کرنے سے بہتر ہے۔

[سی-مافا کے مطابق ایک آرمی کور کا مترادف نام کی حد تک 12500 آدمیوں پر مشتمل ہوتا تھا؛ ساؤ کُنگ کے مطابق، ایک رجمنٹ کے مترادف میں 500 آدمی ہوتے تھے، ایک علیحدہ فوجی دستہ 100 سے 500 افراد پر مشتمل ہوتا تھا، اور ایک کمپنی کے مترادف میں 5 سے 100 تک آدمی ہوتے تھے۔ تاہم چھانگ اِیّ کے مطابق ایک علیحدہ فوجی دستہ ٹھیک 100 افراد جبکہ ایک کمپنی ٹھیک 5 افراد پر مشتمل ہوتی تھی۔]

2۔ چنانچہ سب جنگوں میں لڑنا اور فتح حاصل کرنا سب سے بڑی فضیلت نہیں ہے؛ سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ دشمن کی مزاحمت کو لڑے بغیر توڑ دیا جائے۔

[یہاں بھی کوئی بھی جدید سٹریٹجسٹ اس قدیم چینی سپہ سالار کے الفاظ کو رد نہیں کرے گا۔ مولٹکی کی عظیم ترین فتح، سِیڈان کے مقام پر فرانسیسی لشکرِ جرّار کی مشروط اطاعت عملاً بغیر کسی خون خرابے کے حاصل کی گئی تھی۔]

3۔ پس سپہ سالاری کی اعلیٰ ترین شکل یہ ہے کہ دشمن کے منصوبوں کو کامیابی سے ہمکنار نہ ہونے دیا جائے؛

[یہاں چینی زبان کے جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں ان کا مطلب صرف دفاعی رویہ نہیں جس کے ذریعے آپ دشمن کے یکے بعد دیگرے پُرفریب منصوبوں کو مات دینے پر اکتفا کر لیں بلکہ جوابی حملہ کرنے کی فعال پالیسی ہے۔ح شی نے اپنے نوٹ میں اسے واضح کر دیا ہے : "جب دشمن نے ہم پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنالیا ہو تو ہمیں پیش بندی کے طور پر اس سے پہلے اس پر حملہ کر دینا چاہیئے۔"]

اور اس کے بعد سب سے اچھی چیز یہ ہے کہ دشمن افواج کا اتصال نہ ہونے دیا جائے؛

[اسے اس کے اتحادیوں سے الگ تھلگ کر دیا جائے۔ ہمیں یہ ہرگز نہیں بھولنا چاہیئے جارحانہ کاروائیوں کی بات کرتے ہوئے سُن زو کے ذہن میں ہمیشہ وہ بہت سی ریاستیں اور جاگیریں ہوتی ہیں جن میں اس دور کا چین بٹا ہوا تھا۔]

اسی ترتیب میں اس کے بعد میدانِ جنگ میں دشمن کی فوج پر حملہ کرنا ہے؛

[جبکہ وہ پورے جوبن پر ہو۔]

اور سب سے بُری پالیسی فصیلوں والے شہروں کا محاصرہ کرنا ہے۔

4۔ اصول یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو فصیلوں والے شہروں کا محاصرہ نہ کیا جائے۔

[عسکریت کے نظریاتی پہلوؤں میں سے ایک اور مضبوط پہلو۔ اگر جنوبی افریقہ کے ولندیزی آبادکاروں نے 1899 میں اس پر عمل کیا ہوتا' اور کِمبرلے' میفکنگ حتیٰ کہ لیڈی سمتھ کے مقابلے میں اپنی قوت ضائع نہ کی ہوتی' تو اس بات کا غالب امکان ہے کہ برطانویوں کے ان کی مخالفت پر تیار ہونے سے پیشتر صورتِ حال ان کے ہاتھ میں ہوتی۔]

زرہیں، متحرک پناہ گاہیں اور دوسرا جنگی ساز وسامان تیار کرنے میں پورے تین ماہ لگ جائیں گے؛

[یہ پوری طرح واضح نہیں ہے کہ جس چینی لفظ کا ترجمہ یہاں بطور "زرہ" کیا گیا ہے اصل میں کیا ہے۔ ساؤکُنگ انھیں سیدھا سادہ "بڑی ڈھالیں" کہتا ہے، لیکن لی چھُوآن سے ہمیں ان کے بارے میں بہتر معلومات مل جاتی ہیں جو کہتا ہے کہ یہ شہر پناہ پر قریب سے حملہ کرنے والوں کے سروں کی حفاظت کے لئے ہوتے تھے۔ یعنی یہ رَومی ٹسٹُوڈو جیسی کوئی بنی بنائی چیز ہوتی تھی۔ تُومُو کہتا ہے کہ یہ حملوں کو پسپا کرنے میں استعمال ہونے والی پہیوں دار گاڑیاں تھیں، لیکن چھن حاؤنے اس کی تردید کی ہے۔ دیکھئے مذکورہ بالا باب 2 (14)۔ شہر پناہ کے بُرجوں کے لئے بھی یہی نام استعمال ہوتا ہے۔ "متحرک پناہ گاہوں" کے بارے میں کئی مبصرین کی وساطت سے ہمیں کافی اچھی وضاحت مل جاتی ہے۔ یہ چار پہیوں پر بنی ہوئی لکڑی کی میزائل پروف چیزیں تھیں، جنھیں اندر سے دھکیلا جاتا تھا، جن پر کچا چمڑا چڑھا ہوتا تھا اور یہ محاصروں کے دوران خندقیں مٹی سے پُر کرنے کی غرض سے آدمیوں کے جتھے دیوار تک لانے لے جانے کے لئے استعمال ہوتی تھیں۔ تُومُو نے اس پر یہ اضافہ کیا ہے کہ اب انھیں "لکڑی کے گدھے" کہا جاتا ہے۔]

اور دیوار کے ساتھ مٹی کے ڈھیر لگانے میں مزید تین ماہ لگ جائیں گے۔

[یہ دشمن کی دیواروں کی اونچائی کے برابر لگائے گئے مٹی کے بڑے بڑے ڈھیر یا پُشتے ہوتے تھے جن کا مقصد اس کے دفاع کے کمزور پہلوؤں کا کھوج لگانا ہوتا تھا، اور اُن قلعہ بند بُرجیوں کو بھی تباہ کرنا جن کا پیچھے ذکر ہو چکا ہے۔]

5۔ اپنی جھلاہٹ پر قابو پانے میں ناکام سپہ سالار چیونٹیوں کے جھنڈ کی شکل میں اپنی فوج کو حملہ کرنے کا حکم دے دے گا،

[ساؤکنگ کی یہ خیرہ کن تشبیہ دیوار پر چڑھتی ہوئی چیونٹیوں کی فوج کے نظارے سے لی گئی ہے۔ مطلب اس کا یہ ہے کہ طویل تاخیر کے باعث جب سپہ سالار کی قوتِ برداشت جواب دے رہی ہو گی تو وہ اپنی جنگی تیاریاں مکمل ہونے سے پہلے ہی اس جگہ پر قبل از وقت حملہ کرنے کی کوشش کرے گا۔]

نتیجتاً اس کے ایک تہائی آدمی مارے جائیں گے جبکہ شہر پر قبضہ ابھی بھی نہیں ہوا ہو گا۔ محاصرہ کرنے کے نتائج اس قدر تباہ کن ہوتے ہیں۔

[اس سے ہمیں تاریخ میں درج ہونے والا تازہ ترین محاصرہ یاد آتا ہے جب پورٹ آرتھر پر جاپانی افواج کو ہولناک نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔]

6۔ اس لئے ایک ماہر سالار دشمن فوج کو بغیر لڑے مغلوب کر لیتا ہے؛ محاصرہ کئے بغیر ہی وہ ان کے شہروں پر قبضہ کر لیتا ہے؛ وہ میدانِ جنگ میں طویل کاروائیوں کے بغیر ہی ان کے سلطنت کا تختہ الٹا دیتا ہے۔

[چِیالِن کا نوٹ ہے کہ وہ صرف حکومت کا تختہ الٹتا ہے' افراد کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا۔ ایک نہایت اعلیٰ درجے کی مثال اُو وانگ ہے' جس نے اِن شاہی سلسلے کا خاتمہ کیا اور "مادر و پدرِ عوام" بھی کہلایا۔]

7۔ اپنی فوجوں کو نقصان پہنچائے بغیر وہ مملکت پر غلبے کی لڑائی لڑے گا' اور اس طرح ایک آدمی بھی نہیں مرے گا اور فتح بھی حاصل ہو جائے گی۔

[چینی متن کے دوہرے مطالب ہونے کی وجہ سے دوسرے حصے کا مطلب بالکل ہی مختلف بھی ہو سکتا ہے؛ "اور اس طرح جو ہتھیار استعمال سے کند نہ ہو جائے اس کی تیزی برقرار رہتی ہے۔"]

یہ ہے طریقہ فریب کاری کے ساتھ حملہ کرنے کا۔ 8۔ یہ جنگ کا اصول ہے کہ اگر ہماری فوج دشمن سے دس گنا زیادہ ہے تو اسے گھیر لیں' پانچ گنا زیادہ ہے تو اس پر حملہ کر دیں؛

[فی الفور، صورتِ حال مزید سازگار ہونے کا انتظار کئے بغیر]

اگر دوگُنا زیادہ ہو تو اپنی فوج کو دو حصوں میں تقسیم کر دیں۔

[تُومُو اس پر اعتراض کرتا ہے؛ اور دراصل پہلی نظر میں یہ جنگ کے ایک بنیادی اصول کی خلاف ورزی لگتی ہے۔ تاہم ساؤکُنگ معلومات دیتا ہے کہ سُن زو کا مطلب کیا ہے : "دشمن سے دوگنا ہوں تو اپنی فوج کا ایک حصہ ہم عام طریقے سے استعمال کر سکتے ہیں اور دوسرا حصہ کسی دوسری طرف خاص انداز میں استعمال کر سکتے ہیں۔" چھانگ اِیّ نے اس نقطے کی مزید وضاحت کی ہے : "اگر ہماری فوج دشمن سے دوگنا زیادہ ہے تو اسے دو ڈویژنوں میں تقسیم کر دینا چاہیئے، ایک دشمن کے سامنے سے آئے اور دوسرا عقب سے حملہ کر دے؛ اگر سامنے والے حملے کا جواب دے گا تو پیچھے سے مارا جائے گا اور اگر پیچھے سے ہونے والے حملے کا جواب دے گا تو سامنے سے مارا جائے گا۔" ' ایک حصہ ہم عام طریقے سے استعمال کر سکتے ہیں اور دوسرا حصہ کسی دوسری طرف خاص انداز میں استعمال کر سکتے ہیں' کہنے کا یہ مطلب ہے۔ تُومُو نے اسے غلطی کہنے میں بہت جلدی کی ہے جبکہ اپنی فوج کو تقسیم کرنا بے قاعدگی لگتا ہے لیکن یہ ایک باقاعدہ جنگی حکمتِ عملی ہے۔]

9۔ اگر دونوں برابر ہوں تو ہم لڑ سکتے ہیں؛

[لی چھُوآن اور اس کے بعد حِ شی نے اس کی مندرجہ ذیل توضیح کی ہے : "اگر حملہ آور اور حملے کا شکار دونوں قوّت میں ایک جیسے ہوں تو صرف قابل سپہ سالار لڑے گا۔"]

اگر ہماری تعداد قدرے کم ہو تو دشمن سے اعراض بہتر ہے؛

[مطلب، "ہم دشمن پر نظر رکھ سکتے ہیں"، مندرجہ بالا کو بہت بہتر کر سکتا ہے؛ لیکن اس انحراف کے حق میں کوئی سند نہیں۔ چھانگ اِیّ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ یہ قول اُسی صورت میں عمل میں لایا جائے گا جب باقی پہلوؤں میں

برابری کی صورت ہو۔ اعلیٰ درجے کی توانائی اور نظم و ضبط سے مقابلہ کرنے کی کوشش کی جائے پھر بھی تعداد کا چھوٹا سا فرق بھاری پڑ جاتا ہے۔]

اگر کسی پہلو سے بھی برابر نہ ہوں تو اس کے مقابلے سے بھاگ جانا چاہیئے۔ 10۔ لہٰذا' اگرچہ ایک چھوٹی فوج کے ساتھ ایک سخت لڑائی لڑی جاسکتی ہے لیکن قبضہ آخر کار بڑی فوج کے ذریعے ہی ہوتا ہے۔ 11۔ اب سالار ہی ریاست کا قلعہ ہے؛ اگر قلعہ تمام پہلوؤں سے مکمل ہو گا؛ ریاست مضبوط ہو گی؛ اگر قلعے میں کوئی نقص ہے تو ریاست کمزور ہو گی۔

[جیسا کہ لی چھُوآن نے بڑی جامعیّت کے ساتھ اسے بیان کیا ہے : "دراڑ کا مطلب ہے کہ کوئی کمی ہے؛ اگر سپہ سالار کی قابلیت میں کوئی کمی ہے (یعنی اگر وہ اپنے کام میں منجھا ہوا نہیں ہے) تو اس کی فوج مضبوط نہیں ہو گی۔"]

12۔ تین صورتوں میں کوئی حکمران اپنی افواج کے زوال کا سبب بنتا ہے :- 13۔ (1) اس بات سے لاعلم کہ اس پر عملدرآمد ممکن نہیں وہ چڑھائی یا پسپائی کا حکم دے دے۔ اِسے کہتے ہیں فوج کو لنگڑا کر دینا۔

[لی چھُوآن کا تبصرہ ہے : "یہ ایسے ہی ہے جیسے آپ کسی اصیل گھوڑے کی ٹانگیں آپس میں باندھ دیں تاکہ وہ سرپٹ دوڑ نہ سکے۔" فطری سی بات ہے کہ ایک ایسا حکمران جو گھر بیٹھ کر دُور سے فوج کو نقل و حرکت سے متعلق ہدایات بھیج رہا ہو اس کے بارے میں لوگ یہی سوچیں گے۔ لیکن مبصرین بالکل الٹ سمجھتے ہیں' اور تھائی کُنگ کا ایک قول نقل کرتے ہیں : "مملکت کو باہر بیٹھ کر نہیں چلانا چاہیئے اور فوج کو ہدایات اندر بیٹھ کر نہیں دی جانی چاہیئیں"۔ بلاشبہ یہ حقیقت ہے کہ کسی جنگی مہم کی مصروفیت کے دوران یا دشمن کا سامنا کرتے ہوئے سپہ سالار کو اپنے فوجی دستوں کے سب سے ہنگامے والے حصے کے بیچ میں نہیں ہونا چاہیئے بلکہ تھوڑا فاصلے پر ہونا چاہیئے۔ بصورتِ دیگر اس بات کا امکان ہے کہ وہ مجموعی صورتِ حال کا غلط اندازہ کر کے غلط احکامات دے ڈالے۔]

14۔(2) فوج کو بھی اسی طرح چلانے کی کوشش کرے جس طرح مملکت کو چلایا جاتا ہے اس بات سے بے نیاز کے فوج کن حالات سے گزر رہی ہے۔ یہ بات سپاہیوں کے ذہنوں میں بے چینی پیدا کرتی ہے۔

[ساؤ کُنگ کے نوٹ کا عمومی ساترجمہ ہے : "فوج کا دائرہ اور دیوانی (سِوِل) دائرہ بالکل مختلف ہیں؛ بچوں کے دستانے پہن کر آپ فوج نہیں چلا سکتے"۔ اور چھانگ اِیؔ کہتا ہے : "انسانیت اور عدل وہ اُصول ہیں جن پر مملکت چلائی جاتی ہے لیکن فوج نہیں؛ دوسری طرف موقع پرستی اور لچک ایسی خوبیاں ہیں جو سِوِل نہیں بلکہ فوجی انتظام و انصرام سنبھالنے کے لئے آپ کے اندر ہونی چاہئیں۔" --- ریاست کے معاملات مسلّمہ ہیں۔]

15۔(3) اچھے بُرے کی تمیز کئے بغیر فوج کے افسر بھرتی کرتا جائے'

[یعنی کوئی احتیاط نہ برتے کہ آدمی کے مقام کا تعین اس کی صلاحیتوں کے مطابق ہو۔]

حالات سے مطابقت اختیار کرنے کے عسکری اصول سے لاعِلم ہونے کی بِنا پر۔ اس سے سپاہیوں کا اعتماد متزلزل ہو جاتا ہے۔

[یہاں میں مئی یاؤ- چھن کو درست سمجھتا ہوں۔ جیسا کہ ss. 13'14 میں ہے' دوسرے مبصرین اسے حکمران کا نہیں بلکہ جو افسران وہ مقرر کرتا ہے ان کا حوالہ سمجھتے ہیں۔ پس تُواِیؔ کہتا ہے : "اگر کوئی سالار مطابقت پذیری کے اصول سے ناواقف ہے' کوئی بااختیار عہدہ اس کے حوالے نہیں کرنا چاہیئے۔" تُومُو کا قول ہے : "ایک ماہر آجر ملازم رکھے گا کسی عقلمند آدمی کو' بہادر آدمی کو' کسی لالچی کو اور کسی احمق کو۔ کیونکہ عقلمند آدمی اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا کر خوش ہو گا' بہادر آدمی کو میدانِ کارزار میں جرات کا مظاہرہ کرنا اچھا لگے گا' لالچی آدمی فوائد سمیٹنے میں تیزی دکھائے گا اور احمق کو موت کا کوئی خوف نہیں ہو گا۔"]

16۔ لیکن جب فوج مضطرب اور بد گُمان ہو' یقیناً دوسرے نواب کوئی نہ کوئی مصیبت کھڑی کریں گے۔ یہ سیدھا سادا فوج میں بد نظمی پھیلانے اور فتح کو دُور پھینک دینے کے مُترادِف ہے۔ 17۔ سو ہمیں معلوم ہونا چاہیئے کہ فتح کے پانچ لوازم ہیں: (1) جیتے گا وہ جسے پتہ ہو کہ کب لڑنا ہے اور کب نہیں۔

[چھانگ اِیؔ کہتا ہے: اگر وہ لڑ سکتا ہے تو وہ جارحانہ پیش قدمی کرتا ہے؛ اگر نہیں لڑ سکتا تو پسپائی اختیار کرتا ہے اور دفاع تک محدود رہتا ہے۔ یہ ثابت شدہ ہے کہ فاتح وہی ہوتا ہے جسے پتہ ہو کہ جارحانہ اقدام کب کرنے ہیں اور کب دفاعی۔]

(2) وہی جیتے گا جسے پتہ ہے کہ اچھی فوج کو کیسے سنبھالنا ہے اور کم تر فوج کو کیسے۔

[جیسا کہ لی چھُوآن اور دوسروں نے تحریر کیا ہے کہ سالار کی صرف یہی صلاحیت نہیں ہوتی کہ وہ اعداد و شمار کا درست اندازہ لگا سکے۔ چھانگ اِیؔ اس بات کو زیادہ اطمینان بخش طریقے سے تفصیل کے ساتھ واضح کرتا ہے: "فنِ حرب استعمال کر کے ایک چھوٹی فوج بڑی فوج کو شکست دے سکتی ہے اور اس کے برعکس بھی ہو سکتا ہے۔ اس میں راز یہ ہے کہ جائے وقوع پر نظر رکھی جائے اور درست لمحات کو ہاتھ سے نکلنے نہ دیا جائے۔ پس اُوؔرُو کہتا ہے: 'فوج اعلیٰ درجے کی ہو تو میدانِ جنگ میں آسانی ہو گی' فوج گھٹیا ہو تو میدانِ جنگ میں مشکل ہو گی'"۔]

(3) وہی جیتے گا جس کی فوج کے تمام مراتب کے لوگ یکساں جوش و جذبے سے بھرپور ہوں۔

(4) وہی جیتے گا جو خود تو تیاری کرتا ہے اور اُس وقت کا انتظار کرتا ہے جب اس کا دشمن تیاری کی حالت میں نہیں ہو گا۔

(5) وہی جیتے گا جس کے پاس فوجی صلاحیت ہو اور اس کا بادشاہ اس کے کام میں مداخلت نہ کرتا ہو۔

[تُواِیّ' وانگ زو کا حوالہ دیتے ہوئے کہتا ہے : " بادشاہ کا کام ہے وسیع تر معنوں میں ہدایات دینا' لیکن لڑائی کے معاملات کے متعلق فیصلے کرنا سپہ سالار کا کام ہے۔" اس بات کی وضاحت کی ضرورت نہیں کہ میدانِ جنگ میں مرکزی حکومت کی غیر ضروری مداخلت کیسے کیسے عسکری نقصانات کا باعث بنی ہے۔ بلاشبہ نپولین کی غیر معمولی کامیابیوں کے پیچھے یہ حقیقت بھی کارفرما تھی کہ وفاق نے کبھی اس کے کام میں رکاوٹ نہیں ڈالی۔]

18۔ تو بات یہ ہے : اگر آپ اپنے دشمن کو جانتے ہیں اور خود کو بھی' آپ کو سینکڑوں لڑائیوں کے نتیجے کے بارے میں بھی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر آپ خود کو جانتے ہیں اور اپنے دشمن کو نہیں تو جتنی فتوحات آپ حاصل کریں گے اتنی ہی شکستیں بھی۔

[لی چھُوآن نے حوالہ دیا ہے فُوچی ان کے کیس کا' جو چِیں کا حکمران تھا' جس نے 383 عیسوی میں ایک بہت بڑی فوج کے ساتھ چِیں (یہ چِیں دوسرا ہے) کے شہنشاہ پر چڑھائی کی۔ جب اُسے خبردار کیا گیا کہ ایسا دشمن جس کو 'شِئے این' اور 'ہوان چُنگ' جیسے لوگوں کی خدمات حاصل ہیں اسے حقیر مت سمجھو' اس نے تکبّر سے جواب دیا : " میری پشت پر آٹھ صوبوں کی عوام ہے' پیادوں اور سواروں کی تعداد دس لاکھ تک پہنچ رہی ہے؛ کیوں' وہ اپنے کَوڑے دریائے 'یانگس-ز' میں ڈال دیں تو بند بندھ جائے گا۔ ایسا کیا ہے جس سے میں ڈروں؟" اس کے باوجود بہت جلد دریائے فئی پر اس کی فوجوں کو شکستِ فاش ہوئی اور اسے پسپائی کے طبل بجاتے ہوئے بھاگنا پڑا۔]

اگر آپ نہ خود کو جانتے ہیں نہ اپنے دشمن کو تو آپ ہر لڑائی ہاریں گے۔

[چھانگ اِیّ نے کہا : " دشمن سے واقف ہونا آپ کو حملہ کرنے کے قابل کر دیتا ہے' خود شناسی آپ کو دفاع کے قابل کر دیتی ہے۔" وہ مزید کہتا ہے : " دفاع کا راز حملہ ہے' حملے کی منصوبہ بندی کرنا دفاع ہے۔" جنگ کے بنیادی اصول کا اس سے بہتر لُبِ لباب حاصل کرنا مشکل ہے۔]

4

شاطرانہ میلانات

[ساؤ کُنگ اس باب کے عنوان کے چینی مطلب کی وضاحت یوں کرتا ہے : "دونوں افواج کی اپنی اپنی جگہ اس غرض سے کوچ اور واپسی کہ ایک دوسرے کے حالات دریافت کر سکیں"۔ تُومُو کہتا ہے : "کسی فوج کے میلانات سے اس کی حالت دریافت کی جاسکتی ہے۔ اپنے میلانات چھپاؤ، تمھارے حالات صیغہ راز میں رہیں گے، اور تمھارا سفر فتح کی جانب ہوگا"؛ اپنے میلانات ظاہر کرو، اور تمھاری حالت ظاہر ہو جائے گی، اور یہ امر آپ کو شکست کی طرف لے کر جائے گا۔" وانگ شی تبصرہ کرتا ہے کہ اچھا سپہ سالار "دشمن کی چالوں کی مناسبت سے اپنے داؤ پیچ میں ردّوبدل کر کے کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔"]

1۔ سُن زو کہتا ہے : قدیم اچھے جنگجو خود کو شکست کے امکان سے ماوراء رکھتے تھے، اور تب وہ دشمن کو شکست دینے کا موقع ملنے کا انتظار کرتے تھے۔ 2۔ خود کو شکست سے بچانا ہمارے اپنے ہاتھ میں ہے، لیکن دشمن کو شکست دینے کا موقع دشمن خود فراہم کرتا ہے۔

[ظاہر ہے ایسا دشمن کی کسی غلطی کی وجہ سے ممکن ہوتا ہے۔]

3۔ اس طرح ایک اچھا جنگجو خود کو شکست سے محفوظ رکھ سکتا ہے، [چھانگ اِیؔ کہتا ہے کہ یہ ممکن بنایا جاتا ہے، "اپنی افواج کے میلانات اور اپنے نقوشِ پا کو چھپا کر اور لگاتار احتیاطی تدابیر سے کام لے کر۔"]

لیکن دشمن کو شکست دینے کی یقین دہانی نہیں کرائی جاسکتی۔ 4۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ کچھ لوگ جانتے ہیں کہ فتح کیسے حاصل کی جاسکتی ہے لیکن وہ یہ کر نہیں پاتے۔ 5۔ شکست سے بچنے کے لئے مدافعانہ تدابیر اختیار کی جاتی ہیں؛ دشمن کو شکست دینے کا مطلب ہے جارحانہ اقدامات کرنا۔

[ss. 1-3 میں اس سے ملتے جلتے ایک اقتباس کا مطلب مجھے کچھ ایسا ہی لگتا ہے باوجود یکہ تمام مبصرین مجھ سے اختلاف کرتے ہیں۔ ان کا مطلب کچھ یوں بنتا ہے ' "جو فتح نہیں کر سکتا وہ دفاع کرتا ہے" ' اور بظاہر معقول لگتا ہے۔]

6۔ دفاعی پوزیشن کمزور ہونے کا عندیہ دیتی ہے؛ حملے کا مطلب ہے بے پناہ طاقت۔

7۔ جو سپہ سالار دفاع کا ماہر ہوتا ہے وہ زمین کے خفیہ ترین گوشوں میں جا کے چھپ جاتا ہے؛

[لفظی مطلب ہے ' "نویں زمین کے اندر چھپتا ہے" ' جو کہ بے انتہا رازداری اور اخفا کا ایک استعارہ ہے ' تاکہ دشمن کو اس کا کوئی اتا پتہ معلوم نہ ہونے پائے۔]

جو حملے کا ماہر ہوتا ہے وہ آسمان کی بلندیوں سے نمودار ہوتا ہے۔

[ایک اور استعارہ جس کا معنٰی ہے کہ وہ اپنے دشمن پر ایسے بجلی کا کوندا بن کر لپکتا ہے کہ اسے تیاری کا موقع ہی نہیں ملتا۔ زیادہ تر مبصرین کی یہی رائے ہے۔]

اس طرح ایک طرف تو ہم اپنی حفاظت کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں اور دوسری طرف ایک مکمل فتح کے۔ 8۔ فتح کو اُس وقت دیکھنا جب وہ ساری دنیا کو نظر آ رہی ہو کوئی طرّۂ امتیاز نہیں ہے۔

[جیسا کہ ساؤ کُنگ نے کہہ رکھا ہے ' "اصل بات ہے پودے کو اُگنے سے پہلے دیکھ لینا" ' یعنی صورتِ حال کو وقوع پذیر ہونے سے پہلے بھانپ لینا۔ لی چھُوآن 'ہن سِن' کی کہانی کا حوالہ دیتا ہے ' اپنے سے کئی گنا بڑے دشمن چھاؤ

پر حملہ کرنے سے پہلے، جو کہ چھنگ-این شہر میں پوری طاقت کے ساتھ مورچہ بند تھا، اس نے اپنے افسروں سے کہا: "حضرات، ہم دشمن کو نیست و نابود کرنے جا رہے ہیں، اور اب رات کے کھانے پر ملاقات ہو گی۔" افسروں نے اس کی بات پر کوئی خاص توجہ نہیں دی، اور مبہم سی رضامندی ظاہر کی۔ لیکن ہن سِن اپنے زبردست منصوبے کی تفصیلات پہلے ہی اپنے ذہن میں تشکیل دے چکا تھا، کیونکہ وہ پیش بینی کر چکا تھا کہ کس طرح وہ اپنے مقابل کو عبرتناک شکست دے کر شہر پر قبضہ کر سکتا تھا۔"]

9۔ نہ ہی یہ کوئی طرّۂ امتیاز ہے کہ آپ لڑیں اور فتح حاصل کریں اور پوری سلطنت کہے "شاباش!"

[تُومُو کے مطابق حقیقی امتیاز یہ ہے: "کہ خفیہ منصوبہ بندی کریں، چھپ چھپا کر نقل و حرکت کریں، دشمن کی چالوں سے بچ نکلیں اور اس کے منصوبوں کو خاک میں ملا دیں، تاکہ آخر کار کامیابی بھی ملے اور خون کا ایک قطرہ بھی نہ بہے۔" سُن زو بہر حال ایسی چیزوں پر اپنی داد و تحسین محفوظ رکھتا ہے کہ دنیا کی کھردری انگلی اور انگوٹھا شاقول کے درست استعمال میں ناکام رہتے ہیں۔

10۔ خزاں والی پوستین اٹھا لینا کوئی طاقت کا مظاہرہ نہیں ہے؛

["خزاں والی پوستین" خرگوش کی فر کو کہا جاتا ہے، جو کہ خزاں میں بہترین ہوتی ہے، جب یہ تازہ تازہ اگنا شروع ہوتی ہے۔ چینی لکھاریوں میں یہ کہاوت بہت عام ہے۔]

چاند سورج کو دیکھ لینا نظر اچھی ہونے کی علامت نہیں ہے؛ بادل کی گرج کو سُن لینے کو اچھی سماعت نہیں کہا جا سکتا۔

[حِ شی نے طاقت، اچھی بصارت اور اچھی سماعت کے حقیقی واقعات بیان کئے ہیں: اُوہُوَ، 250 پتھر (1587 کلو گرام) وزنی تپائی اٹھا لیتا تھا؛ لی چُو، جو کہ سو قدم کے فاصلے پر پڑی ہوئی رائی کے دانے جتنی کوئی چیز بھی دیکھ لیتا تھا؛ اور شِی کھوآنگ، ایک اندھا موسیقار جو کہ مچھر کے قدموں کی چاپ بھی سن سکتا تھا۔]

11۔ پرانے لوگ ایک ہوشیار جنگجو اُسے کہتے تھے جو صرف جیتتا نہیں بلکہ آسانی کے ساتھ جیت جانے کا ماہر ہوتا ہے۔

[آخری نصف حصے کا لفظی ترجمہ یوں بنتا ہے "جو، فتح حاصل کرتا ہے، سبقت لے جاتا ہے آسان فتح حاصل کرنے میں۔" مئی یاؤ- چھن کہتا ہے : "جو صرف سطحی چیزیں دیکھتا ہے وہ اپنی جنگ مشکل سے جیت پاتا ہے؛ جو چیزوں کی ظاہری سطح کے نیچے دیکھتا ہے، آسانی سے جیت جاتا ہے۔"]

12۔ اس لئے اس کی فتوحات اس کی ساکھ میں نہ ہی عقلمندی کا بِلا لگا پاتی ہیں نہ ہی جرات و بہادری کا تمغہ۔

[تُومُو نے اس کی بہت اچھی وضاحت کی ہے : "اس لئے کہ اس کی فتوحات ان حالات کی بنا پر حاصل ہوئی ہوتی ہیں جو منظرِ عام پر نہیں آ پاتے، زیادہ تر لوگوں کو ان کے بارے میں کچھ پتہ نہیں ہوتا، تو اُسے ذہین ہونے کا اعزاز نہیں ملتا، چونکہ دشمن ملک کسی خون خرابے سے پہلے ہی ہتھیار ڈال دیتا ہے تو اس کے سر جرات و بہادری کا سہرا بھی نہیں بندھتا۔"]

13۔ وہ اپنی لڑائیاں اس لئے جیتتا ہے کہ وہ کوئی غلطی نہیں کرتا۔

[چھن حاؤ کہتا ہے : "وہ کبھی غیر ضروری طور پر مارچ کرنے کا نہیں سوچتا، وہ بے ثمر حملوں کے منصوبے نہیں باندھتا۔" چھانگ اِیّ نے ان خیالات کے ربط کی یوں وضاحت کی ہے : "جو صرف طاقت کے بل بوتے پر فتح چاہتا ہے، اگرچہ وہ اتنا باکمال ہو سکتا ہے کہ مقررہ میدان میں دُوبدُو لڑائیاں جیت جائے، بعض موقعوں پر مغلوب بھی ہو سکتا ہے، جبکہ وہ جو مستقبل میں جھانکنے کی کوشش کرتا ہے اور ان حالات کا بھی ادراک کر لیتا ہے جو فی الوقت ظاہر نہیں ہیں، وہ کبھی کوئی فاش غلطی نہیں کرے گا اور اس لئے اس کی جیت طے شدہ ہے۔"]

غلطی نہ کرنا فتح کو یقینی بناتا ہے، یعنی ہارے ہوئے دشمن کو فتح کرنا۔ 14۔ اس لئے ایک اچھا جنگجو خود کو ایسی جگہ پر رکھتا ہے کہ شکست ممکن ہی نہیں رہتی، اور دشمن کی ہار کے فیصلہ کُن لمحات کو چُوکنے نہیں دیتا۔

[تُومُو نے بجا طور پر اسے "تکمیل کی مشاورت" کہا ہے۔ "جگہ" کا مطلب صرف وہ رقبہ نہیں ہے جس پر افواج براجمان ہوں۔ اس میں وہ سارے انتظامات اور تیاریاں شامل ہیں جو ایک سمجھدار سپہ سالار اپنی فوج کو محفوظ رکھنے کے لئے کرتا ہے۔]

15۔ پس جنگ میں فاتح سٹریٹجسٹ حصولِ فتح کے بعد جنگ لڑتا ہے' جبکہ وہ جس کے مقدر میں شکست لکھی ہوتی ہے وہ سمجھتا ہے کہ جنگ لڑنے کے بعد فتح حاصل ہو گی۔

[حِ شی اس ظاہری تضاد کی تشریح یوں کرتا ہے: "جنگ وجدل میں' پہلے ایسی منصوبہ بندی کرو جو فتح کو یقینی بنا دے' اس کے بعد اپنی فوجوں کو لڑائی میں لے کر جاؤ؛ اگر آپ جنگی حکمتِ عملی سے آغاز نہیں کریں گے اور بس طاقت کے اندھا دھند استعمال کے آسرے پر رہیں گے تو فتح یقینی نہیں ہو گی۔"]

16۔ اعلیٰ درجے کا لیڈر اخلاقی اصولوں کے بیج بوتا ہے' اور طریقۂ کار اور نظم وضبط کی سختی سے پابندی کرتا ہے' پس وہ کامیابی کو زیرِ نگیں کر لیتا ہے۔ 17۔ فوجی طریقۂ کار کے حوالے سے' ہمارے پاس ہے' اوّل' پیمائش؛ دوم' مقدار کا اندازہ؛ سوم' حساب؛ چہارم' امکانات کو متوازن کرنا' پنجم' فتح۔ 18۔ پیمائش مرہونِ مِنّت ہے زمین کی؛ مقدار کا اندازہ پیمائش کا؛ حساب مقدار کے اندازے کا؛ امکانات کو متوازن کرنا حساب کا؛ اور فتح امکانات کو متوازن کرنے کی۔

[چینی زبان کی ان چار اصلاحوں میں فرق واضح کرنا آسان نہیں ہے۔ محسوس ہوتا ہے کہ پہلی اصلاح کا مطلب جگہ کی پیمائش اور معائنہ ہے' جس سے ہم دشمن کی طاقت کا اندازہ کرنے کے قابل ہوتے ہیں' اور اس طرح حاصل ہونے والے اعداد وشمار سے حساب لگا سکتے ہیں' اس سے ہم ایک عمومی تخمینہ لگانے کے قابل ہو سکتے ہیں' یا اپنے اور دشمن کے امکانات کا موازنہ کر سکتے ہیں؛ اگر ہم متوقع نتائج کو تبدیل کر دیں تو نتیجہ فتح کی صورت میں نکل سکتا ہے۔ سب سے بڑی مشکل تیسری اصطلاح میں ہے' جس کا چینی زبان میں مطلب کچھ مبصرین کے مطابق اعداد کا

حساب ہے، جس کے باعث یہ تقریباً دوسری اصطلاح کے ہم معنی ہو جاتی ہے۔ شاید دوسری اصطلاح کا مطلب دشمن کی عمومی حالت کا اندازہ لگانا ہو جبکہ تیسری اصطلاح دشمن کی عددی طاقت کا تخمینہ لگانے کے لئے ہو۔ دوسری جانب تُومُو کہتا ہے : "اضافی قوت کا مسئلہ حل کرنے کے بعد، ہم مہارت کی متفرق تدابیر کو رُوبہ عمل لا سکتے ہیں۔" حِ شی اِس تاویل کی تائید تو کرتا ہے لیکن اسے کمزور بھی کر دیتا ہے۔ تاہم اس کے مطابق تیسری اصطلاح کا مطلب عددی حساب ہے۔]

19۔ ایک فاتح فوج ایک شکست خوردہ فوج کے مقابلے میں ایسی ہوتی ہے جیسے ترازو کے ایک پلڑے میں ایک پاؤنڈ کا باٹ رکھ دیا جائے جبکہ دوسری طرف اناج کا صرف ایک دانہ۔

[لفظی ترجمہ کچھ یوں ہے، "ایک فاتح فوج ایسے ہوتی ہے جیسے ایک ای (20 اونس) کا وزن ایک شُو (1/24 اونس) کے مقابل ہو؛ ایک شکست خوردہ ایسے ہوتی ہے جیسے ایک شُو ایک ای مقابلے میں ہو۔" اس میں سادہ سی نکتے کی بات فتح کے وہ ثمرات ہیں جو ایک شکست خوردہ پست حوصلہ فوج کے مقابلے میں ایک منظّم فوج سمیٹتی ہے۔ مینشیئس I.2.ix.2 کے حاشیے میں لیگے نے لکھا ہے کہ ایک ای چوبیس چینی اونس کے برابر ہوتا ہے اور چُو شی کے بیان کی تصحیح کرتا ہے جو اسے صرف 20 اونس کے برابر کہتا ہے۔ لیکن تھانگ شاہی سلسلے کے لی چھُوآن نے یہاں چُو شی والے اعداد ہی دیے ہیں۔]

20۔ فاتح فوج کا بہاؤ ایسے ہوتا ہے جیسے پانی کوئی بند توڑ کر قدِ آدم سے ہزار گنا گہری کھائی میں گر رہا ہو۔

5

توانائی

1۔ سُن زو کہتا ہے : ایک بڑی فوج کا انتظام بھی اسی اصول پر ہوتا ہے جس پر چند آدمیوں کا : بس ان کی تعداد کو تقسیم کرنا ہوتا ہے۔

[یعنی فوج کو رجمنٹوں اور کمپنیوں وغیرہ میں بانٹ کر اپنے ماتحت افسروں کو ان کی قیادت سونپنا۔ تُو مُو اس موقع پر ہن سِن کا وہ مشہورِ زمانہ جواب دہراتا ہے جو اس نے پہلے ہن شہنشاہ کو دیا تھا' جب اُس نے اُسے کہا : "تمھارے خیال میں میں کتنی بڑی فوج کی قیادت کر سکتا ہوں؟" ایک لاکھ آدمیوں سے زیادہ نہیں' جہاں پناہ۔" "اور تم؟" شہنشاہ نے سوال کیا۔ "جی ! "اس نے جواب دیا' "جتنی زیادہ ہو اُتنی اچھی ہے۔"]

2۔ جنگ میں بڑی فوج کی قیادت اور چھوٹی فوج کی قیادت میں کوئی فرق نہیں : بس علامتوں اور اشاروں کا کوئی قانون بنانا پڑے گا۔ 3۔ یہ یقینی بنانا ہو کہ آپ کا سارا لاؤ لشکر دشمن کے حملے کی شدت میں ٹوٹنے اور بکھرنے سے محفوظ رہے —یہ آپ کو بالواسطہ یا بلاواسطہ نقل و حرکت سے ممکن بنانا ہو گا۔

[اب ہم سُن زو کے مقالے کے سب سے دلچسپ حصے کی طرف آتے ہیں' جو کہ ہے چھنگ اور چی کی بحث۔ جیسا کہ اِن دو اصطلاحوں کے مفہوم کو پوری طرح سمجھنا یا ان کے مناسب انگریزی مترادفات کا بغیر کسی تضاد کے استعمال کسی طور بھی آسان نہیں؛ آگے بڑھنے سے قبل بہتر ہو گا کہ اس موضوع پر کچھ مبصّرین کے تبصرے مختصراً پیش کر دیے جائیں۔ لی چھُوآن : "دشمن کا سامنا کرنا چھنگ ہے' راستہ بدل کر پہلو سے نکل جانا چی ہے۔" چیا لِن : "دشمن کی موجودگی میں آپ کے دستے عام طریقے سے صف بستہ ہونے چاہئیں لیکن کامیابی ہاتھ میں کرنے کے لئے آپ کو عام طریقے سے ہٹ کر نقل و حرکت اختیار کرنی پڑے گی۔" مئی یاؤ- چھن : "چی متحرک ہے' چھنگ غیر متحرک ہے؛ غیر متحرک ہونے کا مطلب ہے موقع ملنے کا انتظار کرنا' متحرک ہونا بذاتِ خود ایک

طرح کی فتح ہے۔" حِ شی : "ہمیں دشمن کو یہ سمجھنے پر مجبور کرنا ہو گا کہ ہمارا سیدھا سادا حملہ دراصل کسی خفیہ منصوبہ بندی کا حصہ ہے' اور اسی طرح اس کے برعکس بھی؛ اس طرح چھنگ ہو سکتا ہے چی ہو اور چی ہو سکتا ہے چھنگ ہو۔" وہ ہن سِن کے مشہور کارنامے کی مثال دیتا ہے' جو دکھاوے کے لئے لِن-چِیں (اب شانسی میں چھاؤ-ای) پر چڑھائی کر رہا تھا' اچانک ایک بڑے حصے کو دریائے زرد کے پار لکڑی کے ٹبوں میں ڈال دیا' جس سے اس کا دشمن بدحواس ہو گیا۔[چی ان ہن شُو' باب 3] یہاں بتایا جاتا ہے کہ لِن-چِیں پر چڑھائی چھنگ تھا اور اچانک حرکت چی تھا۔" چھانگ اِیّ مختلف آراء کا خلاصہ یوں بیان کرتا ہے : "عسکری لکھاری چی اور چھنگ کے مطالب پر متفق نہیں۔ وئی لیاؤزو[چوتھی صدی قبل مسیح] کہتا ہے : 'براہِ راست جنگ وجدل میں سامنے سے حملہ کیا جاتا ہے' بالواسطہ جنگ میں حملہ عقب سے کیا جاتا ہے۔' ساؤکُنگ کہتا ہے : 'لڑائی میں سیدھا شامل ہو جانا براہِ راست کاروائی ہے؛ دشمن کے عقب میں آدھمکنا بالواسطہ نقل وحرکت ہے۔' لی وئی-کُنگ[چھٹی اور ساتویں صدی عیسوی] کہتا ہے : 'جنگ میں' سیدھا مارچ چھنگ ہے' اس کے برعکس پُر پیچ حرکت چی ہے۔' یہ لکھاری سیدھا سیدھا چھنگ کو چھنگ اور چی کو چی کہتے ہیں؛ وہ اس بات پر غور نہیں کرتے کہ یہ دونوں آپس میں معنی کا تبادلہ بھی کر لیتی ہیں اور دائرے کے دو پہلوؤں کی طرح ایک دوسرے میں مدغم بھی ہو جاتی ہیں[ذیل میں دیکھئے' ss. 11]۔ تھانگ شہنشاہ تھائی سونگ پر کیا گیا ایک تبصرہ معاملے کی تہہ تک پہنچتا دکھائی دیتا ہے : 'ایک چی حرکت چھنگ بھی ہو سکتی ہے اگر ہم دشمن کو اسے یوں دکھائیں کہ وہ اسے چھنگ پر محمول کرے؛ تو اصل میں ہمارا حملہ چی ہو گا اور اسی طرح اس کے برعکس بھی۔ پتے کی بات یہ ہے کہ دشمن کو الجھا دو' اسے ہمارے ارادوں کا کوئی اندازہ نہیں ہونا چاہیئے۔' اسے شاید تھوڑا وضاحت سے یوں بیان کیا جا سکتا ہے : کوئی بھی حملہ یا دوسری کاروائی چھنگ ہے' جس پر دشمن کی توجہ مرکوز ہو؛ جبکہ جو اسے حیران کر دے یا جس کی اسے توقع نہ ہو وہ چی ہے۔ کوئی ایسی حرکت جو چی تھی اور دشمن کو اس کا پتہ چل جائے' تو فوری طور پر وہ چھنگ میں بدل جاتی ہے"۔]

4۔ یہ کہ آپ کی فوج کا تصادم ایسے ہو جیسے چکی کی سِل کسی انڈے پر دے ماری جائے —یہ خامیوں اور خوبیوں کی سائنس کے ذریعے رُوبہ عمل لایا جاتا ہے۔5۔ کُلی طور پر لڑائی کے عمل میں، براہِ راست طریقہ جنگ میں شامل ہونے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، جبکہ بالواسطہ طریقے سے ہی فتح حاصل ہوتی ہے۔

[چھانگ اِیّ کہتا ہے : "بتدریج بالواسطہ حکمتِ عملی تیار کریں، یا تو اس کے پہلو پر حملہ کر کے یا پھر اس کے عقب میں آ دھمکیں۔" بالواسطہ تدابیر کی ایک شاندار مثال جس نے ایک جنگی مہم کا فیصلہ کر دیا وہ دوسری افغان جنگ میں لارڈ رابرٹ کا پیوار کوتل کے گرد رات کا مارچ تھا۔[1]

6۔ بالواسطہ تدابیر جو اچھے طریقے سے استعمال کی گئی ہوں زمیں و آسمان کی طرح لازوال ہوتی ہیں، دریاؤں اور ندی نالوں کے بہاؤ کی طرح لامتناہی ہوتی ہیں؛ چاند اور سورج کی طرح ان کا غروب ایک نئے طلوع کے لئے ہوتا ہے؛ چار موسموں کی طرح ان کا جانا بھی لوٹ آنے کے لئے ہوتا ہے۔

[تُواِیّ اور چھانگ اِیّ اسے چی اور چھنگ کا ردوبدل سمجھتے ہیں۔ لیکن یہاں پر سُن زو چھنگ کے بارے میں قطعًا بات نہیں کر رہا تاوقتیکہ ہم چھنگ اِیّ- شی ان کی اس بات کے ساتھ متفق نہ ہو جائیں کہ اس سے متعلقہ ایک فقرہ متن سے کھو گیا ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے، بلا شبہ یہ دونوں ایک دوسرے میں اتنی پیچیدگی سے بنے ہوئے ہیں کہ ساری فوجی کاروائیوں میں ان کو ایک دوسرے سے جدا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ یہاں بس ایک عظیم لیڈر کے لامتناہی خزانے کا تمثیلی انداز میں ایک اظہار ہے۔]

7۔ موسیقی کے سر تو پانچ ہی ہیں پر ان کے امتزاج سے اتنی دھنیں وجود میں آتی ہیں کہ ساری زندگی سنتے رہیں تو ختم نہ ہوں۔ 8۔ بنیادی رنگ تو بس پانچ (نیلا، پیلا، سرخ، سفید اور سیاہ) ہی ہیں، لیکن ان کے امتزاج سے اتنے رنگ بنتے ہیں کہ ساری زندگی میں ہم وہ سارے رنگ دیکھ نہیں پاتے۔ 9۔ بنیادی ذائقے تو بس پانچ (کھٹا، ترش، نمکین، میٹھا اور کڑوا) ہی ہیں، لیکن ان کے امتزاج سے اتنے ذائقے بنتے ہیں کہ ہم ساری زندگی وہ سب چکھ نہیں

سکتے۔ 10۔ جنگ میں، حملہ کرنے کے طریقے بس دو ہی ہیں — براہِ راست اور بالواسطہ؛ لیکن ان دونوں کے امتزاج سے لاتعداد چالیں وجود میں آتی ہیں۔ 11۔ براہِ راست آپ کو بالواسطہ کی طرف لے جاتا اور بالواسطہ براہ راست کی طرف، یہ ایسا ہی ہے جیسے دائرے میں چلنا—آپ کبھی آخری سرے پر نہیں پہنچ پاتے۔ کون ہے ایسا جو ان کے امتزاج کے سارے امکانات استعمال کر سکے؟ 12۔ فوجوں کا حملہ سیلاب کی طرح ہوتا ہے جو اپنے ساتھ پتھروں کو بھی بہالے جاتا ہے۔ 13۔ فیصلے کی خوبی باز کی جھپٹ کی طرح ہوتی ہے جو اپنے شکار کو ایک ہی وار میں ختم کر دیتا ہے۔

[یہاں پر چینی متن بہت عجیب ہے اور کئی اہم الفاظ جس سیاق و سباق میں استعمال کئے گئے ہیں وہ مترجم کی بہترین کاوشوں کو بھی خاطر میں نہیں لاتے۔ تُومُو اس لفظ کو یوں بتاتا ہے "فاصلے کی پیمائش اور اندازہ"۔ لیکن یہ معنٰی ss. 15 کی توضیحی تشریح سے بالکل مطابقت نہیں رکھتا۔ اس تعریف کو باز پر منطبق کریں تو مجھے یوں لگتا ہے کہ یہ خود کو قابو میں رکھنے کی جبلّت کو ظاہر کرتا ہے جس کی وجہ سے پرندہ مناسب وقت تک اپنے شکار پر جھپٹنے سے پرہیز کرتا ہے، اور ساتھ ہی ساتھ اپنی قوت فیصلہ استعمال کر کے اس مناسب گھڑی کے آن پہنچنے کا تعیّن کرتا ہے۔ اس سے مشابہ خوبی فوجیوں میں بہت اہم درجہ رکھتی ہے کہ اپنی آگ کو اس وقت تک محفوظ رکھیں جب تک کہ وہ مخصوص لمحہ نہ آ پہنچے جب یہ سب سے زیادہ کارگر ثابت ہو گی۔ جب "وکٹری" ٹرافالگر کے معرکے میں شامل ہوا تو وہ بہاؤ سے بس کچھ ہی زیادہ رفتار کے ساتھ تیر رہا تھا، کئی منٹوں تک اس نے گولیوں اور گولوں کے ایک طوفان کا سامنا کیا تب اس نے بس ایک توپ سے جواب دیا۔ نیلسن بڑے پرسکون انداز میں دشمن کے اپنی پہنچ میں آنے کا انتظار کرتا رہا، جب اس نے جہاز کے ایک ہی رخ سے توپیں داغنے کا عمل شروع کیا تو دشمن کے قریب کے جہاز خوفناک تباہی سے دوچار ہوئے۔]

14۔ ایک اچھے جنگجو کا دھاوا نہایت ہولناک اور فیصلہ بروقت ہوتا ہے۔

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے لفظ "فیصلہ" میں فاصلے کی پیمائش کا حوالہ ہے، یعنی دشمن قریب آ جائے تو وار کرنا۔ لیکن میں یہ سوچنے سے خود کو باز نہیں رکھ پا رہا کہ سُن زو نے اس لفظ کو تمثیلی انداز میں استعمال کیا ہو گا جیسے ہم اپنی زبان میں "تیز اور اچانک" کہتے ہیں۔ حوالے کے طور پر وانگ شی کا نوٹ، جس میں وہ باز کے حملہ کرنے کا طریقہ بیان کرنے کے بعد، مزید کہتا ہے: "اس طرح جنگ میں ایک "نفسیاتی لمحے" کا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔"]

15۔ توانائی ایسے ہے جیسے کمان کا دوہرا ہونا؛ فیصلہ، یعنی تیر چلا دینا۔

[کوئی مبصر بھی اس نکتے کی حقیقت تک پہنچتا نظر نہیں آتا کہ توانائی اور دوہری ہوئی کمان میں بھری ہوئی طاقت جب تک کہ تیر چل نہ جائے ان دونوں میں کیا مشابہت ہے۔]

16۔ لڑائی کے شورش اور ہنگامے کے بیچ یوں لگے کہ انتشار پھیل گیا ہے جب کہ حقیقت میں کوئی انتشار نہ ہو؛ بوکھلاہٹ اور افراتفری کے بیچ، تمھاری صفوں کا کوئی سر پیر نظر نہ آئے پھر بھی یہ شکست کو بھرپور طریقے سے روک رہی ہوں۔

[مئی یاؤ- چھن کہتا ہے: "فوج کی پہلے سے طے شدہ سب ڈویژنیں، سب کے متفقہ بہت سے مختلف سگنل، الگ ہونا اور مل جانا، بکھر جانا اور اکٹھے ہونا، جنگ کے دوران یہ سب کچھ ہوتا ہے، دیکھنے میں یہ بد نظمی کی کیفیت محسوس ہو سکتی ہے لیکن یہ حقیقی بد نظمی نہیں۔ تمھاری صف بندی کا کوئی سر پیر نہ ہو، تمھاری ترتیب درہم برہم ہو، پھر بھی تمھاری افواج کی منزل ہر شک و شبے سے بالاتر ہو۔"]

17۔ مصنوعی بد نظمی مکمل نظم سے مشروط ہے، مصنوعی خوف بہادری سے مشروط ہے، مصنوعی کمزوری طاقت سے مشروط ہے۔

[ترجمے کو قابلِ فہم بنانے کے لئے، اصلی متن کی شدید خلافِ قیاس شکل کو معتدل کرنا ضروری ہے۔ ساؤ کُنگ نے اپنے مختصر نوٹ میں اس کے مفہوم کو سمجھنے کے لئے ایک اشارہ دیا ہے: "یہ ساری چیزیں فارمیشن کو ختم کرتی

ہیں اور کسی کو حالت کو چھپاتی ہیں۔" لیکن تُومُو نے پہلی دفعہ اسے سادہ لفظوں میں بیان کیا: "اگر آپ دشمن کو ورغلانے کے لئے بوکھلاہٹ کا نقلی تاثر دینا چاہتے ہیں، تو پہلے آپ کو خود مکمل طور پر منظّم ہونا ہوگا؛ اگر آپ دشمن کو اپنے جال میں پھنسانے کے لئے بزدلی کا ناٹک کرنا چاہتے ہیں، تو آپ کا انتہائی بہادر ہونا ضروری ہے؛ اگر دشمن کو خوش فہمی میں مبتلا کرنے کے لئے اپنی کمزوری کی نمائش کرنا چاہتے ہیں، تو آپ کا اس سے زیادہ مضبوط ہونا ضروری ہے۔"]

18۔ نظم کو بد نظمی کے لبادے میں چھپانا بس ذیلی تقسیم کا مسئلہ ہے؛

[دیکھیں مذکورہ بالا، ss. 1۔]

بہادری کو بزدلی کے پردے میں چھپانے سے پہلے توانائی کا ایک خفیہ ذخیرہ پہلے سے طے شدہ ہوتا ہے؛

[مبصرین یہاں پر اس باب کے کسی اور مقام کے برعکس ایک چینی لفظ کا بڑی صراحت کے ساتھ ایک مختلف مطلب لیتے ہیں۔ تُومُو کہتا ہے: "دشمن جب یہ دیکھے گا کہ حالات ہمارے حق میں ہونے کے باوجود ہم کوئی قدم نہیں اٹھا رہے تو وہ سمجھے گا کہ ہم واقعی خوفزدہ ہیں۔"]

طاقت کو کمزوری کا نقاب اوڑھانے کے لئے مختلف انتظامات اور تدابیر اختیار کی جاتی ہیں۔

[چھانگ اِیّ اِسے کاؤسُو جو کہ پہلا ہن شہنشاہ تھا اُس کے درج ذیل قصے سے نسبت دیتا ہے: "شی انگ-نُو کو تباہ کرنے کی غرض سے اس نے ان کے حالات کا جائزہ لینے کے لئے جاسوس بھیجے۔ لیکن شی انگ-نُو، جو خبردار تھے، نے بڑی احتیاط کے ساتھ اپنے صحت مند جوان اور پلے ہوئے گھوڑے چھپا دیے، اور صرف ناتواں سپاہی اور لاغر مویشی نظر آنے دیے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ہر جاسوس نے بادشاہ کو حملہ کر دینے کا ہی مشورہ دیا۔ صرف لُوچِنگ نے مخالفت کی اور کہا: "جب دو ممالک جنگ کرنے والے ہوتے ہیں، فطری طور پر وہ اپنی طاقت کی نمود و نمائش کرتے ہیں۔ پر ہمارے جاسوسوں نے صرف بڑھاپا اور ناتوانی دیکھی ہے۔ یہ یقیناً دشمن کی کوئی چال ہے، اور ہمارا ان پر

حملہ کوئی دانشمندانہ فیصلہ نہیں ہو گا۔" شہنشاہ اس کے مشورے کو نظر انداز کرتے ہوئے پھر بھی ان کی چال میں آ گیا اور پُواَو- تھنگ پر اسے پتہ چلا کہ وہ چاروں طرف سے گھِر چکا ہے۔]

19۔ پس جو دشمن کو مصروف رکھنے کا ماہر ہوتا ہے وہ ایک پُرفریب بھیس بنا کر رکھتا ہے جس کے مطابق دشمن پھر عمل کرتا ہے۔

[ساؤکُنگ کا نوٹ ہے "کمزوری اور ضرورتمندی کا دکھاوا کرو۔" تُومُو کہتا ہے : "اگر ہماری فوج دشمن سے بہتر ہے تو اسے ورغلانے کے لئے مصنوعی کمزوری کا مظاہرہ کرو؛ لیکن اگر کمزور ہے تو اسے یہ باور کرایا جائے کہ ہم بہت مضبوط ہیں' ہو سکتا ہے وہ حملہ آور ہی نہ ہو۔ درحقیقت فوج کی ساری نقل و حمل اس طرح ہونی چاہیئے کہ ہم دشمن کو کیا پیغام دینا چاہتے ہیں۔" سُن پِیں (جو کہ سُن اُو کی نسل سے ہی تعلق رکھتا تھا) کا مندرجہ ذیل قصہ نوٹ کریں : 341 قبل مسیح میں' ریاست چی جو ریاست وئی کے ساتھ برسرپیکار تھی' اس نے جنرل پھنگ چِئین کے مقابلے پر تی ان چی اور سُن پِیں کو بھیجا' جو ذاتی طور پر ایک دوسرے کے جانی دشمن تھے۔ سُن پِیں نے کہا : "ریاست چی کی شہرت ہی بزدلی کی ہے' اور اس لئے ہمارے حریف ہمیں حقارت سے دیکھتے ہیں۔ تو ہم اس صورتِ حال کو سمجھنے کے لئے بدل دیتے ہیں۔" اسی تناظر میں جب فوج سرحد پار کر کے وئی کے علاقے میں داخل ہوئی' اس نے حکم دیا کہ پہلی رات ایک لاکھ الاؤ دکھاؤ' اگلی رات پچاس ہزار اور اس سے اگلی رات صرف بیس ہزار۔ پھنگ چِئین بڑے جوش سے ان کا تعاقب کر رہا تھا' وہ سوچ رہا تھا : "مجھے پتہ تھا یہ چی والے بزدل ہیں : ان کی تعداد پہلے ہی آدھی سے زیادہ گھٹ چکی ہے۔" دورانِ پسپائی سُن پِیں ایک تنگ درّے میں آ گیا' جب کہ وہ حساب لگا چکا تھا کہ اس کے تعاقب میں آنے والے وہاں اندھیرا چھا جانے کے بعد پہنچیں گے۔ یہاں اس نے ایک درخت کی چھال اتار کر اس پر یہ الفاظ کندہ کئے : "اس درخت کے نیچے پھنگ چِئین مرے گا۔" تب' جب رات بھیگنی شروع ہوئی تو قریب ہی اس نے تیر اندازوں کا ایک تگڑا دستہ گھات میں بٹھا دیا' اور انھیں ہدایت کی کہ جہاں روشنی دیکھیں ادھر ہی تیر برسانے شروع کر دیں۔ بعد میں' پھنگ چِئین اس جگہ پہنچا' اور اس کی نظر اس

درخت پر پڑی، جو اس پر لکھا تھا وہ پڑھنے کی خاطر اس نے روشنی کی۔ فوراً ہی اس کا جسم تیروں کی ایک بوچھاڑ نے بھر دیا، اور اس کی پوری فوج بوکھلا گئی۔[اس کہانی کا مندرجہ بالا بیان تُومُو کا ہے؛ شی چی کم ڈرامائی انداز میں اور زیادہ تاریخی حقائق کے ساتھ بیان کرتی ہے کہ پھنگ چِئین نے اپنی فوج کو شکست فاش ہونے کے بعد مایوسی کے اضطراب میں خود اپنا گلا کاٹ لیا۔]]

وہ کوئی ایسی چیز قربان کرتا ہے جس پر دشمن جھپٹ سکتا ہے۔

20۔ چارہ پیش کر کے وہ اسے بھگاتا رہتا ہے؛ پھر چنیدہ لوگوں کے ایک دستے کے ساتھ وہ اس کی راہ میں گھات لگا کر بیٹھ جاتا ہے۔

[لی چِنگ کی مجوّزہ تصحیح کے بعد اسی بات کو یوں بیان کیا جا سکتا ہے، "وہ اپنی فوج کے سب سے اہم دستوں کے ساتھ اس کی گھات میں بیٹھ جاتا ہے۔]

21۔ ہوشیار جنگجو توانائی کی مجموعی اثر پذیری پر توجہ دیتے ہیں اور افراد پر زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے۔

[تُومُو کہتا ہے: "سب سے پہلے وہ اپنی فوج کی مجموعی طاقت کو ذہن میں رکھتا ہے؛ اس کے بعد انفرادی صلاحیتوں کو خیال کرتا ہے، اور ہر آدمی کو اس کی قابلیت کے مطابق استعمال کرتا ہے۔ وہ بے صلاحیت آدمی سے کاملیت کا مطالبہ نہیں کرتا۔"]

تو اس کا کمال یہ ہوتا ہے کہ وہ درست لوگوں کا انتخاب کرتا ہے اور ان کی مجموعی طاقت کو استعمال کرتا ہے۔ 22۔ جب وہ مجموعی طاقت کو استعمال کرتا ہے، اس کے جنگجو ایسے ہوتے ہیں گویا لکڑیاں یا پتھر لڑھکتے جا رہے ہوں۔ کیونکہ لکڑی یا پتھر کی یہ فطرت ہے کہ وہ ہموار زمین پر بے حرکت رہتا ہے، اور ڈھلوان پر حرکت میں آ جاتا ہے؛ اگر چوکور ہو تو رک جاتا ہے، اگر گول شکل کا ہو تو لڑھکتا چلا جاتا ہے۔

[ساؤ کُنگ اسے " فطری یا موروثی طاقت کا استعمال " کہتا ہے۔]

23۔ اچھے جنگجو جو توانائی پیدا کرتے ہیں وہ ایسی ہوتی ہے جیسے ہزاروں فِٹ بلند پہاڑ سے کوئی گول پتھر لڑھکتا آ رہا ہو۔ اور اسی قوت سے اپنے نشانے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

[تُو مُو کی رائے میں اس باب کا مرکزی خیال یہ ہے کہ سرعت کے ساتھ بڑھنا اور اچانک حملہ کر دینا۔ وہ مزید کہتا ہے کہ اس طرح چھوٹی فوجوں کے ساتھ بڑے نتائج حاصل کئے جا سکتے ہیں۔]

[1] "ہندوستان میں اکتالیس سال" باب 46۔

6

طاقت اور کمزوریاں

[چھانگ اِیّ نے ابواب کے سلسلے کی وضاحت کچھ یوں کی ہے : "چوتھا باب 'شاطرانہ میلانات پر 'اس میں جارحیت اور دفاع پر بات کی گئی؛ پانچواں باب 'توانائی پر 'براہِ راست اور بالواسطہ طریقوں کا معاملہ نمٹایا گیا۔ایک اچھا سپہ سالار پہلے دفاع اور حملے کے اصولوں سے خود کو رُوشناس کراتا ہے 'اور پھر براہِ راست اور بالواسطہ طریقوں پر توجہ دیتا ہے۔ وہ طاقت اور کمزوریوں کے موضوع پر آنے سے پہلے اِن دو طریقوں کی مختلف شکلوں اور انھیں ملا کر استعمال کرنے کے فن کا مطالعہ کرتا ہے۔ کیونکہ براہِ راست اور بالواسطہ طریقوں کی ضرورت دفاع اور جارحیت میں پیش آتی ہے 'اور پھر طاقت اور کمزوریوں کا تصوّر مذکورہ دو طریقوں پر منحصر ہے۔یہی وجہ ہے کہ موجودہ باب توانائی والے باب کے فوراً بعد رکھا گیا ہے۔"]

1۔ سُن زو کہتا ہے : جو کوئی بھی میدان میں پہلے آتا ہے اور دشمن کا انتظار کرتا ہے 'وہ لڑنے کے لئے تازہ دم ہو گا؛ جو بعد میں آئے اور جلد ہی اسے لڑنا پڑ جائے تو وہ تھک جائے گا۔ 2۔ لہٰذا ہوشیار جنگجو دشمن پر اپنی مرضی مسلط کرتا ہے لیکن دشمن کی مرضی اپنے اوپر مسلط نہیں ہونے دیتا۔

[عظیم سپاہی کی ایک علامت یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنی شرائط پر لڑتا ہے یا پھر لڑتا ہی نہیں۔[1]]

3۔ فائدے کی چیزیں اپنے قبضے میں رکھ کر وہ دشمن کو کسی معاہدے پر مجبور کر سکتا ہے؛ یا 'اسے نقصان پہنچا کر اس کے لئے قریب آنا ہی ناممکن بنا دیتا ہے۔

[پہلی صورت میں 'وہ اُسے کوئی چارہ دکھا کر للچائے گا؛ دوسری صورت میں 'دشمن پر کسی ایسے مقام سے وار کرے گا کہ اُسے دفاعی پوزیشن جانا پڑ جائے گا۔]

4۔ اگر دشمن آسودہ ہے تو وہ اُسے خوفزدہ کرے گا؛

[مئی یاؤ- چھن نے باب 1 ss. 23 کے جو معنی اخذ کئے ہیں اس کے خلاف ثبوت کے طور پر اس قطعے کا حوالہ دیا جاسکتا ہے۔]

اگر اسے خوراک وافر مقدار میں میسر ہے' تو وہ اسے بھوکوں مرنے پر مجبور کر دے گا؛ اگر خاموشی سے پڑاؤ ڈالے بیٹھا ہے تو وہ اسے کوچ کرنے پر مجبور کر دے گا۔

5۔ ایسی جگہ سے نمودار ہو کہ دشمن کو اپنے دفاع کی پڑ جائے؛ پھُرتی سے ان مقامات پر پہنچو جہاں آپ کے پہنچنے کی توقع نہ ہو۔

6۔ فوج لمبے فاصلوں تک بغیر کسی پریشانی کے مارچ کر سکتی ہے بشرطیکہ وہ اس علاقے میں سے گزر رہی ہو جہاں دشمن موجود نہ ہو۔

[ساؤکُنگ نے بڑا اچھا خلاصہ بیان کیا ہے : "خلا میں سے برآمد ہو [ہر روز ایک بلائے ناگہانی کی طرح]' غیر محفوظ جگہ پر چوٹ کرو' جن جگہوں کا دفاع موجود ہو ان سے صرفِ نظر کرو' ان لڑاکا دستوں پر حملہ کرو جنھیں توقع نہ ہو۔"]

7۔ آپ کو اپنے حملے کی کامیابی کا یقین صرف اس صورت میں ہو سکتا ہے جب آپ صرف ان جگہوں پر حملہ کریں جن کا دفاع ندارد ہو۔

[وانگ شی نے "دفاع مفقود والی جگہوں" کی یوں وضاحت کی ہے "کمزور مقامات؛ یعنی' جہاں فوجی سربراہ زیادہ باصلاحیت نہ ہو' یا جوانوں میں جذبہ نہ ہو؛ جہاں دیواریں زیادہ مضبوط نہ ہوں' یا جہاں حفظِ ماتقدم پر زیادہ توجہ نہ

دی جاتی ہو؛ جہاں امداد بہت دیر سے پہنچتی ہو' یا خوراک کی رسد بہت قلیل ہو' یا دفاع پر مامور لوگوں کے آپس میں اختلافات ہوں۔"]

آپ اپنے دفاع کو اسی صورت میں یقینی بنا سکتے ہیں جب آپ ایسی جگہوں پر قابض ہوں جن پر حملہ کرنا ممکن ہی نہ ہو۔

[یعنی جہاں اوپر بیان کی گئی کمزوریوں میں سے کوئی بھی نہ ہو۔ بلکہ بعد والے جملے کی تاویل میں ایک عمدہ نکتہ پنہاں ہے۔ تُومُو' چھن حاؤ اور مئی یاؤ- چھن کے مفروضے کے مطابق اس کا مفہوم کچھ یوں ہو گا: "اپنے دفاع کو نہایت مضبوط بنانے کے لئے ان جگہوں کا بھی دفاع کریں جہاں حملے کا خطرہ نہ ہو؛" اور تُومُو مزید کہتا ہے: "جن پر حملہ ہونا ہو ان سے بھی زیادہ۔" تاہم اگر یوں سمجھا جائے تو یہ حصہ پہلے حصے کے ساتھ ٹھیک سے نہیں بیٹھتا-- -ایک نہایت متضاد انداز میں ہمیشہ اس کا لحاظ کیا جاتا ہے جو کہ چینیوں میں بالکل فطری ہے۔ لہٰذا چھانگ اِیّ جب یہ کہتا ہے تو قریب تر محسوس ہوتا ہے: "وہ جو حملہ آور ہونے کا گُر جانتا ہے آسمان کی بلند ترین چوٹیوں سے آپ کے سامنے آ نمودار ہوتا ہے[دیکھئے باب 4 ss.-7]' دشمن کے لئے ناممکن بنا دیتا ہے کہ وہ اُسے روک سکے۔ اگر یہ درست ہے تو' مقامات جن پر میں حملہ کروں گا بعینہٖ وہ ہیں دشمن جن کا دفاع کرنے کی قدرت نہیں رکھتا۔-- وہ جو دفاع کا ماہر ہوتا ہے زمین کے خفیہ ترین گوشوں میں جا چھپتا ہے' دشمن کے لئے اس کا اتا پتہ ڈھونڈنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ اگر یہ درست ہے تو' مقامات جن پر میں اپنی گرفت رکھوں گا بعینہٖ وہ ہیں جن پر دشمن حملہ کر ہی نہیں سکتا۔"]

8۔ لہٰذا حملے کا ماہر سالار وہ ہے جس کے مخالف کو پتہ ہی نہ ہو کہ دفاع کس چیز کا کرنا ہے' اور دفاع کا ماہر وہ ہے جس کے مخالف کو پتہ ہی نہ ہو کہ حملہ کس پر کرنا ہے۔

[ایک ایسا مقولہ جو فنونِ جنگ کے دریا کو کوزے میں بند کر دیتا ہے۔]

9۔ اے پُر اسراریت اور رازداری کے فن ! تمھارے ذریعے ہم نظروں سے اوجھل ہونا سیکھتے ہیں، تمھارے ذریعے ہم ناقابلِ سماعت بننا سیکھتے ہیں؛

[لغوی طور پر، "بغیر شکل یا آواز کے،" لیکن بلاشبہ یہ دشمن کے حوالے سے کہا جاتا ہے۔]

اور اس طرح دشمن کی تقدیر ہمارے ہاتھوں میں ہو گی۔ 10۔ بالکل ممکن ہے کہ آپ پیش قدمی کریں اور آپ کو کسی مزاحمت کا سامنا نہ کرنا پڑے، اگر آپ دشمن کے کمزور مقامات کی جانب رواں ہیں؛ یہ بھی ممکن ہے کہ آپ پسپا ہوں اور تعاقب سے محفوظ رہیں، اگر آپ کی نقل و حرکت دشمن سے زیادہ تیز رفتار ہو۔ 11۔ اگر ہمیں لڑنا ہے تو ہم دشمن کو لڑائی میں شامل ہونے پر مجبور کر سکتے ہیں چاہے اس نے بلند و بالا پشتوں کے پیچھے پناہ لے رکھی ہو یا گہری خندقوں میں۔ ہمیں بس اتنا کرنا ہے کہ کسی اور ایسی جگہ پر حملہ کر دیں جس کو اسے بہر صورت بچانا ہو۔

[تُومُو کہتا ہے : "اگر حملہ آور فریق دشمن ہے، تو ہم اس کے رابطے کاٹ سکتے ہیں اور اس راستے پر قبضہ جما سکتے ہیں جس سے اسے واپس جانا ہے؛ اگر حملہ آور فریق ہم خود ہیں، تو اپنے حملے کا رخ خود ان کے بادشاہ کی طرف کر سکتے ہیں۔" یہ واضح ہے کہ سُن زو جنوبی افریقی ولندیزیوں کے ساتھ ہونے والی آخری جنگ کے جرنیلوں کے طرح سامنے سے حملہ کرنے پر یقین نہیں رکھتا تھا۔]

12۔ اگر ہم نہیں لڑنا چاہتے، تو ہم دشمن کو اس سے روک سکتے ہیں کہ وہ ہمیں الجھائے چاہے ہمارے پڑاؤ کی ابھی صرف لکیریں ہی کھدی ہوں۔ ہمیں بس اتنا کرنا ہے کہ اس کے راستے میں کوئی عجیب و غریب صورت حال پیدا کر دیں۔

[اس انتہائی جامع بیان کو چِیالِن نے بڑے کمال سے اپنے الفاظ میں یوں بیان کیا ہے : "چاہے ہم نے نہ کوئی دیوار تعمیر کی ہو اور نہ ہی کوئی خندق کھودی ہو۔" لی چھُوآن کہتا ہے : "ہم عجیب اور غیر معمولی طریقوں سے اسے الجھن میں ڈال سکتے ہیں؛" اور تُومُو بڑی عرق ریزی کے بعد آخر کار تین توضیحی حکایتوں کی مدد سے اس کا مطلب

اخذ کرنے میں کامیاب ہو گیا— ایک چُو- کو لیانگ کی ہے' جس نے یانگ-ہِنگ پر قبضہ کرتے وقت اور سی-ماای کا حملہ ہونے سے کچھ ہی دیر پہلے' اپنے جھنڈے سر نگوں کر دیے' جنگ کے طبل بجانے بند کر دیے' شہر کے دروازے مکمل کھول دیے' جہاں چند ایک آدمی صفائی اور چھڑکاؤ کرتے ہوئے نظر آ رہے تھے۔اس غیر متوقع کاروائی کا خاطر خواہ نتیجہ برآمد ہوا؛ کیونکہ سی-ماای نے' اس شبے میں کہ دشمن گھات لگا کر بیٹھا ہو سکتا ہے' اصل میں اپنی فوجیں واپس بلا لیں اور پسپائی اختیار کی۔ لہٰذا سُن زو جس چیز کا پرچار کر رہا ہے وہ بس اتنی ہی ہے کہ "پُر فریب دھونس" کا بروقت استعمال کیا جائے۔]

13۔ دشمن کے ارادوں کی کھوج لگا کر اور خود غائب رہ کر' ہم اپنی افواج کو مرتکز رکھ سکتے ہیں جبکہ دشمن افواج لازمًا منقسم ہونی چاہئیں۔

[اس کا مطلب شاید واضح نہیں ہے' لیکن چھانگ اِیّ (مئی یاؤ- چھن کے بعد) بجا طور پر اس کی وضاحت یوں کرتا ہے : " اگر دشمن کے ارادے عیاں ہیں' ہم ایک اکائی میں اس پر چڑھائی کر سکتے ہیں؛ جبکہ ہمارے ارادے پوشیدہ رہیں' دشمن کو ہر پہلو سے متوقع حملے کو روکنے کے لئے اپنی فوج کو بہر حال تقسیم کرنا پڑے گا۔"]

14۔ ہم ایک متحد اکائی تشکیل دے سکتے ہیں جب کہ دشمن کا ٹکڑوں میں بٹ جانا ضروری ہے۔ لہٰذا ایک کامل وجود کا ایک کامل وجود کے مختلف حصوں کے ساتھ مقابلہ ہو گا' جس کا مطلب ہے کہ ہمارے بہت سے دشمن کے چند ایک کے مقابلے پر ہوں گے۔ 15۔ اور اس طرح اگر ہم ایک بہتر فوج کے ساتھ ایک کم تر فوج پر حملہ کرتے ہیں تو ہمارے مخالفین انتہائی مشکل میں پھنس جائیں گے۔16۔ وہ جگہ جہاں ہم لڑنے کا ارادہ رکھتے ہیں کسی کو اس کی خبر نہیں ہونی چاہیئے؛ کیونکہ اس صورت میں دشمن کو بہت سے مقامات پر ممکنہ حملے سے بچنے کے لئے تیاری کرنا پڑے گی؛

[شَیری ڈن نے ایک دفعہ جنرل گرانٹ کی فتوحات کی وجہ بیان کرتے ہوئے کہا تھا" جبکہ اس کے دشمن یہ اندازہ لگانے میں مصروف رہتے تھے کہ وہ آئندہ کیا کرنے والا ہے' وہ اس سوچ میں رہتا تھا کہ خود اس نے اب کیا کرنا ہے۔"]

اور اس طرح اس کی فوجیں بہت سی سمتوں میں بٹ جائیں گی' تو کسی بھی ایک وقت پر ہمیں جس تعداد کا سامنا کرنے پڑے گا وہ نسبتاً کم ہو گی۔ 17۔ کیونکہ دشمن اپنا ہراول مضبوط کرے گا تو اپنا عقب کمزور کر بیٹھے گا؛ اپنا عقب مضبوط کرے گا تو ہراول کمزور کر لے گا؛ اپنا میمنہ مضبوط کرے گا تو میسرہ کمزور کر لے گا؛ میسرہ مضبوط کرے گا تو میمنہ کمزور ہو جائے گا۔ اگر وہ ہر جگہ کمک بھیجے گا تو ہر جگہ وہ کمزور ہو جائے گا۔

[فریڈرکِ اعظم کی **اپنے سالاروں کو ہدایات** میں ہم نے پڑھ رکھا ہے : "ایک دفاعی جنگ ہمیں دھوکہ دے کر پے در پے علیحدہ دستے بھیجنے پر مجبور کر دے گی۔ جن سالاروں کا تجربہ کم ہوتا ہے وہ ہر مقام کا دفاع کرنے کی کوشش کرتے ہیں' جب کہ وہ جو اپنے پیشے کا بہتر علم رکھتے ہیں' صرف اہم چیز پر نظر رکھتے ہیں' ایک فیصلہ کن وار سے بچاؤ کرتے ہیں' اور بڑے نقصان سے بچنے کے لئے چھوٹے چھوٹے نقصانات برداشت کر جاتے ہیں۔"]

18۔ ممکنہ حملوں کی تیاری کے عمل میں عددی کمزوری پیدا ہو جاتی ہے؛ عددی طاقت اپنے مخالف کو اس بات پر مجبور کرنے سے آتی ہے کہ وہ ہمارے خلاف اس نوعیت کی تیاری کرے۔

[کرنل ہینڈرسن کے الفاظ میں اعلیٰ ترین سپہ سالاری یہ ہے " دشمن کو اپنی فوج بکھیرنے پر مجبور کر دینا' اور پھر بدلے میں ہر جزو کے مقابلے پر ایک اعلیٰ فوج مرتکز کر دینا۔"]

19۔ جب آنے والی جنگ کے وقت اور مقام کا پتہ ہو تو ہم بڑی دُور سے ہی لڑنے کے لئے مرتکز ہو سکتے ہیں۔

[بظاہر سُن زو کے ذہن میں کچھ ایسا ہے کہ فاصلوں کا حساب ایسی عمدگی سے کیا جائے اور ایسی ماہرانہ حکمتِ عملی مرتّب کی جائے جو سپہ سالار کے لئے طویل اور تیز مارچ کی غرض سے فوج کو تقسیم کرنا ممکن بنا دے تاکہ بعد میں

نہایت درست مقام اور درست وقت پر سب ملیں اور زبردست قوت کے ساتھ دشمن کا سامنا کریں۔ عسکری تاریخ میں درج متعدد کامیاب سنگموں میں سے سب سے زیادہ ڈرامائی اور فیصلہ کن واٹرلُو کے میدان میں فیصلہ کن لمحات میں بلچر (Blucher) کا نمودار ہونا ہے۔]

20۔ لیکن اگر نہ وقت کا پتہ ہو نہ جگہ کا، تو میسرہ میمنے کی مدد کرنے سے بالکل قاصر ہوگا، اور بالکل اتنا ہی میمنہ میسرے کی مدد سے قاصر ہوگا، ہراول عقب کی اعانت کرنے کے قابل نہیں ہوگا، یا عقب ہراول کا ساتھ نہیں دے پائے گا۔ تو فوج کے بعید ترین حصے جو ایک سو (100) لی (Li) کے فاصلے پر ہوں اور قریب ترین بھی جو چند ایک لی کے فاصلے پر ہوں وہ کیا کر لیں گے۔

[آخری جملے کے چینی متن کی درستگی میں کچھ جھول ہے، لیکن ایک ذہنی خاکہ جو ہمیں بنانا ہے جو غالبًا کچھ ایسا ہے کہ ایک فوج جو الگ الگ کالموں کی شکل میں ایک مقررہ مقام اتصال کی طرف بڑھ رہی ہے اور ہر ایک کے پاس ایک مقررہ تاریخ تک پہنچنے کے احکامات ہیں۔ اگر سپہ سالار مختلف الگ الگ دستوں کو بے ترتیب آگے بڑھنے کو کہتا ہے، وقت اور ملاقات کے مقام کے واضح احکامات کے بغیر، دشمن پوری فوج کو چُن چُن کے مار دے گا۔ یہاں پر چھانگ اِیّ کے نوٹ کا حوالہ قابلِ ذکر ہے: "اگر ہمیں اس جگہ کا نہیں پتہ جہاں دشمن نے جمع ہونا ہے یا اس دن کا علم نہیں جب جنگ میں شامل ہوگا تو ہمارا اتحاد ہماری دفاعی تیاریوں کے ہاتھوں ضبط ہو جائے گا اور ہماری پوزیشنیں غیر محفوظ ہوں گی۔ اچانک ایک طاقتور دشمن کو سامنے پا کر ہم گھبرائے ہوئے پریشان حالوں جنگ کے عین بیچ میں خود کو پائیں گے، اور بازوؤں کے درمیان باہمی تعاون ممکن نہ ہوگا، ہراول دستہ ہو یا عقب، خصوصًا اگر فوج کے سب سے آگے والے اور سب سے پیچھے والے حصوں میں بہت زیادہ فاصلہ ہو تو۔"]

21۔ اگرچہ تعداد کے اعتبار سے یُواے کے فوجی ہم سے زیادہ ہیں، لیکن فتح کے معاملے میں انھیں اس کا کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔ تو میں کہتا ہوں کہ حصولِ فتح ممکن ہے۔

[یہ دلیری سے معمور کلمات ‘افسوس! دونوں ریاستوں کی دیرینہ عداوت اُو کی کھوچی ان کے ہاتھوں 473ق م میں شکستِ فاش اوراِس کے یُواے میں ضم ہو جانے پر ختم ہوئی۔ بلاشبہ یہ سُن زو کی موت کے بہت بعد کی بات ہے۔اس کے موجودہ دعوے کے باب 4 ss. 4 کے ساتھ موازنے کے ساتھ صرف چھانگ اِیّ نے ایک بظاہر تضاد کی طرف اشارہ کیا ہے ‘اور وہ یوں بیان کرتا ہے : "شاطرانہ میلانات والے باب میں کہا گیا ہے ‘آپ کو کسی ایسے طریقے کا علم بھی ہو سکتا ہے جس میں آپ فتح کی قدرت رکھے بغیر اسے حاصل کر سکتے ہوں۔'اس کی تشریح یہ ہے کہ پہلے باب میں ‘جس میں جارحیت اور دفاع زیرِ بحث ہیں’ یہ کہا گیا ہے کہ اگر دشمن پوری طرح تیار ہے ‘تو آپ یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتے کہ آپ اُسے ہرا سکتے ہیں۔ جبکہ زیرِ مطالعہ قطعۂ تحریر میں بالخصوص یُواے کے فوجیوں کا حوالہ ہے جن کو ‘سُن زو کے حساب سے ‘سر پر آئی مشکل کے وقت اور مقام سے بے خبر رکھا جائے گا۔ اسی وجہ سے یہاں وہ کہتا ہے کہ حصولِ فتح ممکن ہے۔"]

22۔ عددی طور پر دشمن چاہے ہم سے طاقتور ہو ‘ہم اسے لڑنے سے باز رکھ سکتے ہیں۔ ایسی سکیم بناؤ کہ اس کے منصوبے اور ان منصوبوں کی کامیابی کے امکانات کا تمھیں علم ہو جائے۔

[چیالِن نے اس کی متبادل تحریر پیش کی ہے : "ایسے سارے منصوبوں کی قبل از وقت معلومات حاصل کر لو جو ہماری کامیابی اور دشمن کی ناکامی کا باعث بن سکتے ہیں۔"]

23۔اُسے مشتعل کرو ‘اور اس کے فعال اور غیر فعال ہونے کے پیچھے کارفرما اصول سیکھ لو۔

[چھانگ اِیّ ہمیں بتاتا ہے کہ اس طرح پریشان کئے جانے پر دشمن جو خوشی یا غصے کا اظہار کرتا ہے اُس کو نوٹ کر کے ‘ہم یہ نتیجہ اخذ کرنے کے قابل ہو سکیں گے کہ اس کی پالیسی چھپ کے رہنا ہے یا اس کے برعکس۔اس نے چُواو-کُو لیانگ کے فعل کی مثال پیش کی ہے ‘جس نے سی-ماای کو اس کے تدریجی انقلاب والی (Fabian) تدابیر سے اُکسا کر باہر لانے کے لئے اُسے عورتوں کی اوڑھنی کا حقارت آمیز تحفہ بھیجا۔]

اس کی غیر محفوظ جگہیں جاننے کے لئے اس مجبور کرو کہ وہ خود کو عیاں کر دے۔ 24۔ بڑی ہوشمندی کے ساتھ اپنی فوج کا موازنہ دشمن کی فوج کے ساتھ کرو تا کہ تمھیں علم ہو سکے کہ کہاں تم بہت مضبوط ہو اور کہاں کمی ہے۔

[موازنہ کریں باب 4 ss. 6 کے ساتھ]

25۔ شاطرانہ میلانات بنانے میں جو سب سے بڑا کمال آپ کر سکتے ہیں وہ انھیں چھپا کر رکھنا ہے۔

[ترجمے کے عمل میں اس ظاہری تضاد والی بات کا سارا تیکھا پن ہی اُڑ گیا ہے۔ چھپانے کا مطلب شاید حقیقت میں غیر مرئی ہو جانا نہیں (دیکھئے مذکورہ بالا ss. 9) بلکہ جو منصوبے آپ نے اپنے ذہن میں تشکیل دے رکھے ہیں' ان کے مطابق آپ کیا کرنے والے ہیں ان کی بھنک نہ پڑنے دینا ہے۔]

اپنے میلانات چھپا کر رکھیں' تو آپ مکار ترین جاسوسوں کی نظر سے بھی محفوظ رہیں گے اور ذہین ترین دماغوں کی سازشوں سے بھی۔

[تُومُو نے یوں وضاحت کی ہے : " چاہے دشمن کے پاس بہت ہوشیار اور قابل افسر موجود ہوں' وہ ہمارے خلاف کوئی منصوبہ بندی نہیں کر پائیں گے۔ "]

26۔ دشمن کے اپنے منصوبوں میں سے فتح کشید کر کے انھیں کیسے پیش کی جا سکتی ہے --- یہ ایسی چیز ہے جو عوام نہیں سمجھ سکتے۔

27۔ سب لوگ دیکھ سکتے ہیں کہ میں نے کن تدابیر کے ذریعے فتح حاصل کی لیکن وہ فوجی حکمتِ عملی جو بتدریج فتح تک لے کر جاتی ہے وہ کسی کو نظر نہیں آ سکتی۔

[یعنی جنگ میں جیت کے ظاہری اسباب ہر کوئی دیکھ سکتا ہے؛ جو وہ نہیں دیکھ پاتے وہ جنگ سے پہلے منصوبوں اور ان کے امتزاج کا ایک طویل سلسلہ ہے۔]

28۔ جن تدابیر سے آپ ایک دفعہ فتح یاب ہوئے انھی کو دہراتے نہ چلے جائیں' حالات کے لامتناہی تنوّع کے تحت طریقے اختیار کریں۔

[جیسا کہ وانگ شی نے حکیمانہ تبصرہ کیا ہے: "فتح کا صرف ایک ہی بنیادی اصول ہے' لیکن وہ تدابیر جو اس تک لے کر آتی ہیں ان کی تعداد لامتناہی ہے۔" اس کے ساتھ کرنل ہینڈرسن کا موازنہ کریں: " فوجی حکمتِ عملی کے چند ایک سادہ سے اصول ہیں۔ انھیں سیکھنے کے لئے بس ایک ہفتہ درکار ہے۔ وہ جانی پہچانی مثالوں اور درجن بھر خاکوں کی مدد سے سکھائے جا سکتے ہیں۔ لیکن ایسا علم کسی شخص کو نپولین کی طرح فوج کی کمانڈ کرنا نہیں سکھا سکتا بالکل ایسے ہی جیسے گرامر کا علم رکھنے کا یہ مطلب نہیں کہ آپ گبن (Gibbon) کی طرح لکھ سکتے ہیں۔"]

29۔ عسکری تدابیر پانی کی طرح ہوتی ہیں؛ کیونکہ پانی اپنے فطری راستے پر بلندی سے پستی کی طرف تیز رفتاری سے رواں دواں ہوتا ہے۔

30۔ تو جنگ میں طریقہ یہ ہے کہ مضبوط پہلو سے صرفِ نظر کیا جائے اور کمزور پہلو پر وار کیا جائے۔

[جیسے پانی سب سے کم مزاحمت کرنے والا راستہ اپناتا ہے۔]

31۔ پانی جس زمین پر بہتا ہے اس کے مطابق اپنا راستہ تشکیل دیتا ہے؛ سپاہی کو جیسے حریف کا سامنا ہوتا ہے اس کے لحاظ سے اپنی فتح کا راستہ ہموار کرتا ہے۔ 32۔ اس لئے' جس طرح پانی کوئی مستقل شکل اختیار نہیں کرتا' ایسے ہی جنگ میں بھی کوئی مستقل صورت حال نہیں ہوتی۔ 33۔ جو اپنے مقابل کو دیکھ کر اس کے مطابق اپنی تدابیر میں ردّ و بدل کر سکتا ہے اور اس طرح جیت تک پہنچنے میں کامیاب ہو جاتا ہے اسی کو آسمانوں سے نازل ہونے والا کپتان کہا جا سکتا ہے۔ 34۔ پانچ عناصر (پانی' آگ' لکڑی' دھات' زمین) ہمیشہ یکساں طور پر غالب نہیں ہوتے؛

[یعنی' جیسے وانگ شی کہتا ہے: "وہ ادل بدل کر غالب ہوتے ہیں۔"]

چار موسم آپس میں ہر ایک کو باری دیتے ہیں۔

[لغوی معنوں میں، "کوئی غیر متغیر نشست نہیں رکھتے۔"]

دن کبھی چھوٹے ہوتے ہیں کبھی لمبے؛ چاند کے اپنے گھٹنے اور بڑھنے کے ادوار ہیں۔

[موازنہ کریں باب 5 ss. 6 کے ساتھ اس قطعۂ تحریر کا منشا سادہ طریقے سے فطرت میں مسلسل رونما ہوتی تبدیلیوں کی مثال کے ذریعے جنگ میں استحکام کی خواہش کی وضاحت کرنا ہے۔ یہ کوئی بہت اچھا موازنہ نہیں ہے کیونکہ اس مظہرِ فطرت میں جو باقاعدگی ہے، جس کا سُن زو نے ذکر کیا ہے وہ جنگ کی طرح بالکل بھی نہیں ہے۔]

[1] دیکھئے سٹون وال جیکسن کی لکھی ہوئی کرنل ہینڈرسن کی سوانح عمری، ایڈیشن 1902، والیم II، صفحہ 490۔

7

نقل و حرکت

1۔ سُن زو نے کہا: جنگ میں سپہ سالار کو بادشاہ کی طرف سے احکامات ملتے ہیں۔ 2۔ ایک فوج اکٹھی کرنے اور اپنی قوتوں کو یکجا کرنے کے بعد' اسے اپنا پڑاؤ ڈالنے سے قبل لازمًا اس کے مختلف عناصر کا اختلاط اور ہم آہنگی پیدا کرنی چاہیئے۔

[چھانگ اِیّ کہتا ہے : "میدانِ جنگ کے خطرات میں کودنے سے قبل بالائی اور زیریں درجوں کے درمیان ہم آہنگی اور اعتماد کی فضا قائم کرنا؛" اور وہ اُوزو کا حوالہ (باب اوّل ابتدائی حصہ) دیتے ہوئے کہتا ہے : "ملک میں ہم آہنگی کے بغیر کوئی فوجی مہم اختیار نہیں کی جاسکتی؛ فوج میں ہم آہنگی کے بغیر کسی لڑائی کی صفیں نہیں بندھ پاتیں۔" ایک تاریخی داستان میں سُن زو کو اُوئیین سے کہتے ہوئے دکھایا گیا ہے : "ایک عام اصول کے طور پر جنگ کرنے والوں کو بیرونی دشمن پر حملہ کرنے سے پہلے اپنے اندرونی مسائل حل کر لینے چاہئیں۔"]

3۔ اس کے بعد' حکمت کے ساتھ نقل و حرکت آتی ہے' اس سے زیادہ مشکل اور کوئی کام نہیں ہے۔

[میں ساؤکُنگ کی روایتی تاویل سے قدرے ہٹ گیا ہوں جس کے مطابق : "سب سے مشکل ان تدابیر کو رُوبہ عمل لانا ہوتا ہے جو بادشاہ سے احکامات وصول کرنے سے لے کر دشمن کے مقابل پڑاؤ ڈالنے تک ضروری ہوتی ہیں۔" مجھے ایسے لگتا ہے کہ اس وقت تک یہ کہنا کہ تدابیر اور نقل و حرکت شروع ہو گئی ہے بہت مشکل ہے جب تک کہ فوج نے دھاوا نہ بول دیا ہو یا پڑاؤ نہ ڈال دیا ہو' اور چی ان حاؤ کا نوٹ اس نقطۂ نظر میں یوں کچھ رنگ بھرتا نظر آتا ہے : "فوج کی بھرتی' ایک جگہ جمع کرنے' ہم آہنگی پیدا کرنے اور مورچہ بند کرنے کے کچھ قدیم اصول ہیں جو ہمیں کام دے سکتے ہیں۔ اصل مشکل تب پیش آتی ہیں جب ہم تدبیری کاروائیوں میں مشغول ہوں۔ " تُواِیّ بھی یوں بیان کرتا ہے کہ "سب سے بڑی مشکل قبل از وقت موافق جگہ کو اپنے قبضے میں لینا ہے۔"]

تدبیری نقل و حمل میں مشکل کام پیچ دار کو براہِ راست اور بد قسمتی کو فائدے میں بدلنا ہے۔

[یہ جملہ ان جملوں میں سے ایک ہے جن میں انتہائی گاڑھا اور کسی حد تک معمے کی طرح لگنے والا تاثر ہے جس کا کہ سُن زو بڑا شوقین ہے۔ ساؤ کُنگ نے اس کی وضاحت کچھ یوں کی ہے : "یوں ظاہر کرو کہ تم ابھی بہت دور ہو' پھر تیزی سے فاصلہ طے کر کے موقع پر اپنے مقابل سے پہلے پہنچ جاؤ۔ " تُومُو کہتا ہے : "دشمن کی آنکھوں میں دُھول جھونکو' تاکہ وہ سست ہو جائے اور آرام سے چلے جبکہ آپ پوری رفتار کے ساتھ پورے جوش وجذبے کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہوں۔ " جِ شی اسے قدرے مختلف پہلو سے دیکھتا ہے : "اگرچہ ممکن ہے کہ آپ کو مشکل اور فطری رکاوٹوں والے راستے پر چلنا پڑے یہ ایک ایسی قباحت ہے جسے آپ اپنی حرکت میں تیز رفتاری کے ساتھ فائدے میں بدل سکتے ہیں۔ " اس مقولے کی نمایاں مثالیں کوہ الپس سے گزرنے والے دو مشہور راستوں نے بہم پہنچائی ہیں---ایک ھنی بال کی' اٹلی جس کے رحم و کرم پر تھا' اور دو ہزار سال بعد دوسری نپولین کی' جس کا نتیجہ مارِنگو کی عظیم فتح کی صورت میں نکلا۔]

4۔ پس' ایک طویل اور چکر دار راستہ اختیار کرنے کے لئے' بہلا پھسلا کر دشمن کو راستے سے ہٹانے کے بعد' اگرچہ روانہ اس کے بعد ہوئے ہوں' منزل تک اس سے پہلے پہنچنے کی تدبیر کرنا انحراف کے علم میں مہارت کا پتہ دیتا ہے۔

[تُومُو 270 ق م میں چھاؤ شِ کے مشہور مارچ کا حوالہ دیتا ہے جو اس نے او-اِیّ کے قصبے کی اعانت کے لئے کیا' جس پر کہ چِیں آرمی نے بھاری سرمایہ کاری کر رکھی تھی۔ شاہِ چھاؤ نے اعانت کرنے کی موزونیت کے متعلق پہلے لی ان پُو اَو سے مشورہ کیا' لیکن بعد میں سوچا کہ فاصلہ بہت زیادہ ہے' اور بیچ کا علاقہ بہت سنگلاخ اور مشکل ہے۔ پھر جہاں پناہ چھاؤ شِ کی طرف متوجہ ہوئے' جس نے اس مارچ کے خطرات سے بھرپور ہونے کو پوری طرح تسلیم کیا' لیکن آخر میں کہا : "ہم یوں ہوں گے جیسے دو چوہے لڑ رہے ہوں—زیادہ جرات والا جیت جائے گا!" پس وہ اپنی فوج کے ساتھ دارالحکومت سے روانہ ہوا' لیکن ابھی 30 لی کا فاصلہ ہی طے کیا ہو گا جب وہ رکا اور

اس نے مورچہ بندی شروع کر دی۔ 28 دن تک وہ اپنے حصار کو مضبوط کرتا رہا' اور اس نے یہ بھی خیال رکھا کہ جاسوس دشمن تک خبریں پہنچاتے رہیں۔ چِیں سپہ سالار باغ باغ ہو گیا' اور اپنے حریف کی سستی کی وجہ یہ قرار دی کہ محصور شہر ریاست ہن میں واقع تھا اور درحقیقت چھاؤ کی عملداری میں نہیں آتا تھا۔ لیکن جاسوس ابھی نکلے ہی تھے کہ چھاؤ شِ نے پوری رفتار کے ساتھ مارچ شروع کر دیا جو دو دن اور ایک رات جاری رہا' اور وہ میدانِ کارزار میں اس سرعت کے ساتھ پہنچا کہ قبل اس کے کہ دشمن اس کی نقل و حرکت کی ہوا تک بھی پہنچتا وہ "شمالی پہاڑی" کے مؤثر حصے پر قابض ہو چکا تھا۔ اس کے بعد چِیں افواج کو ایک تباہ کن شکست ہوئی جنھیں افراتفری میں او-اِیّ کا محاصرہ اٹھانا پڑا اور پسپا ہو کر سرحد پار جانا پڑا۔]

5۔ فوج کے ساتھ نقل و حرکت فائدہ مند ہے؛ ایک غیر منظّم ہجوم کے ساتھ 'خطرناک ترین۔

[میں تُنگ تی ان' چھنگ اِیّ- شی ان اور تُو شُو کے مطالعے کو پسند کرتا ہوں' کیونکہ وہ اس کو سمجھنے کے لئے بالکل وہی احساس استعمال کر رہے ہیں جس کی ضرورت ہے۔ مبصرین معیاری تحاریر کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے اس سطر کا مطلب یہ سمجھتے ہیں کہ نقل و حرکت فائدہ مند بھی ہو سکتی ہے' نقصان دہ بھی: یہ سب سپہ سالار کی لیاقت پر منحصر ہے۔]

6۔ اگر آپ ایک ساز و سامان سے پوری طرح لیس فوج کو کسی مقصد کے حصول کے لئے مارچ کرائیں گے تو زیادہ امکانات اس بات کے ہیں کہ آپ بہت تاخیر سے پہنچیں گے۔ دوسری طرف اسی مقصد سے ایک ہلکا پھلکا دستہ الگ سے بھیجنے میں یہ قباحت ہے کہ اس کے ساز و سامان اور رسد کے ذخیروں کی قربانی دینی پڑے گی۔

[چینی متن کا کچھ حصہ چینی مبصرین کے لئے ناقابلِ فہم ہے' جنھوں نے اس جملے کی تشریح کی ہے۔ کوئی دعویٰ کئے بغیر میں اپنا ترجمہ پیش کرتا ہوں' اس بات کا قائل ہوتے ہوئے کہ متن کی گہرائی میں کہیں کوئی تحریف کی گئی ہے۔ مجموعی طور پر یہ واضح ہے کہ سُن زو رسد کے بغیر کسی لمبے مارچ پر روانہ ہونے کو رَد کرتا ہے۔

ذیل میں دیے گئے ss. 11 کے ساتھ موازنہ کریں۔]

7۔ سو' اگر آپ اپنے آدمیوں کو حکم دیتے ہیں کہ اپنے بھینس کے چمڑے والے کوٹ چڑھالو' اور بغیر رکے پوری قوت کے ساتھ دن رات مارچ کرتے جاؤ' اور ایک وقت میں جتنا فاصلہ طے ہو سکتا ہے اس سے دگنا فاصلہ طے کرو'

[تُومُو کے مطابق ایک عام دن کے مارچ میں 30 لی کا فاصلہ طے ہوتا تھا؛ لیکن ایک موقع پر' جب وہ لیوپئی کا تعاقب کر رہا تھا' کہا جاتا ہے کہ ساؤساؤ نے چوبیس گھنٹے میں 300 لی کا ناقابلِ یقین فاصلہ طے کیا۔]

برتری حاصل کرنے کے چکر میں ایک سو لی کا فاصلہ طے کرتے ہوئے آپ کی فوج کی تمام تین ڈویژنوں کے سربراہ دشمن کی جھولی میں جا گریں گے۔ 8۔ تگڑے آدمی آگے ہوں گے' تھکے ہارے پیچھے رہ جائیں گے' اور اس منصوبے کے مطابق آپ کی فوج کا صرف دسواں حصہ منزل تک پہنچے گا۔

[اس سے سبق یہ ملتا ہے' جیسا کہ ساؤکُنگ اور دوسروں نے نشاندہی کی ہے: بوجھ کے ساتھ یا اس کے بغیر کسی صورت میں بھی چال بازی کا فائدہ اٹھانے کی غرض سے 100 لی کا فاصلہ طے نہ کریں۔ اس نوعیت کی نقل و حرکت کم فاصلوں تک محدود رہنی چاہیئے۔ سٹون وال جیکسن کا کہنا ہے: "اکثر اوقات تیز رفتار مارچوں کی سختیاں جنگ کے خطرات سے زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہیں۔" وہ اپنے فوجی دستوں کو بار بار غیر معمولی مشقت میں نہیں ڈالتا تھا۔ ایسا صرف تب ہوتا تھا جب اس نے کوئی سرپرائز دینا ہوتا تھا' یا جب تیز رفتار پسپائی کے علاوہ کوئی چارہ نہ ہوتا' تب وہ سب کچھ رفتار کی نظر کر دیتا۔ [1]]

9۔ اگر آپ دشمن پر نقل و حرکت میں سبقت لے جانے کے لئے 50 لی کا فاصلہ طے کرتے ہیں' تو آپ اپنی پہلی ڈویژن کا سالار کھو دیں گے اور صرف آدھی فوج منزل تک پہنچے گی۔

[لفظ بہ لفظ' "پہلی ڈویژن کے سالار کے چیتھڑے اڑ جائیں گے۔"]

10۔اسی مقصد سے اگر آپ 30 لی کا فاصلہ طے کرتے ہیں تو آپ کی دو تہائی فوج پہنچ پائے گی۔

[تُنگ تی ان میں یہ اضافہ ہے : "اس سے ہم نقل و حرکت کی مشکلات کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ "]

11۔ ہم اُس صورت میں اِسے اختیار کر سکتے ہیں جب فوج بغیر ساز و سامان کے ہو – قافلے سے بچھڑ گئی ہو؛ رسد پاس نہ ہو اور کھو گئی ہو؛ رسد کے اڈے کھو گئے ہوں۔

[میرے خیال میں سُن زو کا مطلب ہے " ڈپوؤں میں ذخیرہ شدہ اشیاء "۔ لیکن تُو مُو کہتا ہے "چارہ اور اس جیسی چیزیں" ' چھانگ اِیّ کہتا ہے " عام معنوں میں ساز و سامان " ' اور وانگ شی کہتا ہے "ایندھن ' نمک ' کھانے پینے کی اشیاء وغیرہ "]

12۔ ہم اس وقت تک اتحاد نہیں بنا سکتے جب تک ہم اپنے پڑوسیوں کی ساخت سے واقف نہ ہو جائیں۔ 13۔اس وقت تک فوج کو مارچ پر لے کر نکلنا موزوں نہیں ہے جب تک ہم اس علاقے کی شکل سے واقف نہ ہوں –اس کے پہاڑوں اور جنگلوں سے ' اس کی کھائیوں اور ٹیلوں سے ' اس کی کیچڑ والی اور پانی سے ڈھکی دلدلوں سے۔
14۔ مقامی گائیڈوں کو استعمال کئے بغیر ہم قدرتی عناصر کو اپنے مفاد میں استعمال کرنے کے قابل نہیں ہو سکتے۔

[ss. 12 – 14 باب 11 ss. 52 میں دہرائے گئے ہیں۔]

15۔جنگ میں ' مکاری سے کام لو ' کامیاب ہو گے۔

[تورن (Turenne) کی چالوں میں ' دشمن کے دھوکے کو ' خاص طور پر اس کے فوجی دستوں کی عددی قوت کے حوالے سے ' بہت اہم مقام حاصل ہے۔[2]]

16۔اپنے فوجی دستوں کو جمع کرنا ہے یا تقسیم کرنا ہے ' یہ فیصلہ لازمی طور پر حالات کے مطابق کرنا چاہیئے۔

17۔آپ کی تیز رفتاری آندھی کی طرح ہونی چاہیئے۔

[اس تشبیہ کی مناسبت مشکوک ہے، کیونکہ آندھی صرف تیز ہی نہیں ہوتی بلکہ، جیسا کہ مئی یاؤ- چھن نے نشاندہی کی ہے، "غیر مرئی بھی ہوتی ہے جو کوئی نشان نہیں چھوڑتی۔"]

آپ کی پیوستگی جنگل کی طرح ہونی چاہیئے۔

[منگ شی اپنے نوٹ میں اصل بات کے قریب تر نظر آتا ہے: "جب آہستہ مارچ کر رہے ہوں تو ترتیب اور درجہ بندی قائم رھنی چاہیئے"—تاکہ غیر متوقع حملوں سے محفوظ رہا جاسکے۔ لیکن قدرتی جنگل قطاروں میں نہیں اُگتے، جب کہ عام طور پر ان میں گھنے پن یا پیوستگی کی خصوصیت ہوتی ہے۔]

18۔ حملہ کرتے ہوئے اور تاخت و تاراج کرتے ہوئے تمھیں آگ کی طرح ہونا چاہیئے۔

[شی چِنگ IV.3.iv.6 کے ساتھ موازنہ کریں: " بھڑکتی ہوئی آگ کی طرح خوفناک جس پر کوئی شخص بھی قابو نہ پا سکے۔"]

حرکت ناپذیری میں پہاڑ کی طرح۔

[یعنی، کسی پوزیشن پر قائم رہنا جب کہ دشمن آپ کو وہاں سے ہٹانے کی کوشش کر رہا ہو، یا شاید، جیسا کہ تُو مُو کہتا ہے، جب وہ آپ کو بہکا کر جال میں پھنسانے کی کوشش کر رہا ہو۔]

19۔ اپنے منصوبوں کو رات کی طرح سیاہ اور ناقابلِ نفوذ بنا کر رکھیں، اور جب آپ چلیں تو کڑکتی ہوئی بجلی بن کر گریں۔

[تُواِیّ تھائی کُنگ کے ایک قول کا حوالہ دیتا ہے جو کہ ضرب المثل بن چکا ہے: "آپ اپنے کان بند کر کے گرج کو نہیں روک سکتے نہ آنکھیں بند کر کے بجلی کو—وہ اس قدر تیز رفتار ہوتے ہیں۔ "اسی طرح حملہ ایسی تیز رفتاری سے ہونا چاہیئے کہ اسے کوئی ٹال نہ سکے۔]

20۔ جب آپ مضافاتی علاقوں میں لوٹ مار کریں، تو مالِ غنیمت اپنے آدمیوں میں تقسیم کر دیں؛

[سُن زو بلا امتیاز لوٹ مار کے غلط استعمال کو کم کرنا چاہتا ہے لہٰذا وہ اصرار کرتا ہے کہ سارا مالِ غنیمت ایک مشترکہ ذخیرے میں ڈالا جائے، جو بعد میں عدل کے ساتھ سب میں تقسیم کیا جائے۔]

جب آپ کوئی نیا علاقہ فتح کریں تو لشکر کی بہبود کے لئے اسے الاٹمنٹوں میں تقسیم کر دیں۔

[چھن حاؤ کہتا ہے "اپنے فوجیوں کو زمین پر مقیم کرو اور انھیں اس پر کھیتی باڑی کرنے پر لگا دو۔" اس اصول پر عمل کرنے اور مفتوحہ رقبوں کو زیرِ کاشت لانے کی وجہ سے چینی اپنی کئی یادگار اور کامیاب مہمات سر کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں، جیسا کہ پین چھاؤ جو کہ کیسپیئن میں گھس گیا، اور حالیہ سالوں میں، فُو-کھانگ-این اور سوسونگ-تھانگ کی مہمیں۔]

21۔ کوئی بھی قدم اٹھانے سے پہلے سوچ بچار اور مشاورت کر لو۔

[چھانگ اِیّ نے وئی لیاؤزو کا حوالہ دیا ہے جو کہتا ہے کہ ہمیں اس وقت تک کیمپ نہیں چھوڑنا چاہیئے جب تک کہ ہم دشمن کے برابر مزاحمت کی قوت اور مخالف سپہ سالار جیسی سمجھ بوجھ نہ حاصل کر لیں۔ باب 1 ss. 13 میں "سات تقابلی جائزے" کے ساتھ تقابل کریں۔]

22۔ فاتح وہ ہو گا جس نے انحراف میں مہارت حاصل کر رکھی ہے۔

[دیکھئے مذکورہ بالا، ss. 3، 4۔]

یہی بات نقل و حرکت کے فن پر صادق آتی ہے۔

[ان الفاظ کے ساتھ یہ باب فطری طور پر اپنے اختتام کو پہنچ جاتا ہے۔ لیکن اس مقام سے جنگ کے موضوع پر لکھی گئی اس سے پہلی کتاب کے اقتباس کی شکل میں ایک طویل ضمیمہ شروع ہوتا ہے، وہ کتاب اب گم ہو چکی ہے،

لیکن بظاہر سُن زو کے یہ کتاب لکھنے تک وہ کتاب موجود تھی۔اس حصے کے انداز اور سُن زو کے اپنے انداز میں کوئی خاص فرق نہیں ہے، لیکن کسی مبصر نے بھی اس کی اصلیت پر کسی شک و شبے کا اظہار نہیں کیا۔]

23۔ فوجی انتظام والی کتاب کہتی ہے :

[یہ شاید بہت اہم بات ہے کہ کسی بھی پہلے مبصر نے ہمیں اس کام کے بارے میں کوئی معلومات فراہم نہیں کی۔ مئی یاؤ- چھن اسے "ایک قدیم عسکری کلاسک" کہہ کر پکارتا ہے، اور وانگ شی اسے "جنگ پر ایک قدیم کتاب" کہتا ہے۔ سُن زو کے دور سے پہلے چین کی مختلف بادشاہتوں اور امارتوں کے درمیان صدیوں تک ہونے والی بے تحاشا لڑائیوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے، یہ بذاتِ خود بعید از قیاس نہیں ہے کہ پچھلے وقتوں میں کہیں عسکری کہاوتوں یا اصولوں کے مجموعے بنائے اور تحریر کئے گئے ہوں۔]

میدانِ جنگ میں،

[بظاہر لگتی ہے، اگرچہ حقیقت میں چینی زبان میں نہیں ہے۔]

بولے ہوئے لفظ زیادہ دور تک نہیں جاتے : لہٰذا گھنٹیوں اور طبلوں کا محکمہ معرضِ وجود میں آیا۔ نہ ہی عام چیزیں زیادہ واضح طور پر دیکھی جاسکتی ہیں : لہٰذا جھنڈوں اور پرچموں کا محکمہ وجود میں آگیا۔ 24۔ گھنٹیاں اور طبل، جھنڈے اور پرچم وہ ذرائع ہیں جن کے ذریعے لشکر کے کانوں اور آنکھوں کو ایک خاص نقطے پر مرکوز کیا جاسکتا ہے۔

[چھانگ اِیّ کہتا ہے : "اگر نظر اور سماعت بیک وقت ایک ہی چیز پر مرکوز ہو جائیں، تو چاہے دس لاکھ سپاہی ہوں ان کی تشکیل ایسے ہو گی جیسے ایک آدمی ہو۔"]

25۔ایسا لشکر جو متحد ہو کر ایک اکائی کی شکل اختیار کر گیا ہو' تو دلیر کے لئے اکیلے چڑھائی کرنا یا بزدل کے لئے اکیلے پسپا ہونا ناممکن ہو جائے گا۔

[چھانگ اِیّ ایک مقولے کا حوالہ دیتا ہے : " کوئی احکامات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے چڑھائی کرے یا احکامات کے خلاف پسپائی اختیار کرے' دونوں ایک جیسے مجرم ہیں۔" تُو مُو نے اُوچی کے توسط سے ایک کہانی بیان کی ہے جبکہ وہ ریاست چِیں کے خلاف برسرِ پیکار تھا۔اس سے پہلے کہ جنگ شروع ہوتی' اُس کا ایک سپاہی' جو کہ جرات میں بے مثال تھا' اُس نے اپنی مرضی سے ہی یک بیک حملہ کر دیا' دشمن کے دو لوگوں کے سر اُتارے اور کیمپ میں واپس آ گیا۔اُوچی نے اُس شخص کو فوراً ہی سزائے موت دے دی' جس پر ایک افسر نے احتجاج کی جرات کرتے ہوئے کہا : " یہ شخص ایک اچھا سپاہی تھا' اس کا سر قلم نہیں ہونا چاہیئے تھا۔" اُوچی نے جواب دیا : " میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ ایک اچھا سپاہی تھا' لیکن میں نے اِس لئے اُس کا سر قلم کروایا کہ اُس نے وہ کام کیا جس کا اُسے حکم نہیں دیا گیا تھا۔"]

یہ لوگوں کی بہت بڑی تعداد کا انتظام سنبھالنے کا فن ہے۔26۔اگر لڑائی رات کی ہے تو آگ کے سگنلوں اور طبلوں کا استعمال زیادہ کریں جبکہ دن کی لڑائی میں پرچموں اور جھنڈوں کا' اپنی فوج کی آنکھوں اور کانوں پر اپنے اثرات ڈالنے کے لئے۔

[چھن حاؤ نے لی کھُوآنگ - پھی کی حِ - یانگ کی جانب پانچ سو سواروں کے ساتھ شب سواری کا حوالہ دیا ہے؛ انھوں نے مشعلوں کے ساتھ ایسا شاندار مظاہرہ کیا' کہ باغی لیڈر شی سی - مِنگ کے پاس بہت بڑی فوج بھی تھی' پھر بھی اُسے ان کا راستہ روکنے کی جرات نہیں ہوئی۔]

27۔ہو سکتا ہے پوری فوج کا جذبہ ہی چھِن جائے؛

["جنگ میں" چھانگ اِیّ کہتا ہے ' "اگر ایک دفعہ ایک ہی وقت میں فوج کے سارے درجوں میں غصے کا جذبہ سرایت کر جائے ' اس کے دھاوے کے سامنے کوئی بھی رُک نہیں پائے گا۔ اب دشمن کے فوجیوں کا جذبہ اس وقت اپنے عروج پر ہو گا جب وہ تازہ تازہ موقع پر پہنچیں گے ' اس لئے ہمارا مشورہ یہ ہے کہ فوراً ہی لڑائی نہ شروع کر دی جائے ' بلکہ تب تک انتظار کریں جب تک ان کے اندر کی گرمی اور جوش گھِس پِٹ نہیں جاتا ' اور پھر حملہ کر دیں۔ یہ طریقہ ہے جس سے انھیں ان کے تیز دھار جذبے سے محروم کیا جا سکتا ہے۔ " لی چھُوآن اور دوسرے ساؤ کُوائی کا ایک قصّہ روایت کرتے ہیں (جو سو چھُوآن سنہ 10 ' ss. ' 1 میں ملتا ہے) ' جو کہ لُو کے نواب چُوآنگ کا حمایت یافتہ تھا۔ مؤخر الذکر ریاست پر چی نے حملہ کیا ' اور نواب چھانگ - چُواَو کے مقام پر لڑائی شروع کرنے ہی والا تھا ' جبکہ دشمن کے طبلِ جنگ ایک دفعہ بج چکے تھے ' جب ساؤ نے کہا : "ابھی نہیں"۔ جب ان کے طبلِ جنگ تین دفعہ بج چکے تب جا کے اس نے یلغار ہو کا نعرہ بلند کیا۔ پھر لڑائی ہوئی اور چی کے آدمی بالکل ہی ہار گئے۔ بعد میں جب نواب نے اس کے تامل کے بارے دریافت کیا ' ساؤ کُوائی نے جواب دیا : "جنگ میں ' بہادری کا جذبہ ہی سب کچھ ہوتا ہے۔ اب پہلی دفعہ طبلِ جنگ بجنا اس جذبے کو پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے ' لیکن دوسری بار تک یہ کم ہونا شروع ہو جاتا ہے ' اور تیسری بار کے بعد یہ ہوا ہو چکا ہوتا ہے۔ میں نے اُس وقت حملہ کیا جب اُن کا جذبہ ماند پڑ چکا تھا جبکہ ہمارا جذبہ عروج پر تھا۔ سو فتح ہماری ہوئی۔ اُورُو (باب 4) "جذبہ" کو جنگ میں "اثر ڈالنے والی چار چیزوں" میں پہلے نمبر پر رکھتا ہے ' اور مزید کہتا ہے : "ایک پوری فوج کی طاقت — دس لاکھ آدمیوں کا ایک لشکرِ جرّار — ایک اکیلے آدمی پر انحصار کرتا ہے : جذبے کا اثر اتنا قوی ہوتا ہے ! "]

ہو سکتا ہے ایک کمانڈر انچیف کی حاضر دماغی جاتی رہے۔

[چھانگ اِیّ کہتا ہے : "حاضر دماغی ایک سپہ سالار کا سب سے قیمتی اثاثہ ہے۔ یہی وہ خوبی ہے جو اُسے غیر منظّم کو منظّم اور دہشت زدوں کو جرات مند بنانے کے قابل بناتی ہے۔" عظیم سپہ سالار لی چِنگ (571 – 649

عیسوی) کا ایک قول ہے : "جارحیت میں صرف فصیلوں میں گھِرے شہروں پر حملہ کرنا یا میدانِ جنگ میں کسی فوج کو مارنا ہی نہیں ہوتا؛ دشمن کے ذھنی توازن پر حملہ کرنے کا فن بھی اس کا لازمی حصہ ہے۔"]

28۔اب صبح کے وقت ایک فوجی کا جذبہ سب سے جوان ہوتا ہے؛

[میں سمجھتا ہوں ہمیشہ اِس شرط کے ساتھ کہ اُس نے ناشتہ کیا ہوا ہو۔ معرکہ ٹریبیا میں' حماقت یہ ہوئی کہ رومیوں کو خالی پیٹ لڑنے کو کہا گیا' جبکہ ھنی بل کے آدمیوں نے بڑے آرام سے ناشتہ کیا تھا۔ دیکھئے ،Livy XXI، liv. 8، lv. 1 and 8۔]

دوپہر کے وقت تک یہ ڈھیلا ہونا شروع ہو چکا ہوتا ہے؛ اور شام میں' اس کا ذہن کیمپ میں واپس جانے پر جھک چکا ہوتا ہے۔ 29۔ لہٰذا ایک ہوشیار جنرل کسی فوج پر اُس وقت حملہ کرنے سے کتراتا ہے جب اُس کا جذبہ عروج پر ہو' لیکن اُس وقت حملہ کرتا ہے جب وہ سست اور واپس جانے کی تیاری میں ہوں۔ یہ مُوڈز کا مطالعہ کرنے کا فن ہے۔ 30۔ دشمن منظّم اور پر سکون ہو تو اس وقت کا انتظار کریں جب اس میں انتشار اور گڑبڑ نظر آنے لگے : - یہ ضبطِ نفس قائم رکھنے کا فن ہے۔ 31۔ منزل سے قریب ہونا جبکہ دشمن ابھی اس سے بہت دور ہو' آرام سے انتظار کرنا جبکہ دشمن سخت مشقت اور جدوجہد سے گزر رہا ہو' شکم سیر ہونا جبکہ دشمن فاقہ زدہ ہو : - یہ اپنی طاقت کا کفایت شعاری کے ساتھ انتظام سنبھالنے کا فن ہے۔ 32۔ ایسے دشمن کا راستہ روکنے سے باز رہنا جس کے جھنڈے مکمل ترتیب میں ہوں' ایسی فوج پر حملہ کرنے سے گریز کرنا جس کی صفیں پُر سکون اور پُر اِعتماد طریقے سے مرتّب ہوں : - یہ حالات کو پرکھنے کا فن ہے۔ 33۔ دشمن کے خلاف بُلندی کی طرف مارچ نہ کرنا اور نہ ہی اُسے اُس وقت روکنا جب وہ بُلندی سے نیچے کی جانب آ رہا ہو عسکریت کے مسلّمات میں سے ہے۔ 34۔ اُس دشمن کا تعاقب نہ کرو جو پسپا ہونے کا ناٹک کر رہا ہو؛ اُن سپاہیوں پر حملہ نہ کرو جن کا غصّہ شدید ہو۔ 35۔ دشمن کا ڈالا ہوا چارہ مت نگلو۔

[لی چھُوآن اور تُومُو اس استعارے کو سمجھنے میں غیر معمولی نالائقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان الفاظ کو عین لغوی معنوں میں ایسی کھانے پینے کی چیزیں سمجھتے ہیں جن میں دشمن نے زہر ملا دیا ہو۔ چھن حاؤ اور چھانگ اِیّ نہایت احتیاط کے ساتھ نکتہ اٹھاتے ہیں کہ اس کے مقولے کا اطلاق بہت وسیع معنے رکھتا ہے۔]

جو فوج واپس گھر کو روانہ ہو اس کو مت چھیڑو۔

[مبصرین اس کسی حد تک انوکھی نصیحت کی وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ کوئی ایسا شخص جس کا دل واپس گھر جانے پر جم چکا ہو وہ اپنا راستہ کھوٹا کرنے والے کے خلاف جان کی بازی لگا دے گا لہٰذا ایسے مدِّمقابل کو سنبھالنا بہت خطرناک ہو سکتا ہے۔ چھانگ اِیّ ہن سِن کے الفاظ کا حوالہ دیتا ہے : "وہ فوجی ناقابلِ تسخیر ہوتا ہے جس کی خواہش پوری ہو چکی ہو اور وہ گھر واپس جا رہا ہو۔" سان کُواَو چی کے بابِ اوّل میں ساؤ ساؤ کی جرأت اور حاضر دماغی کی ایک حیرت انگیز داستان بیان کی گئی ہے : 198 عیسوی میں اس نے یانگ میں چھانگ شِوْ کا محاصرہ کر رکھا تھا' جب لیُو پیاؤ نے ساؤ کی پسپائی روکنے کی غرض سے کمک بھیجی۔ آخرالذّکر کو زیرِ بارِ احسان ہونے کی وجہ سے فوجیں واپس بلانا پڑ گئیں' جبھی اُسے پتہ چلا کہ وہ دو دشمنوں میں گھِر گیا ہے' جس تنگ درّے میں وہ برسرِ پیکار تھا وہ دونوں اُس کے ایک ایک باہر نکلنے کے راستے پر پہرہ دے رہے تھے۔ اس مایوس کن برے حال میں ساؤ نے رات ہونے کا انتظار کیا' تب اُس نے پہاڑ کے پہلو میں ایک سرنگ کھودی اور اس میں گھات لگا لی۔ جیسے ہی پوری فوج پاس سے گزر گئی' چھپے ہوئے دستوں نے اس کے عقب پر حملہ کر دیا' جبکہ ساؤ خود مُڑا اور اپنا تعاقب کرنے والوں کو سامنے سے جا ملا' اس طرح انھیں الجھا کر نیست و نابود کر دیا۔ بعد ازاں ساؤ ساؤ کا کہنا تھا : "رہزنوں نے میری فوج کو پسپائی کے دوران روکنے کی کوشش کی اور مجھے بری حالت میں لا کر مجھ پر جنگ مسلّط کی : اس لئے مجھے پتہ تھا کہ انھیں کس طرح قابو کرنا ہے۔"]

36۔ جب کسی فوج کو گھیرے میں لو تو ایک باہر نکلنے کا راستہ چھوڑ دو۔

[اس کا یہ مطلب نہیں کہ دشمن کو بچ نکلنے دیا جائے۔ اس کا مقصد، جیسا کہ تُومُو نے بیان کیا ہے، یہ ہے "اسے باور کرانا کہ بچاؤ کا ایک راستہ ہے، اور اس طرح ہمت ہارنے کی ہمت کے ساتھ اسے لڑنے سے روکنا۔" اس کے بعد تُو مُو بڑے مزے سے کہتا ہے: "اس کے بعد آپ اسے برباد کر کے رکھ دیں"]

بے دھڑک دشمن پر بہت زیادہ دباؤ نہ ڈالو۔

[چھن حاؤ ایک مقولے کا حوالہ دیتا ہے: "پرندوں اور درندوں کو جب کسی کھاڑی میں ہانکا جائے تو وہ اپنے پنجے اور دانت استعمال کرتے ہیں۔" چھانگ اِیّ کہتا ہے: "اگر آپ کے دشمن نے اپنی کشتیاں جلا دی ہیں اور کھانے پینے کے برتن توڑ ڈالے ہیں، اور جنگ میں اپنا سب کچھ جھونکنے کو تیار ہے، تو اسے آخری حد تک نہیں دھکیلنا چاہیئے۔ ح شی اس کے مطلب کی وضاحت ین-چِنگ کی زندگی سے لئے گئے ایک قصّے سے کرتا ہے۔ 945 عیسوی میں وہ سپہ سالار اپنے ساتھی تُوچُنگ-وئی کے ہمراہ خِطانوں کی اپنے سے کئی گنا بڑی فوج میں گھر گیا۔ وہ علاقہ بنجر اور صحرائی تھا، اور جلد ہی چھوٹی سی چینی فوج پانی کی ضرورت کی ہولناک مصیبت میں گرفتار ہو گئی۔ ان کے کھودے ہوئے کنوئیں خشک ہو گئے، اور ان کے آدمی کیچڑ کے ڈھیلوں کو دبا کر ان میں سے نمی چوسنے پر مجبور ہو گئے۔ ان کی صفیں تیزی سے بکھرنے لگیں، آخر کار فُوین-چِنگ پکار اٹھا: "ہم اب بے آس لوگ ہیں۔ زنجیروں میں جکڑے ہاتھوں کے ساتھ گرفتار ہونے سے بہتر ہے کہ وطن کی خاطر جان دے دیں!" شمال مشرق کی جانب سے ایک شدید طوفان اٹھا اور فضا گرد و غبار کے کثیف بادلوں سے تاریک ہو گئی۔ تُوچُنگ-وئی آخری حملے کا فیصلہ کرنے سے قبل اس کے قدرے ہلکا ہونے کا انتظار کر رہا تھا؛ لیکن خوش قسمتی سے ایک اور افسر جس کا نام لی شؤ-چھنگ تھا موقعے کی نزاکت کو بھانپ گیا اور کہنے لگا: "وہ بہت زیادہ ہیں اور ہم بہت کم ہیں، لیکن اس گرد و غبار کے طوفان کے بیچ ہماری تعداد قابلِ امتیاز نہیں ہو گی، فتح جانفشانی سے لڑنے والے کی ہو گی، اور آندھی ہماری بہترین اتحادی ہو گی۔" فُوین-چِنگ نے اپنے سواروں کے ساتھ ایک اچانک اور یکسر غیر متوقع یُورش کر دی، وحشیوں کو شکست دی اور گھیرے کو توڑ کر محفوظ مقام پر پہنچ گئے۔]

37۔ یہ ہوتا ہے جنگ وجدل کا فن۔

[1]دیکھئے کرنل ہینڈرسن op. cit. vol. I. p. 426

[2]اس عنوان پر کہاوتوں کی تعداد کے لئے، دیکھئے "Marshal Turenne" (Longmans، 1907)، p.29.

8

تدابیر (Tactics) میں تنوع

[سرخی کا لفظی مطلب "نو مختلف طریقے" ہے، لیکن چونکہ محسوس یہ ہوتا ہے کہ سُن زو اِن کو شمار نہیں کرتا، اور جیسا کہ، اصل میں، اس نے ہمیں پہلے ہی بتا رکھا ہے (باب 5 ss. 6 - 11) کہ معمول کے طریقے سے اس طرح کے ہٹاؤ عملی طور پر بے شمار ہیں، سو ہمارے پاس وانگ شی کی پیروی کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے، جو کہتا ہے کہ "نو" کا مطلب لامتناہی طور پر بڑا عدد ہے۔ " اس کا لُبِ لباب یہ ہے کہ جنگی معاملات میں ہمیں انتہا درجے تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔۔۔ مجھے نہیں پتہ کہ ساؤ کُنگ اِن نو تغیّرات کا کیا مطلب سمجھتا ہے، لیکن کہا جاتا ہے کہ ان کا تعلق نو صورتحالوں سے ہے۔"- باب 11 کی۔ یہ وہ نقطۂ نظر ہے جو چھانگ اِیّ نے اختیار کیا ہے۔ واحد متبادل یہ مفروضہ ہے کہ کچھ کہیں کھو گیا ہے---ایک ایسا مفروضہ جس کو اِس باب کی غیر معمولی چھوٹائی کی وجہ سے تقویت ملتی ہے۔]

1۔ سُن زو نے کہا: جنگ میں سپہ سالار کو بادشاہ کی طرف سے احکامات ملتے ہیں، وہ اپنی فوج جمع کرتا ہے اور اپنی قوّتوں کو مرتکز کرتا ہے۔

[باب 7 ss. 1 کو دہرایا گیا ہے، بلاشبہ وہاں پر یہ زیادہ برمحل لگتا ہے۔ ممکن ہے کہ یہاں پر یہ ناروا اِضافہ اس باب کو ایک آغاز مہیا کرنے کی غرض سے کیا گیا ہو۔]

2۔ مشکل علاقے میں ہوں تو پڑاؤ مت ڈالیں۔ ایسا علاقہ جہاں بڑی شاہراہیں ایک دوسرے کو قطع کرتی ہوئی گزر رہی ہوں، اپنے اتحادیوں کے ساتھ ہاتھ ملا لیں۔ خطرناک حد تک الگ تھلگ جگہوں پر ضرورت سے زیادہ دیر تک نہ ٹھہریں۔

[آخری صورتحال نو صورتحالوں میں سے نہیں ہے جیسا کہ باب 9 کے آغاز میں دیا گیا ہے، بلکہ یہ بعد میں وقوع

پذیر ہوتی ہے (ibid. ss.43.q. v.)۔ چھانگ اِیّ اس صورتِ حال کو یوں بیان کرتا ہے کہ سرحد پار دشمن کے علاقے میں ہونا۔ لی چھُوآن کہتا ہے اِس سے مراد "ایسا علاقہ ہے جہاں چشمے یا کنویں، ریوڑ یا ڈاریں، سبزیاں یا ایندھن موجود نہ ہوں؛" چیالِن، "کوئی تنگ راستہ، کھائیاں اور کھڑی چٹانیں، بغیر ایسی شاہراہ کے جس پر آگے بڑھا جاسکے۔"]

گھِر جانے کی صورت میں آپ کو جنگی حکمتِ عملی سے رُجوع کرنا چاہیئے۔ مایوس کُن صورتحال میں، آپ کو لڑنا ہے۔ 3۔ ایسے راستے بھی ہوتے ہیں جن پر نہیں چلنا چاہیئے،

["خصوصًا وہ جو تنگ درّوں میں سے گزرتے ہوں،" لی چھُوآن کہتا ہے، "جہاں پر گھات لگی ہو تو بہت خوفناک ہوتی ہے۔"]

ایسی فوجیں بھی ہوتی ہیں جن حملہ نہیں کرنا چاہیئے،

[شاید زیادہ درست یوں ہوگا، "بعض مخصوص وقت ایسے ہوتے جب کسی خاص فوج پر حملہ نہیں کرنا چاہیئے"۔ چھن حاؤ کہتا ہے: "جب آپ کوئی ایسا طریقہ دریافت کرلیں جس سے آپ اپنے حریف پر کوئی برتری حاصل کر سکتے ہیں لیکن اِس طریقے میں اتنا دم خم نہ ہو کہ اُسے حقیقی معنوں میں شکست سے دوچار کرسکے، تو حملہ کرنے سے گریز کریں، مبادا اپنے آدمیوں پر ضرورت سے زیادہ بوجھ ڈال بیٹھیں۔ "]

ایسی آبادیاں بھی ہوتی ہے جن کا محاصرہ نہیں کرنا چاہیئے،

[باب 3 ss. 4 کے ساتھ موازنہ کریں ساؤ کُنگ اپنے ذاتی تجربے سے ایک دلچسپ مثال پیش کرتا ہے۔ جب اُس نے شِیں-چوٗ کے علاقے پر حملہ کیا، اُس نے ہُوا-پھی شہر کو نظرانداز کردیا، جو کہ سیدھا اُس کے راستے میں آ رہا تھا، اور پورا زور اس ملک کے قلب پر لگادیا۔ اِس شاندار حکمتِ عملی کا انعام کم از کم چودہ اہم ضلعی شہروں کی فتح کی صورت میں نکلا۔

چھانگ اِیّ کہتا ہے : "کسی بھی ایسی بستی پر حملہ نہیں کرنا چاہیئے ' جس پر قبضہ کیا جائے ' تو قبضہ برقرار نہ رکھا جا سکے ' یا اگر اُسے اکیلا چھوڑ دیا جائے ' تو کوئی مصیبت کھڑی نہ کرے۔" شِن یِنگ کو جب پھی - یانگ پر حملہ کرنے کے لئے اکسایا گیا تو اُس نے جواب دیا : "شہر چھوٹا اور اچھی طرح سے قلعہ بند ہے؛ اگر میں اِسے فتح کرنے میں کامیاب ہو بھی جاؤں ' یہ کوئی بڑا جنگی کارنامہ نہیں ہو گا؛ جبکہ اگر میں ناکام ہو جاتا ہوں تو میں جگ ہنسائی کا نشانہ بن جاؤں گا۔" سترھویں صدی تک بھی جنگ کا بیشتر حصہ محاصروں پر مشتمل ہوتا تھا۔ تورین (Henri de La Tour d'Auvergne، Viscount of Turenne) وہ شخص تھا جس نے مارچوں ' واپسی کے مارچوں اور نقل و حرکت کی اہمیت کی جانب توجہ مبذول کرائی۔ اس نے کہا : "یہ بہت بڑی غلطی ہو گی کہ ایک بستی پر قبضہ کرنے کے لئے اتنے فوجی گنوا دیے جائیں جتنے فوجی گنوا کر ایک صوبے پر قبضہ کیا جا سکتا ہے۔" [1]]

ایسی پوزیشنیں بھی ہوتی ہیں جن کا مقابلہ نہیں کرنا چاہیئے ' بادشاہ کے ایسے احکامات بھی ہوتے ہیں جن پر عمل نہیں کرنا چاہیئے۔

[چینیوں کے لئے یہ بات بڑی سخت ہے ' منصب داروں کے لئے ان کے اندر جو تعظیم پائی جاتی ہے اُس حوالے سے ' اور وئی لیاؤزو (تُومُو کے حوالے سے) پکار اٹھا : "ہتھیار مہلک آلات ہیں ' جنگ و جدال نیکی کے دشمن ہیں ' ایک فوجی کمانڈر سِوِل حکومت کی نفی ہے !" پھر بھی یہ تلخ حقیقت اپنی جگہ برقرار ہے کہ شاہی خواہشات بھی فوجی ضروریات کے تابع ہونی چاہیئے۔]

4۔ ایسا سپہ سالار جسے تدابیر کے اُلٹ پھیر سے حاصل ہونے والے فوائد کا پوری طرح علم ہو اپنی فوجوں کو سنبھالنا جانتا ہے۔ 5۔ جس سپہ سالار کو اِن چیزوں کا علم نہ ہو ' چاہے وہ اُس علاقے کی ساخت سے بخوبی واقف ہو ' پھر بھی وہ اپنے علم کا کوئی قابلِ ذکر عملی مظاہرہ نہیں کر سکے گا۔

[لغوی معنوں میں، "زمین کا فائدہ اُٹھاؤ"، جس کا مطلب نہ صرف یہ ہے کہ اچھی پوزیشنوں کو ہاتھ میں کر لو، بلکہ اپنے لئے تمام ممکنہ فطری فوائد بھی حاصل کرو۔ چھانگ اِیّ کہتا ہے: "ہر طرح کی زمین کی کچھ فطری خصوصیات ہوتی ہیں جن کی بِنا پر اپنے منصوبوں میں مخصوص تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ اِن فطری خصوصیات کو کسی قابلِ ذکر چیز میں کیسے بدلا جا سکتا ہے جب تک کہ مقامی جغرافیائی علم پر ذہن کی ہمہ گیری ہمہ دانی کا اضافہ نہ ہو جائے؟"]

6۔ پس جنگ کا ایک ایسا طالبِ علم جو فنونِ جنگ میں اپنے منصوبوں میں تبدیلی کرنے میں مشّاق نہ ہو، چاہے اُسے **پانچ فوائد** کا پتہ بھی ہو، وہ اپنے آدمیوں کو بہترین طریقے سے استعمال کرنے میں ناکام رہے گا۔

[چیالِن ہمیں بتاتا ہے کہ اِن میں پانچ واضح اور عام طور پر مفید طریقہ ہائے عمل شامل ہیں، جن کے نام کچھ یوں ہیں: "اگر کوئی مخصوص شاہراہ چھوٹی ہے تو اُسی پر چلنا چاہیئے؛ اگر کوئی فوج بالکل الگ تھلگ ہے تو اُس پر حملہ ضرور ہونا چاہیئے؛ اگر کوئی بستی خطرناک حالت میں ہے تو اس کا محاصرہ ضرور ہونا چاہیئے؛ اگر کسی پوزیشن پر طوفان برپا کیا جا سکتا ہے تو ایسا کرنے کی ضرور کوشش کرنی چاہیئے؛ اور اگر حکمران کے احکامات جنگی کاروائیوں سے مطابقت رکھتے ہوں تو ضرور اُن کی تعمیل ہونی چاہیئے۔" لیکن بعض دفعہ حالات ایسے ہوتے ہیں جو کسی سپہ سالار کو یہ فوائد حاصل کرنے سے روکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، "کوئی مخصوص راستہ اُس کے لئے مختصر ترین ہو سکتا ہے لیکن اگر اُسے پتہ ہے کہ یہ قدرتی رکاوٹوں سے اٹا پڑا ہے، یا یہ کہ دشمن اِس پر گھات لگا کر بیٹھا ہوا ہے، وہ اس راستے پر کبھی نہیں جائے گا۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی دشمن فوج اِس حال میں ہو کہ اُس پر حملہ کرنا عین ممکن ہو لیکن اگر اُسے پتہ ہے کہ یہ پہلے ہی بہت کچھ جھیل چکے ہیں اور امکان ہے کہ پوری بے جگری سے لڑیں گے تو وہ اُن کے ساتھ بھِڑنے سے باز رہے گا،" اور یہ سلسلہ اِسی طرح چلتا جاتا ہے۔]

7۔ لہٰذا ایک رہبرِ دانا کے منصوبوں میں فوائد اور نقصانات دونوں کو ایک ساتھ مدِّ نظر رکھا جائے گا۔

[ساؤ کُنگ کہتا ہے ' "آپ فائدے میں جا رہے ہوں یا نقصان میں ' آپ کے ذہن میں ہمیشہ اِس کے برعکس صورتِ حال بھی موجود ہونی چاہیئے۔"]

8۔ اگر ہماری فوائد کی توقعات اس طریقے سے پوری ہو جائیں تو ہم اپنے منصوبوں کے بیشتر حصے کو مکمل کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

[تُو مُو کہتا ہے : "اگر ہم جدوجہد کر کے دشمن سے کوئی برتری چھیننا چاہتے ہیں تو ہمارے ذہن صرف اُسی پر ہی نہیں جمے رہنے چاہئیں ' بلکہ اس امکان سے بھی غافل نہیں رہنا چاہیئے کہ دشمن ہمیں بھی نقصان پہنچا سکتا ہے ' اور اپنے حساب کتاب میں اس عنصر کو بھی درج کرنا چاہیئے۔"]

9۔ جبکہ دوسری طرف اگر تمام مشکلات کے باوجود ہم کوئی فائدہ / برتری اپنے قبضے لانے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں تو ہم بدقسمتی سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔

[تُو مُو کہتا ہے : "اگر میں کسی خطرناک پوزیشن سے نجات حاصل کرنے کا سوچ رہا ہوں ' مجھے نہ صرف یہ ذہن میں رکھنا چاہیئے کہ دشمن مجھے زخمی کر سکتا ہے بلکہ اپنی صلاحیت بھی مدِّ نظر رھنی چاہیئے جو دشمن پر برتری حاصل کرنے کے لئے درکار ہے۔ میری صلاح میں اگر اِن دو ملاحظات کی مناسب طریقے سے آمیزش کی جائے تو میں خود کو آزادی دلانے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔۔۔ مثال کے طور پر ؛ اگر دشمن نے مجھے گھیر لیا ہے اور میں صرف بچ نکلنے کے بارے میں سوچ رہا ہوں تو میرے طریقے کار سے جھلکتا ضعف میرے مخالف کو اس بات پر اکسائے گا کہ وہ میرا تعاقب کر کے مجھے کچل ڈالے ؛ اس سے بدرجہا بہتر ہو گا کہ میں اپنے آدمیوں کو دشمن پر ایک بھرپور جوابی حملہ کرنے کا حوصلہ دوں اور اس طرح حاصل ہونے والے فائدے کو خود کو دشمن کے شکنجے سے بچ نکلنے کے لئے استعمال کروں۔" دیکھئے ساؤ ساؤ کی داستان ' باب 7 ss. 35 ' نوٹ۔]

10۔ دشمن سرداروں کو نقصان پہنچا کر انھیں کم کر دیں ؛

[چیالن نے یہ نقصان پہنچانے کے کئی طریقے گنوائے ہیں، جن میں سے کچھ تو صرف مشرقی ذہن میں ہی آ سکتے ہیں : - " دشمن کے بہترین اور عقلمند ترین آدمیوں کو ورغلا للچا کر اس سے دور کر دیں، تاکہ اس کے پاس کوئی بھی نہ ہو جس سے وہ مشورہ کر سکے۔ اس کے ملک میں غدار پیدا کر دیں تاکہ حکومتی پالیسیاں بے ثمر ہو کر رہ جائیں۔ سازش اور فریب کی حوصلہ افزائی کریں، اور اس طرح حاکم اور اس کے وزیروں کے بیچ پھوٹ ڈلوا دیں۔ ہر عیارانہ تدبیر استعمال کر کے اس کے آدمیوں کو بتدریج تباہی کی طرف دھکیلتے جائیں اور اس کے خزانے کو ضائع کرا دیں۔ عیارانہ تحفوں سے انھیں حدوں سے تجاوز کی طرف لے جا کر ان کے اخلاق بگاڑ دیں۔ اسے خوبصورت عورتیں پیش کر کے اس کے ذہن کو مضطرب اور پریشان کر دیں۔" چھانگ اِیّ (وانگ شی) کے بعد سُن زو کی یہاں پر ایک مختلف تاویل کرتا ہے : "اپنے دشمن کو ایسی پوزیشن میں لے جائیں کہ زخم کھانا اس کے لئے ناگزیر ہو جائے اور وہ خود سمجھوتے پر آمادہ ہو جائے۔"]

اور ان کے لئے مصیبتیں کھڑی کریں،

[تُومُو، اس جملے میں، اپنی تاویل میں اس جانب اشارہ کرتا ہے کہ دشمن کے لئے ایسی مصیبتیں کھڑی کرنا جو اس کی "ملکیتوں" پر اثر انداز ہوں یا جنھیں ہم "اثاثے" کہہ سکتے ہیں، جو اس کے خیال کے مطابق "ایک بڑی فوج، ایک بہت بڑا خزانہ، فوجیوں کے درمیان ہم آہنگی اور احکام کی باقاعدہ بجاآوری" ہو سکتے ہیں۔ یہ چیزیں ہمیں دشمن پر چابک دست بنا دیتی ہیں۔]

اور انھیں مستقلاً مصروف رکھو؛

[لغوی معنوں میں، "انھیں نوکر بنا دو۔" تُومُو کہتا ہے "انھیں آرام مت لینے دو۔"]

انھیں بظاہر خوشنما ترغیبات پیش کرو اور انھیں کسی خاص نکتے کی جانب بھگا دو۔

[منگ شی کے نوٹ میں "اُنھیں PIEN (ان کے اندر اٹھنے والی پہلی تحریک کے مطابق کام کرنے کی بجائے کسی دوسرے طریقے سے کام کرنے کی وجوہات) بھُلوادو' اور ان سے اپنی جانب جلد بازی کے کام کرواؤ" کے محاورانہ استعمال کی بڑی بہترین مثال موجود ہے۔]

11۔ جنگ کا فن ہمیں سکھاتا ہے کہ ہم نے اس بات پر تکیہ کر کے نہیں بیٹھ رہنا کہ دشمن کے حملہ کرنے کا امکان زیادہ نہیں ہے بلکہ اُس کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنی تیاری پر بھروسہ کرنا ہے؛ اُس کے نہ حملہ کرنے کے امکانات پر نہیں' بلکہ اس حقیقت پر کہ ہم نے خود کو ناقابلِ حملہ بنالیا ہے۔ 12۔ پانچ خطرناک غلطیاں ہیں جو کسی سپہ سالار پر اثر انداز ہو سکتی ہیں :

(1) لاپروائی جو ہلاکت کی طرف لے جاتی ہے؛

["بِنا سوچے سمجھے کی بہادری"' جیسا کہ ساؤ کُنگ نے اس کا تجزیہ کیا ہے' جس کی وجہ سے آدمی ایک پاگل بیل کی طرح اندھا دھند اور جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے لڑتا ہے۔ چھانگ اِیؔ کہتا ہے' "ایسے حریف کا مقابلہ اندھا دھند طاقت سے نہیں کرنا چاہیئے' بلکہ اُسے بہلا پھُسلا کر ایسے مقام تک لے آنا چاہیئے جہاں گھات لگا رکھی ہو اور وہیں اُسے مار دینا چاہیئے۔" اُوزو باب 4 کے آغاز کے ساتھ موازنہ کریں : "کسی سپہ سالار کی شخصیت کا اندازہ کرنے کے لئے' لوگوں کی عادت ہے کہ ساری توجہ اس کی جرات و بہادری پر دیتے ہیں' یہ بھول جاتے ہیں کہ ایک جنرل میں جو ڈھیر ساری خوبیاں ہونی چاہیئیں جرات و بہادری ان میں سے صرف ایک ہے۔ نِرے بہادر آدمی کا رُجحان بے پروائی سے لڑنے کی جانب ہوتا ہے' اور جو بنا سوچے سمجھے لڑے بغیر کسی ادراک کے کہ مفید کیا ہے' اس کی حوصلہ شکنی ہونی چاہیئے۔" سی-مافا نے بھی ایک بڑا تُند تبصرہ کیا ہے : "سیدھا سادہ موت کو گلے لگا لینے سے فتح نہیں ملتی۔"]

(2) بُزدلی' جو گرفتاری کا باعث بنتی ہے؛

[جس چینی لفظ کا ترجمہ یہاں پر "بزدل" کیا گیا ہے، ساؤکُنگ نے اس کی تعریف ایک ایسے آدمی کے طور پر کی ہے جس کی ڈرپوکی اُسے آگے بڑھ کر کوئی برتری حاصل کرنے سے روکتی ہے"، اور وانگ شی اضافہ کرتا ہے "جو خطرہ دیکھتے ہی بھاگ کھڑا ہو"۔ منگ شی زیادہ بہتر تشریح کرتا ہے "جس کا جھکاؤ زندہ لوٹ آنے کی جانب ہو"، ایسا آدمی کبھی خطرہ مول نہیں لے گا۔ لیکن سُن زو کو بھی پتہ تھا کہ جنگ میں خطرات مول لئے بغیر کوئی کامیابی حاصل نہیں کی جاسکتی۔ تھائی کُنگ نے کہا: "جو کوئی برتری حاصل کرنے کا موقع اپنے ہاتھ سے پھسل جانے دے اسے اس کا نتیجہ بہت بڑی مصیبت کی صورت میں بھگتنا پڑے گا"۔ 404 عیسوی میں، لیُواِیّ نے دریائے یانگ زی میں باغی ہُوان شئین کا پیچھا کرتے ہوئے جزیرہ چھنگ-ہُنگ پر اس کے ساتھ ایک بحری جنگ لڑی۔ شاہ کی وفادار فوج کی تعداد چند ایک ہزار تھی، جبکہ ان کے مخالفین کے پاس بہت بڑی قوت تھی۔ لیکن ہُوان شئین نے اپنے ممکنہ انجام سے بچنے کے لئے اپنے جنگی جنک (قدیم چینی طرز کا بحری جہاز) کے ساتھ ایک چھوٹی کشتی باندھ رکھی تھی تاکہ اگر ضروری ہو تو ایک لمحے کے انتباہ پر بھی وہ بچ نکلے۔ اس کا فطری نتیجہ یہ نکلا کہ اس کے سپاہیوں کا لڑنے کا جذبہ بالکل سکڑ گیا، اور جب شاہ کے وفاداروں نے ہوا کی سمت میں بارُودی جہازوں (Fireships) کے ساتھ حملہ کیا، سب کے سب انتہائی جوش و جذبے کے ساتھ اس تگ و دو میں مصروف تھے کہ اس ہنگامے میں وہ سب سے آگے ہوں، ہُوان شئین کی فوج شکست کھا گئی، اور انھیں اپنا تمام ساز و سامان جلا کر دو دن اور دو راتوں تک بغیر رُکے مسلسل بھاگنا پڑا۔ چھانگ اِیّ بھی اس سے ملتی جلتی کہانی ریاست چِیں کے سپہ سالار چھاؤ ِینگ-چی کے بارے میں سناتا ہے، جس نے 597 ق م میں چُو کی فوجوں کے ساتھ لڑائی کے دوران، دریا کنارے ایک کشتی تیار رکھی ہوئی تھی، اِس امید پر کہ اگر شکست ہوئی تو وہ سب سے پہلے دریا پار کر جائے گا۔]

(3) ایک جلد باز فطرت جسے بے عزتی کر کے طیش دلایا جاسکتا ہے؛

[تُومُو یاؤشِنگ کی کہانی سناتا ہے، 357 عیسوی میں جب ہُوانگ مئی، تھنگ چیانگ اور دوسرے اس کے مقابلے پر آئے تو اس نے خود کو دیواروں میں مقید کر لیا اور لڑنے سے انکار کر دیا۔ تھنگ چیانگ نے کہا: "ہمارا حریف

غصیلے مزاج کا ہے اور اسے بآسانی اکسایا جا سکتا ہے؛ ہم اس پر مسلسل حملے کر کے اس کی دیواریں توڑ دیتے ہیں، پھر وہ طیش کھا کر باہر آ جائے گا۔ ایک دفعہ اس کی فوجوں کو ہم لڑائی کے لئے باہر نکال لائے تو وہ ہمارا شکار بن کر مرے گا"۔ اس منصوبے پر عمل درآمد ہوا، یاؤشِنگ لڑنے کے لئے باہر آیا، دشمن پسپا ہونے کا ناٹک کر کے اسے اتنا دور لے آیا کہ وہ سان یُئین پہنچ گیا، اور بالآخر اس پر حملہ کر کے اسے مار دیا گیا۔]

(4) ذکاوتِ آبرُو جو شرم کے معاملے میں بہت حسّاس ہو؛

[اس کا یہ مطلب نہیں لینا چاہیئے کہ کسی سپہ سالار میں عزّت کا احساس حقیقت میں کوئی نقص ہے۔ سُن زو نے جس چیز کی مذمت کی ہے وہ اس کی بجائے توہین آمیز اطلاعات کے معاملے مبالغے کی حد تک حساسیت ہے، ضرورت سے زیادہ حساس آدمی جس کو بدنامی لڑ جائے، بہر حال غیر مستحق ہے۔ مئی یاؤ- چھن نے بڑی درست بات کی ہے، اگرچہ کسی حد تک خود تردیدی کے انداز میں : "شان و شوکت کی تلاش عوامی رائے سے بے پرواہ ہونی چاہیئے۔"]

(5) اپنے آدمیوں کی ضرورت سے زیادہ فکر، جو اسے پریشانی اور بے چینی سے دوچار کر دے۔

[یہاں پھر سُن زو کا یہ مطلب نہیں کہ سپہ سالار کو اپنی فوجوں کی بہبود سے لاپرواہ ہونا چاہیئے۔ جس بات پر وہ زور دینا چاہ رہا ہے وہ اس بات کا خطرہ ہے کہ وہ اپنے آدمیوں کی چھوٹی سی آسائش کی خاطر کسی اہم عسکری برتری حاصل کرنے کے موقعے کو ضائع کر دے۔ یہ ایک کوتاہ بین پالیسی ہے، کیونکہ آگے چل کر شکست ہو گی تو فوجیوں کو زیادہ تکلیف میں سے گزرنا پڑے گا، یا اَور کچھ نہیں تو جنگ طول پکڑ جائے گی، جو کہ اس کا نتیجہ ہو گی۔ رحم کا ایک غلط احساس اکثر کسی سپہ سالار کو اس بات پر مائل کرے گا کہ کسی شہر کا محاصرہ چھوڑ دے، یا مشکل میں گھری کسی علیحدہ مہم پر بھیجی گئی فوج کو کمک بھیجے، جو کہ اس کی عسکری جبلتوں کے خلاف ہو گا۔ اب زیادہ تر لوگ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ جنوبی افریقہ کی جنگ میں لیڈی سمتھ کی مدد کرنے کی بارہا کوششیں حقیقت میں حکمتِ

عملی کی اتنی زیادہ فاش غلطیاں تھیں جو اپنے ہی مقصد کو ناکام کر رہی تھیں۔اور بالآخر ریلیف اس خاص آدمی کے ذریعے سے ہی ملا جس نے ایک عزمِ مصمم کے ساتھ اس کام کا آغاز کیا کہ ایک چھوٹے سے حصے کے جذبات کی خاطر پوری قوم کے مفادات کو داؤ پر نہ لگایا جائے۔ ہمارے سپہ سالاروں میں سے ایک پرانا فوجی جو جنگ میں انتہائی واضح طور پر ناکام ہوا' مجھے یاد ہے ایک دفعہ اس نے میرے سامنے اس بنیاد پر اپنا دفاع کرنے کو کوشش کی کہ وہ ہمیشہ "اپنے آدمیوں کا خیال رکھتا تھا"۔کاش اُسے پتہ ہوتا کہ یہ عذر پیش کر کے وہ سُن زو کے منہ سے اپنی ہی بے عزتی کروا رہا ہے۔]

13۔ یہ کسی سپہ سالار کے پانچ بار بار دہرائے جانے والے گناہ ہیں' جو جنگ کی سیادت (Conduct) کے لئے تباہ کن ہوتے ہیں۔ 14۔جب کوئی فوج شکست خوردہ ہو اور اس کا لیڈر مارا گیا ہو' تو اس کی وجہ انھی پانچ خطرناک غلطیوں میں ملے گی۔ انھی کو اپنے غور وخوض کا محور بنانا چاہیئے۔

[1]"مارشل تورین" صفحہ 50

9

فوج مارچ کرتے ہوئے

[اس دلچسپ باب کے مضامین مافیہ اس کے عنوان سے زیادہ ss. 1 میں بہتر طریقے سے بیان کئے گئے ہیں۔]

1۔ سُن زو نے کہا: اب ہم فوج کے پڑاؤ اور دشمن کی علامتوں کا مشاہدہ کرنے کے سوال کی جانب آتے ہیں۔ پہاڑوں پر سے تیزی سے گزر جائیں اور وادیوں کے آس پاس رہیں۔

[مقصد یہ ہے کہ بنجر اونچائیوں پر زیادہ دیر تک نہ ٹھہریں بلکہ پانی اور چارے کی فراہمی کے قریب رہیں۔ اُوزو' باب 3 کے ساتھ موازنہ کریں: "فطرت کے تنوروں میں نہ ٹکے رہیں"، یعنی "وادیوں کے داخلی مقامات پر"۔ چھانگ اِیّ یہ واقعہ سناتا ہے: "آخری ہن دَور میں اُو-تُو چیانگ ڈاکوؤں کا سردار تھا اور اس کے گروہ کا قلع قمع کرنے کے لئے مائیئین کو بھیجا گیا۔ چیانگ نے پہاڑوں میں پناہ لے رکھی تھی، مائیئین نے لڑائی پر کوئی اصرار نہیں کیا، بلکہ اس نے پانی اور چارے کی فراہمی والی تمام اچھی پوزیشنیں اپنے ہاتھ میں کر لیں۔ جلد ہی چیانگ اشیائے خورونوش کی ضرورت میں ایسے شدید برے حالوں کا شکار ہو گیا کہ اسے مکمل طور پر ہتھیار ڈالنے پڑ گئے۔ اسے وادیوں کے قرب وجوار میں رہنے کا فائدہ معلوم نہیں تھا۔"]

2۔ اونچی جگہوں پر پڑاؤ ڈالیں،

[اونچے پہاڑوں پر نہیں بلکہ گردوپیش میں سے ابھرے ہوئے کسی ٹیلے یا چھوٹی پہاڑی پر۔]

منہ سورج کی طرف کر کے۔

[تُومُو کے مطابق اس کا مطلب ہے "جنوب کی طرف منہ کر کے" اور چھن حاؤ کے مطابق "مشرق کی طرف منہ کر کے"۔ ذیل میں ss. 11، 13 کے ساتھ موازنہ کریں۔]

لڑائی کے لئے بلندی کی طرف سفر مت کریں۔ پہاڑوں کی جنگ میں اتنا بھی بہت ہے۔ 3۔ دریا پار کرنے کے بعد اِس سے دُور نکل جائیں۔

["اپنے دشمن کو ترغیب دینے کے لئے کہ آپ کے بعد وہ پار کرے"، ساؤ کُنگ کے مطابق، اور چھانگ اِیّ بھی کہتا ہے، "تاکہ آپ کے آگے بڑھنے میں مزاحم نہ ہو سکے"۔ تُنگ تی ان کا اقتباس ہے، "اگر دشمن دریا پار کرتا ہے" وغیرہ۔ لیکن اگلے جملے کو سامنے رکھیں تو یہ تقریباً یقینی طور پر تحریف ہے۔]

4۔ جب کوئی حملہ آور فوج آگے بڑھنے کے دوران دریا پار کرے تو آگے بڑھ کر بیچ ندی میں اس کا سامنا نہ کریں۔ بہترین یہ ہے کہ جب آدھی فوج دریا پار کر لے تو حملہ کریں۔

[لی چھُوآن حوالہ دیتا ہے ہن سِن کی عظیم فتح کا جو اس نے دریائے وئی پر لُنگ چُو کو شکست دے کر حاصل کی۔ چی ان ہن شُو باب 34 تختی نمبر 6 کی پشت پر دیکھیں تو، ہم دیکھتے ہیں کہ جنگ کا منظر کچھ یوں بیان کیا گیا ہے :
"دونوں فوجیں دریا کے آر پار صف بستہ تھیں۔ رات میں، ہن سِن نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ دس ہزار کے قریب بوریوں میں ریت بھریں اور ایک بلند ڈیم بنا دیں۔ پھر، اپنی آدھی فوج لے کر دریا کے پار اُترا، لُنگ چُو پر حملہ کیا؛ لیکن کچھ دیر بعد اپنی کوشش میں ناکام ہونے کا بہانہ کرتے ہوئے جلدی جلدی دریا کے دوسرے کنارے کی جانب پسپا ہو گیا۔ لُنگ چُو اِس غیر متوقع کامیابی پر پھول گیا، اور بآوازِ بلند کہنے لگا : "مجھے پورا یقین تھا کہ ہن سِن ایک بزدل ہے!" اس نے اس کا تعاقب کرتے ہوئے اب خود دریا پار کرنا شروع کیا۔ اب ہن سِن نے ایک دستہ بھیجا جو ریت کی بوریوں کو پھاڑ ڈالے، اس طرح بہت سارا پانی بہہ نکلا، جو بہا لے گیا اور لُنگ چُو کی فوج کے بڑے حصے کو دریا پار کرنے سے روک دیا۔ پھر وہ فوج کے اس حصے کی طرف متوجہ ہوا جو باقی فوج سے کٹ چکا تھا، اور اسے نیست و نابود کر دیا، جبکہ مرنے والوں میں لُنگ چُو خود بھی شامل تھا۔ دوسرے کنارے پر رہ جانے والی بقیہ فوج بھی بکھر گئی اور مختلف سمتوں میں بھاگ گئی۔]

5۔ اگر آپ لڑائی کے بارے میں متفکر ہیں تو حملہ آور کو جو دریا پار کر کے آنا ہے اس کے پاس جا کر آپ کو اس کا سامنا نہیں کرنا چاہیئے۔

[اس کو پار کرنے سے روکنے کے خوف کی وجہ سے]

6۔ اپنی آبی سواریوں کو دشمن سے بلند اس طرح لنگر انداز کریں کہ رخ سورج کی جانب ہو۔

[دیکھئے مذکورہ بالا ss. 2۔ پانی کے حوالے سے ان الفاظ کا دہرایا جانا بہت عجیب ہے۔ چھانگ اِیّ کا نوٹ ہے : " کہا چاہے دریا کنارے صف بستہ فوجیں ہوں' یا خود ندی میں لنگر انداز کشتیاں ہوں؛ ہر صورت میں ان کا دشمن سے بلند اور رخ سورج کی طرف ہونا بہت ضروری ہے۔ "دوسرے مبصرین اس موضوع پر بالکل مبہم ہیں۔

دشمن کا سامنا کرنے کے لئے ندی کے بہاؤ کے الٹ سفر نہ کریں۔

[تُومُو کہتا ہے : " کیونکہ پانی نشیب کی طرف بہتا ہے' ہمیں دریا کے زیریں پھیلاؤ پر خیمہ زن نہیں ہونا چاہیئے 'خطرہ ہے کہ دشمن پانی چھوڑ کر ہمیں سیلاب میں ہی نہ بہادے۔ چُو - کو اُو - ہوٗ کا بیان ہے کہ 'دریائی جنگ میں ہمیں بہاؤ کے خلاف پیش قدمی نہیں کرنی چاہیئے' 'اور اتنی ہی اہمیت کی حامل یہ بات بھی ہے کہ ہمارا بیڑہ دشمن کے مقابلے پر پستی میں لنگر انداز نہیں ہونا چاہیئے' کیونکہ پھر وہ بہاؤ کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم تک پہنچ جائیں گے "۔ کچھ مبصرین نے اس خطرے کا بھی اظہار کیا ہے کہ دشمن پانی میں زہر ملا سکتا ہے جو بہتا ہوا ہم تک پہنچ جائے گا۔]

سو دریائی جنگ کا بیان تمام ہوا۔ 7۔ سمندری پانی والی دلدلوں میں ہماری پوری توجہ اس امر پر ہونی چاہیئے کہ بلا تاخیر ان کے اوپر سے جلد از جلد گزر جائیں۔

[اس کی وجہ پانی کی کمی، بے کار قسم کا سبزہ اور آخری لیکن بہت اہم وجہ کہ وہ نشیبی اور مسطح ہوتی ہیں، اور حملے کی صورت میں دفاع ممکن نہیں ہوتا۔]

8۔ اگر کھارے پانی والی دلدلوں میں لڑنا پڑ ہی جائے تو پانی اور گھاس آپ کے قرب وجوار میں ہونی چاہیئے جبکہ آپ کی پشت پر درختوں کے جھُنڈ ہوں۔

[لی چھُوآن تبصرہ کرتا ہے کہ جہاں درخت ہوں اس زمین کے نا قابلِ اعتبار ہونے کا امکان کم ہوتا ہے، جبکہ تُومُو کہتا ہے کہ وہ آپ کا عقب محفوظ کرنے کے کام آئیں گے۔]

تو کھارے پانی کی دلدلوں میں کاروائیوں پر بات ہو گئی۔ 9۔ خشک اور ہموار علاقے میں ایسی جگہ پر پوزیشن لیں جو آسان پہنچ میں ہو اور جہاں آپ کے دائیں طرف اور عقب میں سطح بلند ہو رہی ہو،

[تُومُو حوالہ دیتا ہے تھائی کُنگ کا جو کہتا ہے : "ندی یا دلدل فوج کے بائیں جانب ہونی چاہیئے جبکہ کوئی پہاڑی یا اونچا مقام دائیں جانب"۔]

تاکہ خطرہ سامنے ہو اور محفوظ مقام پشت پر ہو۔ تو ہموار جگہ پر پڑاؤ ڈالنے پر بات ہو گئی۔ 10۔ علمِ عسکریت کی چار کارآمد شاخیں ہیں

[جنھیں یوں پکارا جاتا ہے (1) پہاڑوں (2) دریاؤں (3) دلدلوں اور (4) میدانوں کے بارے میں۔ موازنہ کریں "نپولین کے عسکری اقوال" نمبر 1 سے]

جن کی وجہ سے زرد شہنشاہ چار مختلف بادشاہوں پر غالب آیا۔

["زرد شہنشاہ" کے حوالے سے : مئی یاؤ- چھن پوچھتا ہے، قدرے معقولیت کے ساتھ، کیا متن میں کوئی غلطی ہے کیونکہ ہُوانگ تھی کے چار دوسرے بادشاہوں پر فتح حاصل کرنے کے بارے میں کوئی معلومات میسر نہیں۔

شی چی (باب 1 آغاز) صرف ین تھی اور چی اِیّ پر اس کی فتوحات کے بارے میں بتاتی ہے۔ لیُو تھاؤ میں مذکور ہے کہ اس نے "ستر جنگیں لڑیں اور سلطنت میں امن قائم کیا"۔ ساؤکُنگ نے یوں وضاحت کی ہے 'کہ زرد شہنشاہ نے پہلی دفعہ وابستہ نوابوں کے جاگیر داری نظام کا ادارہ قائم کیا' جن میں سے ہر ایک (جن کی تعداد چار تھی) شہنشاہ کے لقب کا حامل تھا۔ لی چھُوآن ہمیں بتاتا ہے کہ فنونِ حرب کی ابتداء ہُوانگ تھی کے زیرِ اثر ہی ہوئی تھی 'جس کو یہ اپنے وزیر فنگ ہؤ سے ملی تھی۔]

11۔ سب فوجیں نیچی کے مقابلے میں اونچی جگہ کو پسند کرتی ہیں۔

[مئی یاؤ- چھن کہتا ہے ' "اونچی جگہ نہ صرف زیادہ متفقہ اور صحت افزا ہے 'بلکہ عسکری نقطۂ نظر سے بھی زیادہ موزوں ہے؛ نیچی جگہ نہ صرف مرطوب اور غیر صحت بخش ہوتی ہے 'بلکہ لڑائی کے لئے بھی غیر فائدہ مند ہوتی ہے"۔]

اور تاریک جگہوں کے مقابلے میں روشن جگہوں کو۔ 12۔ اگر آپ کو اپنے آدمیوں کی پرواہ ہے '

[ساؤکُنگ کہتا ہے : " پانی اور چراگاہوں کی وجہ سے آپ اپنے جانوروں کو چرنے کے لئے چھوڑ سکتے ہیں"۔]

اور آپ سخت جگہ پر پڑاؤ کرتے ہیں تو آپ کی فوج ہر طرح کی بیماریوں سے محفوظ رہے گی '

[چھانگ اِیّ کہتا ہے : " موسم کی خشکی و باؤں کو پھوٹ پڑنے سے روکے گی"۔]

اور اس سے فتح کا جادو جاگے گا۔ 13۔ جب آپ کسی پہاڑی یا کنارے پر آئیں تو روشن حصے پر قبضہ جمائیں 'جہاں ڈھلوان آپ کے دائیں اور عقب میں ہو۔ یوں ایک ہی بار میں آپ اپنے سپاہیوں کا بھلا بھی کریں گے اور زمین کے فطری فوائد سے بھی بہرہ مند ہوں گے۔ 14۔ اگر بالائی علاقوں میں موسلادھار بارشوں کے نتیجے میں وہ دریا جسے آپ سمجھ رہے تھے کہ پایاب ہو گا ' بھر جائے اور جا بجا جھاگ سے اٹا ہو تو آپ کو اس کے اتر جانے تک انتظار

کرنا چاہیئے۔ 15۔ایساعلاقہ جس میں عمودی چٹانیں ہوں جن کے بیچوں بیچ تیز بہاؤوالی ندی گزر رہی ہو' قدرتی طور پر گہری کھوہیں ہوں'

[مؤخرالذکر کی تعریف یوں ہے "ایسی جگہیں جو ہر سمت سے ڈھلوان کناروں میں گھری ہوئی ہوں اور ان کی تہہ میں پانی کے جوہڑ ہوں"۔]

تنگ جگہیں'

[ان کی تعریف یوں کی جاتی ہے "قدرتی احاطے یا قید خانے" یا "ایسی جگہیں جو تین اطراف میں عمودی چٹانوں میں گھری ہوئی ہوں ــ جن کے اندر جانا آسان ہو لیکن باہر نکلنا مشکل ہو"۔]

الجھے ہوئے گنجان جھاڑیوں کے سلسلے'

[ان کی تعریف یوں کی جاتی ہے "ایسی جگہیں جو گھنی جھاڑیوں سے اس طرح اٹی پڑی ہوں کہ برچھیاں نیزے استعمال نہ کئے جا سکیں"۔]

دلدلیں

[ان کی تعریف یوں کی جاتی ہے "ایسی نشیبی جگہیں جن میں اتنا کیچڑ ہو کہ گھوڑا گاڑیوں اور گھڑ سواروں کا گزرنا ناممکن ہو"۔]

اور دراڑیں'

[مئی یاؤ- چھن نے اس کی تعریف یوں کی ہے "سر پر منڈلاتی ہوئی چٹانوں کے بیچ ایک تنگ اور مشکل راستہ"۔ تُومُو کا نوٹ ہے "درختوں اور چٹانوں سے اٹی ہوئی جگہ جس میں سے بہت پہاڑی نالے گزر رہے ہوں اور کھائیاں ہوں"۔ یہ بہت مبہم ہے' لیکن چیالن نے اس کی بڑی اچھی وضاحت کی ہے کہ یہ ایک پہاڑی درّہ یا تنگ راستے کو

کہتے ہیں ‘اور چھانگ اِیّ کی رائے بھی اسی سے ملتی جلتی ہے۔ مجموعی طور پر مبصرین کی رائے کا جھکاؤ پہاڑی درے کی جانب ہی ہے۔ لیکن ایک جگہ پر چینی لفظ کا عام فہم مطلب "تڑخی ہوئی چیز‘ درز یا شگاف" اور یہ حقیقت کہ جملے میں دوسری جگہوں پر چینی لفظ کا پہاڑی درّے جیسی کسی چیز کی طرف اشارہ کرنا اِنھوں نے مجھے یہ سمجھنے پر مجبور کر دیا ہے کہ سُن زو یہاں پر دراڑوں کی بات کر رہا ہے۔]

جتنی تیزی سے ممکن ہو ان سے نکل جانا چاہیئے اور ان کی طرف جانے کی کوشش بھی نہیں کرنی چاہیئے۔ 16۔ جبکہ ہمیں ان جگہوں سے دور رہنا چاہیئے دشمن کو ان جگہوں میں جانے پر مجبور کرنا چاہیئے؛ جب دشمن ہمارے سامنے ہو تو یہ جگہیں دشمن کی پشت پر ہوں۔ 17۔ اگر آپ کے پڑاؤ کے آس پاس کوئی پہاڑی علاقہ ہو‘ آبی گھاس میں گھرے ہوئے جوہڑ ہوں‘ سرکنڈوں سے بھرے ہوئے خالی تالاب ہوں‘ یا درختوں کے جھنڈ ہوں جن کے نیچے گھنی جھاڑیاں اگی ہوئی ہوں‘ ان کو بڑی توجہ کے ساتھ نکالنا چاہیئے اور ان کی تلاشی لینی چاہیئے؛ کیونکہ گھات لگانے والے لوگ اور مکّار جاسوس انھی جگہوں پر چھپے ہوئے ہوں گے۔

[چھانگ اِیّ کا نوٹ ہے : "ہمیں ان غداروں سے بھی اپنی حفاظت کرنی چاہیئے جو کسی قریبی جھاڑی میں چھپ کر ہماری کمزرویوں کی جاسوسی کر رہے ہوں اور ہمارے احکامات کی سن گن لے رہے ہوں"۔]

18۔ جب دشمن بہت قریب ہو اور خاموش رہے تو وہ اپنی پوزیشن کی قدرتی طاقت پر بھروسہ کر رہا ہوتا ہے۔

[یہاں سے علامتوں کے مشاہدے پر سُن زو کا تبصرہ شروع ہوتا ہے جس کا زیادہ تر حصہ اتنا شاندار ہے کہ جنرل بیڈن پاول کے "سکاؤٹوں کی مدد کرنے والی چیزیں" جیسے کسی بھی جدید ہدایت نامے میں اسے تقریباً شامل کیا جا سکتا ہے۔]

19۔ جب وہ دُور دُور رہے اور لڑائی پر اُکسانے کی کوشش کرے تو وہ اس بات پر متفکر ہوتا ہے کہ پیش قدمی دوسرا کرے۔

[غالباً ہم مضبوط پوزیشن میں ہیں اور وہ ہمیں وہاں سے نکالنا چاہ رہا ہے۔ تُومُو کہتا ہے "اگر وہ ہمارے قریب آتا ہے اور لڑائی مسلط کرنے کی کوشش کرتا ہے، یوں لگے جیسے وہ ہماری تحقیر کر رہا ہے، اور اس بات کا امکان کم ہو گا کہ ہم اس کی للکار کا جواب دیں"۔]

20۔ اگر اس کا پڑاؤ بہت آسان رسائی میں ہے تو وہ ہمیں چارہ ڈال رہا ہے۔

21۔ جنگل کے درختوں میں حرکت اس بات کا پتہ دیتی ہے کہ دشمن پیش قدمی کر رہا ہے۔

[ساؤکنگ اس کی وضاحت یوں کرتا ہے "صاف راستے پر درختوں کا گرنا"، اور چھانگ اِیّ کہتا ہے: "ہر آدمی سکاؤٹ بھیجتا ہے تاکہ وہ اونچی جگہوں پر چڑھ کر دشمن کا مشاہدہ کریں۔ اگر کوئی سکاؤٹ یہ دیکھتا ہے کہ جنگل کے درخت حرکت کر رہے ہیں اور ہل جل رہے ہیں، تو اسے پتہ چل سکتا ہے کہ دشمن فوج کے مارچ کے لئے راستہ صاف کرنے کے غرض سے درختوں کو کاٹا جا رہا ہے۔ "]

گھنی گھاس کے بیچ بہت سارے پردوں کے ظاہر ہونے کا مطلب ہے کہ دشمن ہمیں شک میں ڈالنا چاہتا ہے۔

[ساؤکنگ سے مستعار لی گئی تُومُو کی وضاحت کچھ یوں ہے: " گھنی ہریالی کے بیچ پردوں اور چھپّروں کی موجودگی اس بات کی یقینی علامت ہے کہ دشمن بھاگ چکا ہے اور ہمارے تعاقب کے خوف سے یہ چھپنے کی جگہیں بنائی ہیں تاکہ ہمیں گھات کا شبہ ہو۔" لگتا یوں ہے کہ پسپا ہوتے ہوئے دشمن کے ہاتھ جلدی میں جو لمبی گھاس بھی لگی اس نے جلدی جلدی اس سے یہ پردے باندھ دیے۔]

22۔ پرندوں کا اڑتے اڑتے بلند ہو جانا کمین گاہ کی علامت ہے۔

[چھانگ اِیّ کی وضاحت بلاشبہ درست ہے: "جب پرندے سیدھ میں اڑتے اڑتے اچانک اوپر کو اٹھ جائیں اس کا مطلب ہے کہ نیچے اس جگہ پر سپاہی گھات لگائے بیٹھے ہیں۔"]

سہمے ہوئے جنگلی جانور اس چیز کا اشارہ ہیں کہ حملہ ہونے والا ہے۔ 23۔ جب دُھول بہت اونچائی تک اٹھ رہی ہو' تو یہ گھوڑا گاڑیوں کی پیش قدمی کی علامت ہے؛ جب دھول زیادہ اونچی نہ ہو لیکن وسیع رقبے پر پھیلی ہوئی ہو تو یہ پیادہ فوج کی پیش قدمی کو ظاہر کرتی ہے۔

["بلند اور تیکھی" ' یا چوٹی کی صورت میں اٹھتی ہوئی' بلاشبہ دھول کے لئے یہ استعارے کسی قدر مبالغہ آمیز ہیں۔ مبصرین اس عمل کی وضاحت یوں کرتے ہیں کہ گھوڑے اور گھوڑا گاڑیاں آدمیوں سے بھاری ہوتی ہیں' تو زیادہ دھول اڑاتی ہیں' اور وہ ایک دوسرے کے پیچھے پیچھے ایک سیدھ میں بھی چلتی ہیں' جبکہ پیادہ فوج قطاروں میں چلتی ہے اور بہت سے پہلو بہ پہلو بھی چلتے ہیں۔ چھانگ اِیّ کے مطابق "ہر فوج کے ساتھ سکاؤٹس ہوتے ہیں جو اس سے کسی قدر آگے آگے چل رہے ہوتے ہیں جو دشمن کی اڑائی ہوئی دھول دیکھ کر بھاگ کر واپس جاتے ہیں اور کمانڈر انچیف کو آگاہ کرتے ہیں"۔ دیکھئے جنرل بیڈن - پاول : "فرض کیجئے کہ آپ دشمن ملک میں پیش قدمی کر رہے ہیں تو آپ کی آنکھیں دشمن یا اس کے آثار کی کھوج میں بہت دور تک پہنچنی چاہیئے : اشکال' دھول اڑتی ہوئی' پرندے اوپر کو اٹھتے ہوئے' ہتھیاروں کی چمک وغیرہ"۔ [1]]

جب یہ مختلف سمتوں میں بکھر جائے تو اس کا مطلب ہے کہ ایندھن کے لئے لکڑی جمع کرنے کے لئے لوگ بھیجے گئے ہیں۔ دھول کے چند ایک بادل آگے پیچھے حرکت کرتے ہوئے اس بات کی علامت ہیں کہ فوج پڑاؤ ڈال رہی ہے۔

[چھانگ اِیّ کہتا ہے : " فوجی کیمپ کے دفاع کی تقسیم کے لئے' ایک ہلکا گھوڑا اس کے محیط کے گرد دوڑایا جائے گا تا کہ اپنی پوزیشن کی خوبیوں اور خامیوں کی جانچ کی جا سکے۔ تو ظاہر ہے کہ اس کی تھوڑی بہت دھول اور حرکت بھی محسوس ہو گی"۔]

24۔ عاجزانہ الفاظ اور تیاریوں میں اضافہ اس بات کی علامت ہے کہ دشمن پیش قدمی کرنے والا ہے۔

[تُومُو کہتا ہے : "جب وہ یوں کھڑے ہوں کہ ہم سے بے حد خوفزدہ ہیں تو ان کا مقصد ہے کہ ہمیں متکبر اور لاپرواہ بنادیں' اس کے بعد وہ پھر ہم پر حملہ کریں گے۔" چھانگ اِیّ نے ین فوج جس کی قیادت چی چی کر رہا تھا کے خلاف چی-مَو کے تی ان تھان کی کہانی کا حوالہ دیا ہے۔ شی چی کے باب 82 میں لکھا ہے : " تی ان تھان نے واضح الفاظ میں کہا : ' مجھے ڈر صرف اس بات کا ہے کہ ین فوج اپنے چی قیدیوں کی ناکیں کاٹ کر انھیں ہمارے خلاف پہلی صف میں نہ کھڑا کر دیں؛ یہ ہمارے شہر کی تباہی ہو گی'۔ دوسری جانب اس خطاب کی اطلاع پہنچ گئی' اور اس تجویز پر فوراً ہی عمل درآمد ہو گیا؛ لیکن شہر کے اندر کے لوگ اپنے ہم وطنوں کو اس مسخ شدہ حالت میں دیکھ کر طیش میں آ گئے' اور اس خوف سے کہ کہیں وہ دشمن کے ہتھے نہ چڑھ جائیں' انھوں نے ہمیشہ سے زیادہ حوصلے اور ثابت قدمی کے ساتھ اپنا دفاع کیا۔ ایک بار پھر تی ان تھان نے وفاداریاں بدلے ہوئے جاسوس بھیجے جنھوں نے جا کر یہ الفاظ رپورٹ کئے : "مجھے سب سے زیادہ ڈر اس چیز کا ہے کہ ین کے لوگ آبادی سے باہر واقع بزرگوں کے مقبرے نہ کھود ڈالیں اور ہمارے آباؤاجداد کی ایسی توہین کر کے ہمیں بزدل بنادیں"۔ محاصرین نے فی الفور ساری قبریں کھود ڈالیں اور ان میں پڑے ہوئے سارے مردے جلا دیے۔ چی-مَو کے باشندے شہر کی دیواروں سے یہ بے حرمتی دیکھ کر دھاڑیں مار مار کر روئے اور سب باہر نکلنے اور لڑنے کے لئے بے تاب ہو گئے' ان کا جوش وجذبہ دس گنا بڑھ چکا تھا۔ تب تی ان تھان کو اندازہ ہو گیا کہ اس کے سپاہی کسی بھی معرکے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن بجائے تلوار کے اس نے خود بھی ایک کدال اٹھائی اور حکم دیا کہ باقی کدالیں اس کے بہترین جنگجوؤں میں تقسیم کر دی جائیں' جبکہ صفیں ان کی بیویوں اور داشتاؤں سے بھر دی گئیں۔ پھر اس نے سارا بچا کھچا راشن تقسیم کر دیا اور اپنے آدمیوں کو پیٹ بھر کر کھانے سے منع کر دیا۔ عام سپاہیوں کو حکم دیا کہ وہ سامنے نہ آئیں' اور دیواروں پر بوڑھے اور کمزور مرد اور عورتیں کھڑی کر دیں۔ یہ کرنے کے بعد ہتھیار ڈالنے کی شرائط طے کرنے کے لئے دشمن فوج کے کیمپ میں اپنے ایلچی بھیجے جس پر ین فوج نے خوشی کے نعرے بلند کرنے شروع کر دیے۔ تی ان تھان نے لوگوں سے 20000 اونس چاندی بھی اکٹھی کی اور چی-مَو کے امیر لوگوں کو یہ چاندی لے کر ین جنرل کے پاس بھیجا کہ وہ اس سے التجا کریں کہ جب یہ بستی اطاعت قبول کر لے تو وہ ان کے گھروں میں لوٹ مار کی اور ان کی

عورتوں سے بدسلوکی کی اجازت دے گا۔ چی چی نے خوش دلی سے ان کی التجا قبول کر لی؛ لیکن اب اس کی فوج نہایت سست اور لاپرواہ ہو چکی تھی۔ اسی اثنا میں تی ان تھان نے ایک ہزار بیل جمع کئے ' انھیں سرخ ریشم کے ٹکڑوں سے سجایا' ان کے جسموں پر رنگین پٹیوں کے ساتھ ڈریگن جیسا رنگ کیا' اور ان کے سینگوں پر تیز دھار بلیڈ باندھ دیے اور چکنائی میں لتھڑے ہوئے ناگر موتھے کے پودے ان کی دُموں پر۔ رات کچھ بھیگ گئی تو اس نے ناگر موتھے کے سِروں پر آگ لگائی اور ان کو دیواروں میں کئے ہوئے بہت سارے سوراخوں میں سے ہنکا دیا اور ان کے پیچھے 5000 چنیدہ جنگجو بھیج دیے۔ درد سے بلبلاتے ہوئے جانوروں نے غضبناک انداز میں دشمن کے کیمپ پر حملہ کر دیا جہاں پر انھوں نے انتہا درجے کی بوکھلاہٹ اور دہشت پھیلا دی؛ کیونکہ ان کی دُموں نے مِشعلوں کا کام کیا جو ان کے جسموں پر بنے ہوئے بھیانک نمونے دکھا رہی تھیں اور جس کسی سے بھی وہ ٹکرائے ان کے سینگوں کے ساتھ بندھے ہوئے ہتھیاروں نے اسے مار دیا یا زخمی کر دیا۔ اسی اثنا میں 5000 کے جتھے نے منہ میں کپڑے ٹھونسے ہوئے دبے پاؤں چلتے ہوئے دشمن پر ہلہ بول دیا۔ عین اسی لمحے خود شہر میں ایک دہلا دینے والا شور و غوغا بلند ہوا' وہ سب جو پیچھے رہ گئے تھے انھوں نے ڈھول بجا کر اور کانسی کے برتنوں پر ضربیں لگا لگا کر جس قدر ممکن تھا اتنا شور مچانا شروع کر دیا حتیٰ کہ شور و غل سے زمین و آسمان ہل گئے۔ دہشت زدہ ین فوج منتشر ہو کر بھاگی جس کا چی کے آدمیوں نے بھرپور تعاقب کیا اور ان کے جنرل چی چی ان کو قتل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔۔۔ لڑائی کا نتیجہ کچھ یوں تھا کہ ریاست چی کے ستر شہر مکمل طور پر بازیاب کرا لئے گئے۔"]

جارحانہ باتیں اور اس طرح آگے بڑھنا کہ گویا حملہ کرنے والے ہیں اس بات کی علامت ہیں کہ وہ پسپا ہوں گے۔ 25۔ جب ہلکی گھوڑا گاڑیاں پہلے باہر نکلیں اور دائیں بائیں پہلوؤں پر پوزیشن لے لیں تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ دشمن لڑائی کے لئے اپنی تشکیل کر رہا ہے۔ 26۔ حلفیہ عہد و پیمان کے بغیر امن کی تجویزیں کسی سازش کی نشاندہی کرتی ہیں۔

[یہاں پر عبارت مبہم ہے۔ لی چھُوآن اسے " حلفوں اور یر غمالوں سے تصدیق شدہ معاہدہ" کہتا ہے۔ دوسری طرف وانگ شی اور چھانگ اِیّ اسے سیدھا سیدھا " بلا وجہ " ' " بے وقعت عذر پر " کہتے ہیں۔]

27۔ جب بہت زیادہ بھاگ دوڑ ہو رہی ہو

[ہر بندہ اپنی رجمنٹ کے جھنڈے تلے اپنی مخصوص جگہ کی طرف بھاگا جا رہا ہو۔]

اور سپاہی اپنی صفیں بنالیں تو اس کا مطلب ہے کہ فیصلہ کن گھڑی آن پہنچی ہے۔ 28۔ جب کچھ آگے بڑھ رہے ہوں اور کچھ پیچھے ہٹ رہے ہوں' یہ چارہ ہے۔ 29۔ جب سپاہی اپنے نیزوں کا سہارہ لئے کھڑے ہوں' وہ بھوک سے بے حال ہوئے جا رہے ہیں۔ 30۔ اگر پانی لانے کے لئے بھیجے جانے والے پہلے خود پینا شروع کر دیں تو فوج پیاس سے بلک رہی ہے۔

[جیسا کہ تُومُو نے تبصرہ کیا ہے : "ایک آدمی کا طرزِ عمل دیکھ کر پوری فوج کی حالت کا پتہ چل جاتا ہے"۔]

31۔ اگر دشمن دیکھ رہا ہے کہ کوئی برتری یا فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے لیکن اسے حاصل کرنے کی کوئی کوشش نہیں کرتا تو اس کے سپاہیوں کے تھکے ہونے کی نشاندہی کرتا ہے۔

32۔ اگر پرندے کسی جگہ جمع ہو رہے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ وہاں پر کوئی نہیں۔

[ایک بڑی مفید بات جو ذہن میں رھنی چاہیئے' مثال کے طور پر جیسا کہ چھن حاؤ کہتا ہے جب دشمن چپکے سے کیمپ چھوڑ کر چلا جائے۔]

رات میں شور و غوغا پریشانی و گھبراہٹ پر دلالت کرتا ہے۔

33۔ اگر کیمپ میں گڑبڑ ہے' جنرل کی حکم چلانے کی صلاحیت کمزور ہے۔ اگر جھنڈے اور پرچم ڈانواں ڈول ہیں' بغاوت چل رہی ہے۔ اگر افسران غضبناک ہیں' اس کا مطلب ہے کہ جوان تھکے ماندے ہیں۔

[تُو مُو اس جملے کا مطلب ذرا مختلف انداز میں لیتا ہے : "اگر کسی فوج کے سارے افسران اپنے سپہ سالار کے ساتھ ناراض ہیں' اس کا مطلب ہے کہ وہ تھکن سے چُور ہیں" اس مشقت کے سبب جس کا اس نے ان سے مطالبہ کیا ہے۔]

34۔ جب کوئی فوج اپنے گھوڑوں کو اناج کھلاتی ہے اور خوراک حاصل کرنے کی غرض سے اپنے مویشیوں کو کاٹتی ہے'

[جب سب کچھ معمول کے مطابق ہو تو آدمیوں کو اناج کھلایا جائے گا اور گھوڑوں کو زیادہ سے زیادہ گھاس کھلائی جائے گی۔]

اور جب آدمی آگ کے الاؤ پر اپنے کھانا پکانے کے برتن نہیں لٹکاتے' یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ واپس اپنے خیموں میں نہیں آئیں گے' تو آپ کو پتہ ہونا چاہیئے کہ انھوں نے جنگ میں جان کی بازی لگا دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

[میں یہاں ہوَہن شُو کے باب 71 میں سے ایک توضیحی قطعے کا حوالہ دینا چاہوں گا جسے پئی ون یِن فُو نے مختصراً بیان کیا ہے : "لیانگ کے باغی وانگ کُواَو نے چھن سانگ کے قصبے کا محاصرہ کیا ہوا تھا' اور ہُوانگ-فُو سُنگ جو کہ سپریم کمانڈر تھا اور تُنگ چُواَو کو اس کی سرکوبی کے لئے بھیجا گیا۔ مؤخرالذکر نے جلد باز اقدام پر اصرار کیا' لیکن سُنگ نے اس کے مشورے سنے ان سنے کر دیے۔ آخرکار باغیوں نے بہت زیادہ نقصان اٹھا چکنے کے بعد اپنی مرضی سے ہتھیار ڈالنے شروع کر دیے۔ سُنگ حملہ کرنے کے لئے آگے نہیں بڑھ رہا تھا' لیکن چُواَو نے کہا : 'جنگ کا بنیادی اصول یہ ہے کہ سب کچھ کر گزرنے پر تیار آدمیوں کا تعاقب نہ کریں' اور پسپا ہوتے ہوئے لشکر پر دباؤ نہ ڈالیں'۔ سُنگ نے جواب دیا : "وہ یہاں پر منطبق نہیں ہوتا۔ میں جس پر حملہ کرنے لگا ہوں وہ ایک تھکی ہوئی فوج ہے نہ کہ ایک پسپا ہوتا ہوا لشکر؛ منظّم لشکر کے ساتھ میں ایک غیر منظّم انبوہ پر یلغار کروں گا نہ کہ ایک سب کچھ کر

گزرنے کو تیار آدمیوں کے جتھے پر"۔ چنانچہ اپنے ساتھی کی حمایت کے بغیر ہی وہ حملہ کرنے کے لئے آگے بڑھا' دشمن کو چلتا کیا' جبکہ وانگ کُواَو مارا گیا"۔]

35۔آدمیوں کے چھوٹی چھوٹی ٹولیوں میں جمع ہو کر سرگوشیاں کرنے یا مغلوب لہجوں میں بولنے کا منظر عام سپاہیوں میں بددلی پھیلنے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ 36۔ ضرورت سے زیادہ انعام واکرام بانٹنا اس بات کی علامت ہے کہ دشمن کی وسائل ختم ہونے کو ہیں؛

[جیسا کہ تُومُو نے کہا ہے' کیونکہ جب کوئی فوج بالکل نچڑ جاتی ہے تو بغاوت کا خطرہ لاحق ہو جاتا ہے' اور کھلے دل سے انعام واکرام آدمیوں کو خوش رکھنے کے لئے دیے جاتے ہیں۔]

بہت زیادہ سزائیں شدید دباؤ کا راز افشاء کرتی ہیں۔

[کیونکہ ایسی صورت میں نظم وضبط ڈھیلا پڑ جاتا ہے اور لوگوں کو اپنے فرائض کی انجام دہی پر قائم رکھنے کے لئے خلافِ معمول سختی برتنی پڑتی ہے۔]

37۔اکڑفوں کے ساتھ آغاز کرنے اور بعد میں دشمن کی تعداد دیکھ کر شدید خوف میں مبتلا ہو جانے سے انتہا درجے کی ناقص جاسوسی کا سراغ ملتا ہے۔

[ساؤکُنگ نے اس کا جو مطلب نکالا ہے میں اسی کو درست سمجھتا ہوں جبکہ لی چھُوآن 'تُومُو اور چھانگ اِیّ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے۔ایک اور ممکنہ تاویل جو تُواِیّ' چیالِن' مئی تھاؤ- چھن اور وانگ شی نے پیش کی ہے کچھ یوں ہے : "سپہ سالار جو پہلے اپنے آدمیوں کے ساتھ جبر واستبداد کے ساتھ پیش آتا ہے اور بعد میں خوفزدہ رہتا ہے کہ کہیں وہ بغاوت نہ کر دیں' وغیرہ"۔انعام واکرام اور سزاؤں کے بارے میں پہلے جو آیا ہے یہ جملے کو اس کے ساتھ جوڑ دے گا۔]

38۔ جب ایلچی بھیجے جائیں جن کے منہ تعریفی کلمات ادا کر رہے ہوں، یہ اس بات کی علامت ہے کہ دشمن عارضی جنگ بندی چاہتا ہے۔

[تُومُو کہتا ہے : "اگر دشمن یرغمالوں کو بھیج کر دوستانہ تعلقات کا آغاز کرتا ہے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ دشمن عارضی صلح کے لئے متفکر ہے، یا تو اس لئے کہ اس کی قوت جواب دے گئی ہے یا کسی اور وجہ سے"۔ لیکن اس طرح کا واضح استنباط کرنے کے لئے کسی سُن زو کی ضرورت تو نہیں ہونی چاہیئے۔]

39۔ اگر دشمن کی فوج غصے میں مارچ کر کے آتی ہے اور بہت دیر تک ہمارے طرف رخ کئے رہتی ہے، نہ جنگ میں شامل ہوتی ہے اور نہ واپس جاتی ہے تو ایسی صورت بہت زیادہ احتیاط اور خبر داری کی متقاضی ہوتی ہے۔

[ساؤکُنگ کہتا ہے کہ اس طرح کی نقل و حرکت صرف ایک چال ہو سکتی ہے کسی غیر متوقع پہلو یا عقب سے حملے یا پھر گھات لگانے کے لئے وقت حاصل کرنے کی خاطر۔]

40۔ اگر ہماری فوج تعداد میں دشمن کی فوج سے زیادہ نہیں ہے، تو یہ بہت کافی ہے؛ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ کوئی براہِ راست حملہ نہیں ہو سکتا۔

[لغوی معنوں میں، "عسکری پیش رفت کی نفی"۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ چھنگ تدابیر اور سیدھے حملوں سے احتراز برتنا چاہیئے اور کوئی دوسری حکمتِ عملی ترتیب دینی چاہیئے۔]

ہم بس سیدھا سیدھا یہی کر سکتے ہیں کہ اپنی تمام قوت کو ایک جگہ مجتمع کریں، دشمن پر کڑی نگاہ رکھیں اور کمک حاصل کریں۔

[یہ ایک مبہم سا جملہ ہے اور کوئی مبصر بھی اس سے منطقی نتیجہ برآمد نہیں کر سکا۔ میں لی چھُوآن کو درست سمجھتا ہوں جس کی وضاحت سادہ ترین ہے : "وہی جیتے گا جس کے پاس زیادہ لوگ ہوں گے"۔ خوش قسمتی سے ہمیں

چھانگ اِیّ مل گیا جس نے اس کا مطلب ہمیں تفصیل کے ساتھ اس زبان میں سمجھایا جو بذاتِ خود ایک وضاحتی بیان ہے : "جب دونوں طرف تعداد برابر ہو ' اور کوئی موافق راستہ نہ ملے ' چاہے ہم اتنے مضبوط نہ ہوں کہ منطقی انجام تک پہنچانے والا حملہ کر سکیں ' ہم لشکر کی ضروریات فراہم کرنے کے لئے پیچھے پیچھے آنے والوں میں سے مزید بندے لے سکتے ہیں ' اور پھر اپنی قوّتیں مجتمع کر کے اور دشمن پر کڑی نگاہ رکھ کر فتح کو جھپٹ لینے کی تدبیر کر سکتے ہیں۔ لیکن ہمیں امداد حاصل کرنے کی خاطر بیرونی سپاہی مستعار لینے سے گریز کرنا چاہیئے۔" اس کے بعد وہ وئی لیاؤزُو ' باب 3 کا حوالہ دیتا ہے : "کہنے کو کرائے کے قاتل اگر ایک لاکھ ہوں تو ان کی اصل قدر اس سے آدھی ہو گی۔"]

41۔ جو کوئی پیش بینی نہیں کرتا اور اپنے حریفوں کو آسان ہدف سمجھتا ہے اس کا پکڑا جانا یقینی ہے۔

[سو چو آن کا حوالہ دیتے ہوئے چھن حاؤ کہتا ہے : "اگر شہد کی مکھیوں اور بچھوؤں میں زہر ہوتا ہے تو ایک دشمن ملک کتنا زہریلا ہو گا ! تو کسی ادنٰی حریف کو بھی حقیر نہیں جاننا چاہیئے۔"]

42۔ اگر آپ سپاہیوں کو آپ کے ساتھ ایک رشتہ استوار ہونے سے پہلے ہی سزا دینا شروع کر دیں تو وہ اطاعت شعار ثابت نہیں ہوں گے اور اگر وہ اطاعت شعار نہیں ہوں گے تو عملی طور پر وہ کسی کام کے نہیں ہوں گے۔ اور اگر ' آپ کے ساتھ ایک رشتہ استوار ہونے کے بعد سزائیں نافذ نہ کی جائیں ' تو پھر بھی وہ کسی کام کے نہیں ہوں گے۔ 43۔ لہٰذا پہلے پہل سپاہیوں کے ساتھ اعلیٰ انسانیت کے ساتھ پیش آنا چاہیئے لیکن آہنی نظم و ضبط کے ساتھ انھیں زیرِ اطاعت رکھنا چاہیئے۔

[ین زو [493 ق م] نے سی-ما یانگ-چُو کے بارے میں کہا : "اپنی خوش خُلقی کی وجہ سے وہ لوگوں میں مقبول تھا ؛ اپنی عسکری شجاعت کی وجہ سے دشمنوں کے لئے دہشت کی علامت تھا۔" موازنہ کریں اُوزُو باب 4 ابتدائیہ :

"ایک مثالی کمانڈر ایک جنگی جذبہ بیدار کر کے تہذیبی یکجہتی پیدا کرتا ہے؛ ہتھیاروں کی پیشہ وری کے لئے سختی اور نرمی کے امتزاج کی ضرورت ہوتی ہے۔"]

یہی فتح کا یقینی راستہ ہے۔

44۔ اگر ٹریننگ کے دوران فوجی کمانڈز عادتاً نافذ کی جائیں، تو فوج اعلیٰ نظم و ضبط پر قائم رہے گی؛ اگر ایسا نہیں کریں گے، تو نظم و ضبط قائم نہیں رہے گا۔ 45۔ اگر سپہ سالار اپنے آدمیوں پر اعتماد کا اظہار کرتا ہے لیکن اپنے احکامات کی تعمیل پر اصرار بھی کرتا ہے،

[تُومُو کہتا ہے: "زمانۂ امن میں سپہ سالار کو چاہیئے کہ شفقت کے ساتھ اپنے آدمیوں پر اعتماد کا اظہار کرے اور اپنا اختیار بھی منوائے، تاکہ جب وہ دشمن کا سامنا کریں، احکامات کی تعمیل ہو اور نظم و ضبط قائم رہے، کیونکہ وہ سب اس بھروسہ کرتے ہوں گے اور اس کا احترام بھی کرتے ہوں گے۔" پھر بھی ss.44 میں جو کہا گیا ہے اس سے لوگ کچھ اس قسم کی چیز کی توقع کرتے ہیں: "کیا سپہ سالار پُر اعتماد ہے کہ اس کے احکامات کی تعمیل ہو گی،" وغیرہ"]

تو اس میں سب کا فائدہ ہو گا۔

[چھانگ اِیّ کہتا ہے: "سپہ سالار کو اپنے زیرِ کمان آدمیوں پر بھروسہ ہے، اور آدمی اطاعت گزار ہیں، اس پر اعتماد رکھتے ہیں۔ یوں دونوں ایک دوسرے سے کچھ حاصل کرتے ہیں۔" وہ وئی لیاؤزو، باب 4 کے ایک معنی خیز جملے کا حوالہ دیتا ہے: "احکامات صادر کرنے کا فن چھوٹی چھوٹی غلطیوں کو درست کرنے اور معمولی شک پر ہل جانے کا نام نہیں ہے۔" تذبذب اور چھوٹی سی بات کو بڑا سمجھ لینا فوج میں سے اعتماد نچوڑ لینے کا سب سے یقینی طریقہ ہے۔]

[1] "Aids to Scouting" صفحہ نمبر 26۔

10

قطعہ زمین

[اس باب کا صرف ایک تہائی حصہ ss. 1-13 تک "قطعہ زمین" سے متعلق ہے' باب 11 میں اس موضوع پر زیادہ تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ .ss14-20 تک "چھے آفتوں" پر بحث کی گئی ہے' اور باقی کے سارے باب میں صرف بے ربط تبصرے ہی ہیں' اگرچہ وہ بھی دلچسپی سے خالی نہیں ہیں' شاید' اس حساب سے۔]

1۔ سُن زو نے کہا: ہم چھے قسم کے قطعہ ہائے زمین شناخت کر سکتے ہیں'

سمجھنے کے لئے: (1) قابلِ رسائی زمین؛

[مئی یاؤ- چھن کہتا ہے: "جو شاہراہوں اور ذرائع مواصلات سے بھرپور ہو"۔]

(2) الجھا دینے والی زمین؛

[وہی مبصر کہتا ہے: "جال جیسے علاقے جن میں کسی مہم پر جائیں تو الجھ کر رہ جائیں"۔]

(3) دیر کروانے والی زمین؛

[ایسی زمین جو آپ کو "ٹال دینے" یا "دیر کرنے" کے قابل بنادے۔]

(4) تنگ درّے؛ (5) عمودی بلندیاں؛ (6) ایسی پوزیشنیں جو دشمن سے بہت زیادہ فاصلے پر ہوں۔

[اس صنف بندی کی غلطی کی نشاندہی کرنا غیر ضروری ہے۔ اس سپوتِ چین کے مندرجہ بالا مختلف انواع کے خیرہ کن مجموعے کی بلاحجّت قبولیت میں منطقی ادراک کی ایک عجیب سی کمی ہے۔]

2۔ قابلِ رسائی ایسی زمین کو کہتے ہیں جس کے دونوں اطراف آزادانہ آمدورفت ممکن ہو۔ 3۔اس طرح کی زمین کے حوالے سے ' بلند اور سورج کی روشنی والے حصے پر دشمن سے پہلے پہنچ کر قبضہ جمالیں اور اپنے رسد کے راستوں کی نگرانی پر خاص توجہ دیں۔

[بلاشبہ آخری جملے کا عام فہم مطلب ' جیسا کہ تُواِیّ نے کہا ہے ' یہ ہے کہ "اپنے دشمن کو اپنی مواصلات منقطع نہ کرنے دیں"۔ نپولین کے قول کی روشنی میں ' "جنگ کا راز مواصلات میں ہے" '[1] ہماری خواہش تھی کہ سُن زو یہاں ' باب 1 ' ss. 10 اور باب 7 ' ss. 11 میں اس اہم موضوع کے کنارے کنارے چلنے کی بجائے تھوڑا گہرائی میں جاتا۔ کرنل ہینڈرسن کہتا ہے : "رسد کی ترسیل کسی فوج کے وجود کے لئے اتنی ہی حیات آفریں ہوتی ہے جتنا کسی انسانی زندگی کے لئے دل۔ بالکل ایک مبارز کی طرح جس کو اپنے حریف کے نشانے سے یقینی موت کا خطرہ ہو ' اور اس کا اپنا بچاؤ خطا ہو گیا ہو ' وہ اپنے حریف کی حرکات و سکنات کے مطابقے چلنے پر مجبور ہو جائے ' اور اسے اس کے حملوں سے بچنے پر ہی اکتفا کرنا پڑے ' ایسے ہی وہ کمانڈر ہوتا ہے جس کی مواصلات اچانک مسدود ہو جائیں اس کو اپنا وجود ایک غلط مقام پر محسوس ہونا شروع ہو جاتا ہے ' اور وہ بڑا خوش قسمت ہو گا اگر اسے اپنی ساری منصوبہ بندی میں ردوبدل نہیں کرنا پڑتا ' اپنی فوج کو کم یا زیادہ الگ تھلگ دستوں میں تقسیم کرنے کی غرض سے ' اور اس میدان میں قلیل تعداد کے ساتھ لڑنے کے لئے جس کے لئے اسے تیاری کا وقت نہیں ملا تھا ' اور جہاں شکست کوئی عام شکست نہ ہو بلکہ ایسی جس کا نتیجہ اس کی فوج کی تباہی یا ہتھیار ڈالنے کی صورت میں ہو"۔ [[2]

تو آپ برتر پوزیشن میں رہتے ہوئے لڑنے کے قابل ہوں گے۔ 4۔ جسے چھوڑا جا سکے لیکن دوبارہ اس پر قبضہ کرنا مشکل ہو ایسی زمین کو الجھا دینے والی زمین کہتے ہیں۔ 5۔اس قسم کی پوزیشن میں ' اگر دشمن تیار نہ ہو ' تو دھاوا بول کر اسے شکست سے دوچار کر دینا چاہیئے۔ لیکن اگر دشمن آپ کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہے ' اور آپ اسے شکست

نہیں دے سکتے، واپسی چونکہ ناممکن ہے، تو نتیجہ تباہی کی صورت میں برآمد ہو گا۔ 6۔جب پوزیشن ایسی ہو کہ پہل کرنے کا فائدہ کسی کو بھی نہ ہوتا ہو، تو ایسی زمین کو دیر کروانے والی زمین کہتے ہیں۔

[تُومُو کہتا ہے : "دونوں حریفوں کو حرکت میں آنا مشکل لگتا ہے، صورتِ حال تعطل کا شکار رہتی ہے"۔]

7۔اس طرح کے حالات میں اگرچہ دشمن ہمیں کوئی پُرکشش ترغیب دے گا،

[تُواِیّ کہتا ہے : "ہماری طرف پیٹھ موڑنا بھاگنے کا بہانہ کرنے کے لئے"، لیکن یہ بہت ساری ترغیبات میں سے صرف ایک ہے جن سے وہ ہمیں اپنی پوزیشن چھوڑنے پر آمادہ کر سکتا ہے۔]

مشورہ یہی ہے کہ آگے کو حرکت نہ کریں، بلکہ پسپائی اختیار کریں اور جواباً دشمن کو للچائیں۔جب اس کی فوج کا کچھ حصہ آگے کو بڑھ آئے تو ہمارے لئے حملہ کرنا سود مند ہو گا۔ 8۔تنگ درّوں کے حوالے سے، اگر آپ اُن پر پہلے قبضہ کر سکتے ہیں، تو اُن پر طاقتور محافظ فوج تعینات کر دیں اور دشمن کی آمد کا انتظار کریں۔

[تُواِیّ کے بیان کے مطابق، "کیونکہ پھر پہل ہم کر سکتے ہیں، اور اگر ہم اچانک اور غیر متوقع حملہ کر دیں تو دشمن ہمارے رحم و کرم پر ہو گا۔"]

9۔اگر فوج تمھارے درّے پر قبضے کو پیشگی بھانپ لیتی ہے، تو اگر درّے پر بھاری نفری تعینات ہے تو اس کے پیچھے مت جائیں لیکن کم نفری تعینات ہونے کی صورت میں ایسا کیا جا سکتا ہے۔ 10۔عمودی بلندیوں کے حوالے سے، اگر آپ دشمن سے پہلے پہنچ جاتے ہیں تو آپ کو بلند اور روشن مقامات پر قبضہ کر کے دشمن کے اوپر آنے کا انتظار کرنا چاہیئے۔

[ساؤکُنگ کہتا ہے : "بلندیوں اور گھاٹیوں کو ہاتھ میں کرنے کا فائدہ یہ ہے کہ دشمن آپ پر اپنی مرضی نہیں چلا سکتا۔"[جس عظیم الشان اصول کی جانب اشارہ کیا گیا ہے اس کا بیان پڑھنے کے لئے دیکھئے باب 6، ss.2]۔

چھانگ اِیّ نے پئی شِنگ - چی ان (619-682 عیسوی) کا مندرجہ ذیل قصہ بیان کیا ہے' جسے ترک قبائل کو سزا دینے کی ایک مہم پر بھیجا گیا تھا۔ "حسبِ معمول وہ رات کو خیمہ زن ہوا' جبکہ پہلے ہی اسے دیوار اور خندق سے قلعہ بند کیا جا چکا تھا' تب اچانک اس نے اپنی فوج کو حکم دیا کہ اس کے کوارٹروں کو قریبی پہاڑی پر منتقل کر دیا جائے۔ یہ چیز اس کے افسران کو انتہائی ناگوار گزری' انھوں نے بآوازِ بلند اس اضافی تھکان کے خلاف احتجاج کیا جو ان کے آدمیوں کو بھگتنا پڑے گی۔ تاہم پئی شِنگ - چی ان نے ان کُٹ حُجتی پر کوئی دھیان نہ دیا اور اپنا کیمپ جلد از جلد منتقل کرا لیا۔ اسی رات ایک ہولناک طوفان آیا اور ان کے پہلے پڑاؤ کی جگہ بارہ بارہ فٹ پانی میں ڈوب گئی۔ سرکش افسران یہ منظر دیکھ کر حیران رہ گئے اور اپنی غلطی تسلیم کی۔ 'تمھیں کیسے پتہ چلا کہ یہ ہونے والا ہے؟' وہ پوچھنے لگے۔ پئی شِنگ - چی ان نے جواب دیا: 'آئندہ غیر ضروری سوالات پوچھنے سے گریز کرو اور چپ چاپ احکامات کی تعمیل کرو۔' اس سے بات واضح ہو جاتی ہے'" چھانگ اِیّ مزید کہتا ہے' "بلند اور روشن جگہیں صرف لڑائی میں فائدہ مند نہیں ہوتیں بلکہ تباہ کن سیلابوں سے بھی محفوظ ہوتی ہیں۔"]

11۔ اگر دشمن نے آپ سے پہلے ان پر قبضہ کر لیا ہے تو اس کا تعاقب نہ کریں بلکہ پسپا ہو جائیں اور اُسے وہاں سے ہٹانے کی کوئی ترکیب لڑائیں۔

[621 عیسوی میں لی شی مِن کی دو باغیوں تھوُچی ان - تھ شاہِ شیا اور چھنگ کے نواب وانگ شی - چُونگ کے خلاف مہم کا نقطۂ عروج اُو - لاؤ کی چوٹیوں پر اس کا قبضہ تھا' جس کے باوجود تھوُچی ان - تھ اپنے اتحادی لو - یانگ کو چھڑانے کی کوشش میں مصروف رہا' اسے شکست ہوئی اور وہ جنگی قیدی بنا۔ دیکھئے چِیو تھانگ' باب 2' فولیو 5 پشت اور باب 54 بھی۔]

12۔ اگر آپ اور دشمن کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ ہے اور دونوں فوجوں کی عددی قوت بھی برابر ہے تو جنگ پر اکسانا آسان نہیں ہو گا'

[نقطہ یہ ہے کہ ہمیں ایسے طویل اور تھکا دینے والے مارچ پر نکلنے کا سوچنا بھی نہیں چاہیئے جس کے اختتام پر، جیسا کہ تُواِیّ کہتا ہے، "ہم تھکے ماندے ہوں جبکہ ہمارا حریف تروتازہ اور جذبے سے بھرپور ہو۔"]

اور لڑائی آپ کے لئے باعثِ ضرر ہو گی۔

13۔ زمین سے متعلق چھے اصول درج ذیل ہیں۔

[یا شاید "قطعۂ زمین سے متعلقہ اصول"، تاہم دیکھئے باب 1، ss.8]

سپہ سالار جو کہ ایک ذمہ دار عہدے تک پہنچ آیا ہے اسے ان کا بغور مطالعہ کرنا چاہیئے۔ 14۔ اب فوج کو چھے مختلف آفتوں کا سامنا ہے، جن کا سبب فطرت نہیں، بلکہ وہ غلطیاں ہیں جن کا ذمہ دار سپہ سالار ہے۔ وہ یہ ہیں: (1) فرار؛ (2) سرکشی؛ (3) ڈھیر ہو جانا؛ (4) بربادی؛ (5) بدنظمی؛ (6) شکستِ فاش۔ 15۔ باقی سب کچھ ایک جیسا بھی ہو تو اگر کوئی فوج اپنے سے دس گنا بڑی فوج سے جا ٹکرائے گی تو نتیجہ اول الذکر کا فرار ہونا ہی ہو گا۔ 16۔ جب عام سپاہی بہت مضبوط ہوں اور ان کے افسران بہت کمزور تو نتیجہ سرکشی کی صورت میں نکلے گا۔

[تُومُو حوالہ دیتا ہے تی ان پُو کے ناخوشگوار واقعے کا [سِن تھانگ شُو، باب 148]، جسے 821 عیسوی میں فوج دے کر وانگ پھِنگ-زؤ کے مقابلے پر روئی بھیجا گیا تھا۔ لیکن جب تک اس نے فوج کی سربراہی کی، اس کے فوجیوں نے اس کے ساتھ انتہائی توہین آمیز رویہ روا رکھا، اور ایک وقت میں کئی کئی ہزار لوگوں نے کیمپ کے آس پاس گدھا سواری کر کے کھلے عام اس کے منصب کا تمسخر اڑایا۔ تی ان پُو اِس طرزِ عمل کو روکنے سے لاچار تھا اور کچھ مہینے بعد جب اس نے دشمن کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے کی کوشش کی تو اس کے سارے فوجی دُم دبا کر اِدھر اُدھر بھاگ گئے۔ بعد میں اُس بدنصیب نے اپنا گلا کاٹ کر خودکشی کر لی۔]

جب افسران بہت مضبوط اور سپاہی بہت کمزور ہوں تو نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ پوری فوج ڈھیر ہو جاتی ہے۔

[ساؤ کنگ کہتا ہے : "افسران توانائی سے بھرپور ہیں اور دباؤ ڈالنا چاہتے ہیں' عام فوجی کمزور ہیں اور اچانک ڈھیر ہو جاتے ہیں۔"]

17۔ جب اعلیٰ افسران ناراض اور سرکش ہوں اور اپنی خفگی کے احساس میں دشمن کا سامنا ہونے پر خود ہی حملہ کر دیں اس سے پہلے کہ ان کا کمانڈر اِن چیف فیصلہ کر سکے کہ وہ حملہ کرنے کی پوزیشن میں ہے یا نہیں' نتیجہ بربادی ہو گا۔

[وانگ شی کا نوٹ ہے : "اس کا مطلب ہے کہ سپہ سالار بغیر کسی وجہ کے غصہ کر رہا ہو اور ساتھ ہی اپنے ماتحت افسران کی صلاحیتوں کا اعتراف نہ کر رہا ہو؛ اس طرح شدید ناراضگی کے جذبات بھڑکا کر اپنے سر پر بربادی کا تودہ گرا لے۔"]

18۔ جب سپہ سالار کمزور اور بے اختیار ہو؛ جب اس کے احکامات واضح اور ممیّز نہ ہوں؛

[وئی لیاؤزو (باب 4) کہتا ہے : "اگر کمانڈر فیصلہ کن احکامات دیتا ہے تو سپاہی ان کے دہرائے جانے کا انتظار نہیں کریں گے؛ اگر وہ بغیر کسی تذبذب کے کام کرتا ہے تو سپاہی اپنے فرائض کی ادائیگی کرتے ہوئے شش و پنج میں نہیں پڑیں گے۔" جنرل بیڈن - پاول پُر زور الفاظ میں کہتا ہے : "اپنے تربیت یافتہ آدمیوں کے ذریعے کامیابی حاصل کرنے کا راز مختصر ترین الفاظ میں یوں ہے —جو ہدایات ان کو ملی ہیں وہ کس قدر واضح ہیں۔" [3] اُوزو باب 3 سے بھی موازنہ کریں : "کسی عسکری رہبر کا مہلک ترین نقص عدم مطابقت ہے؛ کسی فوج پر بدترین آفت جو آسکتی ہے وہ تذبذب سے نمودار ہوتی ہے۔"]

جب افسران اور جوانوں کے فرائض مقرر نہ کئے گئے ہوں'

[تُومُو کہتا ہے : "کوئی باقاعدہ دستور العمل نہ افسروں کا ہو نہ جوانوں کا۔"]

اور صفیں تن آسانی اور بے ترتیبی سے بنائی گئی ہوں تو نتیجہ بد نظمی ہو گا۔ 19۔ جب سپہ سالار دشمن کی قوت کا اندازہ لگانے کے قابل نہ ہو' ایک چھوٹی فوج کو بڑی فوج سے لڑا دے' یا ایک کمزور جدائی فوج کو طاقتور کے سامنے دھکیل دے' اور پہلی صف میں چنندہ سپاہی مقرر کرنے سے بے توجہی برتے تو نتیجہ شکستِ فاش ہو گا۔

[چھانگ اِیّ جملے کے آخری حصے کی توضیح کرتے ہوئے کہتا ہے : "جب کبھی لڑائی کا مرحلہ درپیش آئے تو جوش و جذبے سے بھرپور افراد اگلی صفوں میں تعینات کئے جانے چاہئیں' اپنے آدمیوں کا عزم و ہمت بڑھانے کے لئے بھی اور دشمن کے حوصلے پست کرنے کے لئے بھی۔" موازنہ کریں سیزر کے پریمی آرڈینز کے ساتھ (گال باشندوں کے ساتھ ہونے والی جنگوں پر جُولیس سیزر کی لاطینی زبان میں لکھی جانے والی کتاب "De Bello Gallico"، V.28، 44، et. Al.)]

20۔ شکست کے ساتھ دوستی کے یہ چھے طریقے ہیں جنھیں ایک سپہ سالار جو کہ ایک ذمہ دار منصب پر فائز ہو چکا ہے اسے اپنے دھیان میں رکھنا چاہیئے۔

[ss.13 جو اوپر بیان کیا جا چکا ہے سے رُجوع کریں۔]

21۔ کسی علاقے کی فطری ساخت ایک سپاہی کا بہترین ساتھی ہوتی ہے؛

[چھن حاؤ کہتا ہے : "موسم اور آب و ہوا سے حاصل ہونے والے فوائد کا تعلق قطعۂ زمین کے فوائد سے نہیں ہے۔"]

لیکن حریف کا اندازہ کرنے کی طاقت' فتح کی قوتوں کو زیر دست کرنے کی طاقت' اور فہم و فراست کے ساتھ مشکلات' خطرات اور فاصلوں کا اندازہ کرنے کی طاقت سے ایک عظیم سپہ سالار کی طاقت کا امتحان تشکیل پاتا ہے۔

22۔ جو ان چیزوں کا علم رکھتا ہے اور دورانِ جنگ انھیں رُوبہ عمل بھی لاتا ہے جیت اسی کی ہوتی ہے۔ جسے نہ ان کا پتہ ہے اور نہ وہ ان پر عمل کرتا ہے اس کی شکست یقینی ہے۔ 23۔ اگر آپ کو یقین ہے کہ لڑائی کا نتیجہ فتح کی

صورت میں نکلے گا تو آپ کو ضرور لڑنا چاہیئے چاہے حاکم اس سے منع کرے؛ اگر نتیجہ فتح کی صورت میں نہ ہونا ہو تو بالکل نہ لڑیں چاہے حاکم اس کا حکم دے۔

[موازنہ کریں باب 8، ss. 3 کے ساتھ چِیں شاہی سلسلے کے ہوانگ شی-کُنگ تک، جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ چھانگ لیانگ کا سرپرست تھا اور اس نے سان لُئے لکھی تھی، درج ذیل الفاظ اس سے منسوب ہیں: "کسی فوج کو متحرک رکھنے کی ذمہ داری تن تنہا جنرل کے سپرد ہونی چاہیئے؛ اگر پیش قدمی اور پسپائی کے فیصلے محل سے ہو رہے ہوں گے، تو اچھے نتائج حاصل کرنا بہت دشوار ہو گا۔ لہٰذا دیوتاؤں جیسے حکمران اور روشن خیال سلطان اپنے قومی مفاد کی خاطر منکسر کردار ادا کرنے پر راضی ہو جاتے ہیں [لغوی معنوں میں گھوڑا گاڑی کا پہیہ دھکیلنے کی خاطر گھٹنوں کے بل بھی کھڑے ہو جاتے ہیں]۔" اس کا مطلب یہ ہے کہ زنانخانے کے باہر کے معاملات میں فوج کے سربراہ کا فیصلہ ہی حتمی ہونا چاہیئے۔" چھانگ اِیّ نے بھی اس قول کا حوالہ دیا ہے: "خداؤں کے بیٹے کے فیصلے فوجی پڑاؤ کی دیواریں پار نہیں کر سکتے۔"] 24۔ جو سپہ سالار شہرت کا لالچ رکھے بغیر آگے بڑھتا ہے اور شرمندگی سے ڈرے بغیر پیچھے ہٹتا ہے،

[میرے خیال میں ولنگٹن تھا جس نے کہا تھا کہ سپاہی کے لئے سب سے مشکل چیز پسپائی ہوتی ہے۔]

جس کے ذہن میں صرف اپنے ملک کی حفاظت اور اپنے سلطان کی خدمت کا خیال ہوتا ہے وہ سلطنت کا ہیرا ہوتا ہے۔

[چند لفظوں میں چین کے "مسرور جنگجو" کی شاندار پیش بینی۔ ح شی کہتا ہے، "ایسے شخص کو سزا بھی بھگتنا پڑے تو اسے اپنے کئے پر پچھتاوا نہیں ہوتا۔"]

25۔ اپنے سپاہیوں کو اپنے بچوں کی طرح سمجھو، تو پست ترین وادیوں میں بھی وہ آپ کے ساتھ ہوں گے؛ انھیں اس طرح سمجھو جس طرح وہ تمھارے سگے بیٹے ہوں تو موت کی دہلیز پر بھی وہ آپ کا ساتھ نہیں چھوڑیں گے۔

[اس پس منظر میں باب 1 'ss. 6 کے ساتھ موازنہ کریں' تُومُو ہمارے سامنے جنرل اُوچی کا انتہائی جاذبِ نظر نقشہ کھینچتا ہے' جس کے جنگی مقالوں سے میں نے بھی بارہا حوالے دیے ہیں: "اس کا لباس اور خوراک وہی تھے جو اس کی فوج کے سب سے کم تر درجے کے سپاہی کے تھے' اس نے سواری کے لئے گھوڑا یا سونے کے لئے چٹائی رکھنے سے بھی انکار کر دیا' اپنا اضافی راشن پوٹلی میں لپیٹ کر خود اٹھاتا تھا' اور اپنے آدمیوں کی ہر مشکل میں شریک ہوتا تھا۔ اس کے ایک سپاہی کو پھوڑا نکل آیا اور اُوچی نے خود اس کا زہریلا مادہ چوس کر نکال دیا۔ یہ سن کر سپاہی کی ماں نے آہ وزاری اور رونا پیٹنا شروع کر دیا۔ کسی نے اس سے پوچھا: 'تم رو کیوں رہی ہو؟ تمھارا بیٹا بس ایک عام سپاہی ہے اور پھر بھی کمانڈر انچیف نے خود اس کے زخم کا زہر چوس کر نکالا ہے۔' اس عورت نے جواب دیا' 'بہت سال پہلے' امیر اُو نے ایسی ہی خدمت میرے شوہر کی کی تھی' اس نے پھر کبھی اس کا ساتھ نہیں چھوڑا اور آخر کار دشمنوں کے ہاتھوں مارا گیا۔ اور اب جب کہ وہی کچھ اس نے میرے بیٹے کے لئے کیا ہے' وہ بھی پتہ نہیں کہاں لڑتے لڑتے مارا جائے گا۔'" لی چھُوآن نے چُو کے وائی کاؤنٹ کا تذکرہ کیا ہے جس نے موسمِ سرما میں ایک چھوٹی سی ریاست شیاؤ پر حملہ کر دیا۔ شن کے ڈیوک نے اسے کہا: "بہت سارے سپاہی سردی سے ٹھٹھر رہے ہیں۔" تو اس نے پوری فوج کا ایک چکر لگایا' آدمیوں کی دلجوئی اور حوصلہ افزائی کی' اور فوراً ہی وہ یوں محسوس کرنے لگے گویا انھوں نے کچے ریشم کے استر لگے ہوئے لباس پہن رکھے ہیں۔]

26۔ تاہم اگر آپ مہربان ہیں لیکن اپنے اختیار کا احساس نہیں دلا سکتے؛ نرم دل ہیں مگر اپنے احکامات پر عمل درآمد نہیں کرا سکتے؛ مزید برآں بد نظمی کا خاتمہ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے: تو سپاہیوں کی مثال بگڑے ہوئے بچوں جیسی ہے؛ وہ عملی مقاصد کے لئے بے کار ہیں۔

[لی چِنگ نے ایک دفعہ کہا تھا کہ اگر آپ اپنے سپاہیوں کے دلوں میں اپنا خوف بٹھا سکیں تو وہ دشمن سے خوفزدہ نہیں ہوں گے۔ تُومُو نے 219 عیسوی میں پیش آنے والے ایک سخت گیر عسکری نظم وضبط کے واقعے کی یاد دلائی ہے جب لُو منگ چیانگ-لِنگ کے قصبے پر قبضہ جما رہا تھا۔ اُس نے اپنی فوج کو سخت احکامات دے رکھے تھے کہ وہاں

کے باشندوں کو تنگ نہیں کرنا اور نہ ان سے جبراً کچھ لینا ہے۔اس کے باوجود ایک افسر جو اس کے زیرِ کمان ڈیوٹی کر رہا تھا' اور جو اسی کے قصبے کا باشندہ بھی تھا' اس نے لوگوں میں کسی کا بانس سے بنا ہوا ہیٹ ہتھیانے کی جرات کر دی' تاکہ بارش سے بچنے کے لئے اسے اپنے باضابطہ خَود کے اوپر پہن سکے۔ لُو منگ نے اس اصول کے پیشِ نظر کہ چاہے وہ جُو - نان کا ہی کیوں نہ ہو' نظم و ضبط کی ایسی کھلی خلاف ورزی کی اجازت نہیں دی جا سکتی' لہٰذا اس نے اس کو فوری طور پر پھانسی دینے کے احکامات جاری کر دیے' یہ اور بات ہے کہ جب وہ احکامات دے رہا تھا تو اس کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔اس متشدد عمل نے فوج پر ایک مفید دہشت طاری کر دی' اس کے بعد سے شارع عام پر گری ہوئی چیز بھی کوئی نہیں اٹھاتا تھا۔]

27۔اگر ہمیں پتہ ہے کہ ہمارے آدمی حملہ کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن ہمیں یہ پتہ نہیں کہ دشمن حملے کے لئے تیار نہیں ہے تو ہم فتح کی جانب صرف آدھا راستہ طے کیا ہے۔

[ساؤ کُنگ کہتا ہے' "اس معاملے میں مسئلہ ٹھیک سے معلوم نہیں۔"]

28۔اگر ہمیں پتہ ہے کہ دشمن حملے کے لئے تیار ہے لیکن اس چیز کا علم نہیں کہ ہمارے اپنے آدمی حملے کے لئے تیار نہیں ہیں' تو ہم نے فتح کی جانب آدھا راستہ ہی طے کیا ہے۔

[موازنہ کریں باب 3' ss. 13 (1)۔]

29۔اگر ہمیں پتہ ہے کہ دشمن حملے کے لئے تیار ہے اور یہ بھی پتہ ہے کہ ہمارے آدمی بھی حملے کے لئے تیار ہیں لیکن ہم یہ نہیں جانتے کہ زمین کی نوعیت ایسی ہے کہ اس پر لڑائی عملی طور پر ممکن نہیں ہے تو پھر بھی ہم نے فتح کی جانب آدھا راستہ ہی طے کیا ہے۔ 30۔لہٰذا ایک تجربہ کار سپاہی جب نکل پڑے تو کبھی حیرت زدہ اور الجھن میں نہیں ہوتا؛ جب ایک دفعہ وہ کیمپ چھوڑ دے تو وہ کبھی تذبذب کا شکار نہیں ہوتا۔

[تُومُو کے مطابق وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس نے تمام حساب کتاب اتنی تفصیل کے ساتھ کر رکھا ہوتا ہے کہ اسے پہلے سے فتح کا یقین ہوتا ہے۔ "وہ ناعاقبت اندیشی سے نہیں چلتا' " چھانگ اِیّ کہتا ہے' " تو جب وہ چلتا ہے تو وہ کوئی غلطی نہیں کرتا۔"]

31۔اسی لئے کہاوت ہے : اگر آپ دشمن کو جانتے ہیں اور خود کو بھی' آپ فتحیابی مشکوک نہیں ہو گی؛ اگر آپ آسمان اور زمین کو بھی جانتے ہیں تو آپ اپنی فتح کو کامل فتح بنا سکتے ہیں۔

[لی چھُوآن نے اس کا خلاصہ یوں بیان کیا ہے : "بشرطیکہ آپ کو تین چیزوں کا علم ہو—آدمیوں کے معاملات' آسمان کے موسم اور زمین کے قدرتی فوائد—' آپ کی لڑائیوں کے سر پر مسلسل فتح کا تاج سجتا رہے گا۔"]

[1] دیکھئے "Pensees de Napoleon ler" نمبر 47۔

[2] "The Science of War"' باب 2۔

[3] "Aids to Scouting"' صفحہ xii۔

11

نو طرح کی صورتِ حال

1۔ سُن زو نے کہا: جنگ کے فن میں نو طرح کی زمین تسلیم کی جاتی ہے: (1) انتشاری زمین؛ (2) سہل زمین؛ (3) نزاعی زمین؛ (4) کھلی زمین؛ (5) مقاطع شاہراہوں والی زمین؛ (6) سنجیدہ زمین؛ (7) مشکل زمین؛ (8) گھری ہوئی زمین؛ (9) کچھ کر گزرنے پر مجبور کرنے والی زمین۔ جب کوئی سردار خود اپنے ہی علاقے میں لڑ رہا ہو تو یہ انتشاری زمین ہوتی ہے۔

[اسے یہ نام اس لئے دیا گیا ہے کہ فوجی چونکہ اپنے گھروں سے قریب ہوں گے اور اپنے بیوی بچوں سے ملنے کے لئے بے چین ہوں گے، تو امکانات ہیں کہ جنگ کے دوران انھیں جب بھی موقع ملا وہ اِدھر اُدھر بکھر جائیں گے۔ "ان کی پیش قدمی میں،" "تُو مُو بیان کرتا ہے،" "بے دھڑک دلیری نہیں ہو گی، اور پسپا ہوتے ہوئے وہ پناہ کے ٹھکانے ڈھونڈتے پھریں گے۔"]

3۔ جب دشمن کے علاقے میں گھس گیا ہو لیکن زیادہ آگے تک نہ گیا ہو تو یہ سہل زمین ہو گی۔

[لی چھُوآن اور چ شی کہتے ہیں، "پسپائی میں سہولت کی وجہ سے،" "اور دوسرے مبصرین بھی اس سے ملتی جلتی وضاحتیں پیش کرتے ہیں۔ تُو مُو تبصرہ کرتا ہے: "جب آپ کی فوج سرحد پار کر جائے، تو آپ کو اپنی کشتیاں اور پُل جلا دینے چاہئیں، ہر ایک پر یہ واضح کرنے کے لئے کہ آپ کے اندر گھر واپس جانے کی کوئی آرزو نہیں۔"]

4۔ جس زمین کے ساتھ بہت سے فوائد وابستہ ہوں جو اس پر قابض ہونے والے کو ملتے ہوں تو یہ نزاعی زمین ہو گی۔

[تُو مُو اس زمین کی تعریف یوں کرتا ہے کہ ایسی زمین "جس کی خاطر لوگ جھگڑے پر آمادہ ہو جائیں۔" ساؤ کُنگ کہتا ہے : "ایسی زمین جس پر تھوڑے سے اور کمزور سے لوگ بہت سارے اور طاقتور لوگوں کو شکست دے سکیں،" جیسے "کسی درّے کی گردن،" لی چھُوآن کی پیش کردہ مثال۔ اسی طرح، تھر موپیل اس صنف کے زمرے آتا ہے کیونکہ اس کی ملکیت، چاہے چند دنوں کے لئے ہو، اس کا مطلب تھا کہ پوری حملہ آور فوج کو روک کر رکھنا اور یوں انمول وقت حاصل کرنا۔ موازنہ کریں اُوزو باب 5 کے آغاز سے : "ان کے لئے جنھیں 10 : 1 کے تناسب میں لڑنا پڑے، تنگ درّے سے بہتر کوئی جگہ نہیں ہے۔" 385 عیسوی میں جب لُو کھُوانگ ترکستان کی مہم سے فتحیاب ہو کر واپس آ رہا تھا اور ای-ح تک آ پہنچا تھا، مالِ غنیمت سے لدا پھندا، لیانگ شی، لیانگ-چوٗ کے والی نے، چِین کے بادشاہ فُو چی ان کی موت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے، اس کے خلاف صوبے میں داخل ہونے سے روکنے کی ایک سازش تیار کی۔ کاؤ-چھانگ کے گورنر یانگ ہن نے اسے مشورہ دیا : "لُو کھُوانگ نے مغرب میں تازہ تازہ فتوحات حاصل کی ہیں، اور اس کے سپاہی توانا اور جوشیلے ہیں۔ اگر ہم صحرا کی متحرک ریتوں پر اس کا سامنا کریں گے، تو ہمارا اور اس کا کوئی جوڑ ہی نہیں بنے گا، لہٰذا ہمیں کوئی مختلف منصوبہ آزمانا پڑے گا۔ ہم جلد از جلد درّہ کاؤ-اُو کے دہانے پر جو گھاٹی ہے اس پر قبضہ جما لیتے ہیں، یوں اس کی پانی کی رسد منقطع ہو جائے گی، اور جب اس کی فوج پیاس سے گر پڑی تو ہم ہلے جلے بغیر ہی اپنی شرطیں منوا سکتے ہیں۔ یا اگر تم سمجھتے ہو کہ جس درے کا ذکر میں نے کیا ہے وہ بہت دور ہے، ہم درّہ ای-اُو پر اس کا راستہ روک کر کھڑے ہو سکتے ہیں، جو کہ قریب تر ہے۔ ان دو پوزیشنوں کی بے بہا طاقت کے سامنے خود زو-فانگ کی قابلیت اور وسائل فضول میں خرچ ہو جائیں گے۔" لیانگ شی اس مشورے پر عمل کرنے سے انکار کر کے حملہ آوروں کے ہاتھوں مغلوب ہوا اور اس کا صفایا ہو گیا۔]

5۔ ایسی زمین جس پر دونوں حریفوں کو نقل و حرکت کی آزادی ہو کھلی زمین کہلاتی ہے۔

[اس طرح کی زمین کے لئے چینی اسم صفت کی بہت ساری تاویلیں ہیں۔ ساؤکُنگ کے مطابق اس کا مطلب ہے "ایسی زمین جس پر سڑکوں کا جال بچھا ہوا ہو' "شطرنج کی بساط کی مانند۔ ح شی کا خیال ہے : "ایسی زمین جس پر باہمی رابطہ آسان ہو۔"]

6۔ایسی زمین جو تین ملی ہوئی ریاستوں کی کنجی ہو'

[ساؤکُنگ اس کی تعریف یوں کرتا ہے : "ہمارا ملک دشمن ملک کے ساتھ متصل ہو اور ایک تیسرے ملک کی سرحد دونوں کے ساتھ مشترک ہو۔" منگ شی ایک چھوٹی سی ریاست چھنگ کی مثال دیتا ہے' جس کی شمال مشرق میں چی کے ساتھ حد بندی تھی' مغرب میں چِیں کے ساتھ' اور جنوب میں چُو کے ساتھ۔]

اور یوں ہو کہ جو اس پر پہلے قابض ہو جائے سلطنت کا زیادہ تر حصہ اس کے زیرِ نگیں آ جائے'

[جنگ میں مشغول جس قوم کے پاس یہ حاکمانہ پوزیشن ہو وہ دوسروں کی اکثریت کو اپنا اتحادی بننے پر مجبور کر سکے۔]

یہ قاطع شاہراہوں والی زمین ہے۔ 7۔جب کوئی فوج دشمن ملک کے قلب میں جا گھسے' جبکہ اپنے پیچھے بہت سارے قلعہ بند شہر چھوڑ گئی ہو تو یہ سنجیدہ زمین ہے۔

[وانگ شی نے اس نام کی وضاحت یوں کی ہے کہ "جب کوئی فوج ایسے مقام پر پہنچ جائے جہاں اس کے حالات بہت سنجیدہ نوعیت کے ہو جائیں۔"]

8۔پہاڑی جنگلات'

[یا صرف "جنگلات"]

ناہموار ڈھلوانیں، کیچڑ یا پانی والی دلدلیں۔ ہر وہ علاقہ جس پر چلنا دشوار ہو: یہ مشکل زمین ہے۔ 9۔ ایسی زمین جس تک تنگ راستوں سے ہو کر جانا پڑے، اور جس سے نکلنا بھی پیچ دار راستوں سے ہی پڑے، اس طرح کہ دشمن کی چھوٹی سی نفری ہمارے آدمیوں کے ایک بڑے حصے کو کچل سکے: یہ گھری ہوئی زمین ہے۔ 10۔ ایسی زمین جس پر تباہی سے بچنے کا ایک ہی راستہ ہو کہ بلا تامل لڑائی شروع کر دی جائے، کچھ کر گزرنے پر مجبور کرنے والی زمین کہلاتی ہے۔

[اس صورتِ حال کی جو تصویر کشی ساؤ سُنگ نے کی ہے وہ "گھری ہوئی زمین" سے ملتی جلتی ہے سوائے اس کے کہ یہاں سے بچ نکلنا ممکن نہیں رہا ہوتا: "سامنے ایک بلند پہاڑ، پیچھے ایک بہت بڑا دریا، پیش قدمی ناممکن ہے اور پسپائی مسدود۔" چھن حاؤ کہتا ہے: "'کچھ کر گزرنے پر مجبور کرنے والی زمین' میں ہونا ایسے ہے جیسے چھید والی کشتی میں بیٹھنا یا جلتے ہوئے مکان میں دُبک کر بیٹھے ہونا۔" تُو مُو نے اس طرح پھنسی ہوئی فوج کی گُت بننے کی ایک صاف وضاحت لی چِنگ کے حوالے سے بیان کی ہے: "فرض کریں کسی فوج نے دشمن علاقے پر بغیر کسی مقامی رہبر کے حملہ کر دیا ہے: - یہ کسی مہلک پھندے میں پھنس جاتی ہے اور دشمن کے رحم و کرم پر ہے۔ بائیں طرف ایک تنگ گھاٹی، دائیں جانب پہاڑ، راستہ اس قدر خطرناک کہ گھوڑوں کو آپس میں رسے سے باندھنا پڑے اور گھوڑا گاڑیوں کو جھولے میں لے جانا پڑے، سامنے کوئی راستہ کھلا نہ ہو، عقب میں پسپائی مسدود ہو، ایک قطار میں چلنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ ہو۔ تب، اس سے پہلے کہ لڑائی کے لئے اپنے فوجیوں کی صف بندی کا وقت ملے، دشمن چھا جانے والی فوج کے ساتھ اچانک منظر پر نمودار ہو۔ آگے بڑھ رہے ہوں تو سانس لینے کی بھی جگہ نہ ملے؛ پیچھے ہٹیں تو پناہ کی جنت کہیں نہ ہو۔ ہم دُو بدُو مقابلہ کرنے کی کوشش کریں، لیکن کوئی فائدہ نہ ہو؛ محض دفاع کرتے ہوئے بھی ہم میں سے کسی کو ایک لمحے کی مہلت نہ ملے۔ اگر ہم اپنی جگہ پر قائم رہیں، سارے دن اور مہینے رینگ رینگ کر گزر رہے ہوں؛ جیسے ہی ہم حرکت میں آئیں، ہمیں آگے پیچھے سے دشمن کا حملہ جھیلنا پڑے۔ اُجاڑ علاقہ ہو، پانی اور سبزے سے محروم؛ فوج کے پاس بنیادی ضروریات زندگی بھی پوری نہ ہوں، گھوڑے تھکے ہارے

ہوں اور آدمی نڈھال ہوں ' طاقت اور مہارت کے تمام ذرائع بے کار ہو جائیں ' درّہ اتنا تنگ کہ فردِ واحد اس کے دفاع پر مامور ہو تو دس ہزار کی یورش کو روک سکے ؛ جارحیت کا ہر حربہ دشمن کے ہاتھ میں ہو ' فوقیت کا ہر مقام ہم سے ضبط کر لیا گیا ہو : --- اس قابلِ رحم حالت میں ' چاہے ہمارے پاس بہادر ترین سپاہی اور تیز ترین دھار والے ہتھیار ہوں ' کس طرح وہ بالکل معمولی طور پر بھی اثر انداز ہو سکتے ہیں ؟" یونانی تاریخ کے طالب علموں کو سسلی کی مہم کا انجام اور نیشیئس اور ڈیماستھینیز کے زیرِ کمان ایتھنز والوں کا کرب یاد آیا ہو گا۔[دیکھئے Thucydides، VII. 78 sqq.]۔

11۔ لہٰذا ' انتشاری زمین پر ' مت لڑیں۔ سہل زمین پر ' مت رُکیں۔ نزاعی زمین پر ' حملہ نہ کریں۔

[بلکہ اس کی بجائے اپنی تمام توانائیاں فائدہ بخش پوزیشن حاصل کرنے پر صرف کر دیں۔ پس ساؤ کُنگ ' لی چھُوآن اور دوسروں کا اس کے مطلب کے بارے میں پھر بھی یہی مفروضہ ہے کہ دشمن نے پہلے ہی ہماری پیش بندی کر رکھی ہے تو حملہ کرنا نرا پاگل پن ہی ہو گا۔ سُن زو شِیں لُو میں ' جب اُو کے بادشاہ نے دریافت کیا کہ اس صورت میں کیا کیا جانا چاہیئے ' تو سُن زو نے جواب دیا : "نزاعی زمین کے بارے میں اصول یہ ہے کہ جس کے پاس یہ ہو اسے دوسرے پر برتری حاصل ہو گی۔ اگر اس قسم کی پوزیشن پہلے دشمن نے اپنے ہاتھ میں کر لی ہو ' اس پر حملہ کرنے سے خبردار رہو۔ بھاگنے کا بہانہ کر کے اسے وہ جگہ چھوڑنے کی ترغیب دیں ــ اسے اپنے جھنڈے دکھائیں اور طبل سنوائیں ــ ان جگہوں پر اچانک حملہ کر دیں جنھیں وہ گنوانے کی سکت نہیں رکھتا ــ جھاڑ جھنکار گھسیٹ کر گرد اُڑائیں ــ اس کی سماعت اور بصارت کو درہم برہم کر دیں ــ اپنے بہترین فوجیوں کا ایک دستہ الگ کر کے اس کی گھات میں بٹھا دیں۔ پھر آپ کا دشمن بچانے کے لئے جھپٹے گا۔"]

12۔ کھلی زمین پر ' دشمن کا راستہ روکنے کی کوشش نہ کریں۔

[کیونکہ یہ کوشش بارآور ثابت نہیں ہو گی' اور اسے روکنے والی فوج کو بھی شدید خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس کی دو تاویلیں پائی جاتی ہیں۔ میں چھانگ اِیّ کو درست سمجھتا ہوں۔ دوسری ساؤ کُنگ کے مختصر نوٹ میں نظر آتی ہے : "آپس میں ایک دوسرے کے قریب ہو جائیں" ۔یعنی دھیان رکھیں کہ آپ کی فوج کا کوئی حصہ آپ سے کٹا ہوا نہ ہو۔]

مقاطع شاہراہوں والی زمین پر اپنے اتحادیوں کے ساتھ ہاتھ ملا لیں۔

[یا شاید' "ہمسایہ ریاستوں کے ساتھ اتحاد بنا لیں۔"]

13۔ سنجیدہ زمین پر' لوٹ مار پر اکٹھے ہو جائیں۔

[اس پر' لی چھُوآن کا درج ذیل مزے دار نوٹ ہے : "جب کوئی فوج دشمن کے علاقے میں دور تک گھس جاتی ہے' اس معاملے میں احتیاط بہت ضروری ہے کہ لوگ غیر عادلانہ رویے کی وجہ سے برگشتہ نہ ہوں۔ ہن شہنشاہ کاؤسُو کی مثال لے لیں' جس کے چیں علاقے میں مارچ کی نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ نہ عورتوں پر کوئی جبر کیا گیا اور نہ ہی قیمتی اشیاء لوٹی گئیں۔[توجہ فرمائیں : یہ 207 ق م کا واقعہ ہے اور ہمارے لئے 1900 عیسوی میں عیسائی فوجوں کا پیکنگ میں داخلہ باعثِ شرمندگی ہونا چاہیئے۔] سو اس نے سب کے دل جیت لئے۔ کتاب کے اس حصے میں' پھر' میرا خیال یہ ہے کہ درست عبارت 'لوٹ مار کریں' نہیں بلکہ 'لوٹ مار نہ کریں' ہونی چاہیئے۔ "افسوس' مجھے ڈر ہے کہ اس موقع پر فاضل مبصرین کے جذبات ان کے فیصلے پر غالب آ گئے۔ کم از کم تُو مُوا یسے کسی مغالطے کا شکار نہیں ہے۔ وہ کہتا ہے : "جب 'سنجیدہ زمین' پر پڑاؤ ہو' تو چونکہ آگے بڑھنے کی کوئی ترغیب نہیں ہوتی' اور پیچھے ہٹنے کا بھی امکان نہیں ہوتا' آپ کو تمام اطراف سے رسد اکٹھی کر کے طویل مزاحمت کی تیاری کے لئے اقدامات کرنے چاہئیں' اور دشمن پر کڑی نگاہ رکھنی چاہیئے۔"]

مشکل زمین میں ثابت قدمی سے مارچ کرتے جائیں۔

[یا' باب 8' ss.2 کے الفاظ میں' "پڑاؤ مت ڈالیں۔"]

14۔ گھری ہوئی زمین میں' چال بازی سے کام لیں۔

[ساؤنگ کہتا ہے : "کسی غیر روایتی ترکیب سے کام لینے کی کوشش کریں؛" اور تُو اِیّ ان الفاظ میں اس کی تفصیل بیان کرتا ہے : "اس طرح کے حالات میں کوئی ایسا منصوبہ ترتیب دینا چاہیئے جو حالات کے مطابق ہو' اور اگر ہم دشمن کو کوئی سبز باغ دکھانے میں کامیاب ہو سکیں تو ممکن ہے کہ خطرے سے نکل جائیں۔" بعینہٖ یہی اس مشہور واقعے میں بھی ہوا تھا جب ھنی بال کیسیلینم جانے والی شاہراہ پر پہاڑوں میں گھر گیا تھا' اور ہر زاویہ نگاہ سے آمر 'فے بی ئس' کے پھندے میں پھنس گیا تھا۔ ھنی بال نے اپنے دشمن کو دھوکا دینے کے لئے جو چال چلی تھی حیرت انگیز طور پر ویسی ہی تھی جیسی تی ان تھان نے ٹھیک 62 برس قبل کامیابی کے ساتھ استعمال کی تھی۔[دیکھئے باب 9' ss.24 نوٹ] جب رات ڈھلی' لگ بھگ 2000 بیلوں کے سینگوں کے ساتھ ٹہنیوں کے بنڈل باندھ کر انھیں آگ لگا دی گئی' دہشت زدہ جانوروں کو پھر پہاڑوں کی طرف ان درّوں کی جانب ہانک دیا گیا جن کو دشمن نے گھیر رکھا تھا۔ تیزی سے حرکت کرتی ہوئی روشنیوں کے نظارے نے رومیوں کو اس قدر چوکنا اور پریشان کر دیا کہ انھوں نے اپنی پوزیشن چھوڑ دی' اور ھنی بال کی فوج اس گھاٹی میں سے بحفاظت گزر گئی۔ [دیکھئے

[Polybius، III. 93، 94; Livy، XXII. 16 17.

کچھ کر گزرنے پر مجبور کرنے والی زمین پر' لڑو۔

[کیونکہ' جیسے چیالِن نے تبصرہ کیا ہے : "اگر آپ اپنی پوری طاقت کے ساتھ لڑیں گے' تو زندہ رہنے کا کوئی امکان ہو سکتا ہے؛ جب کہ اگر آپ کسی کونے کے ساتھ چپک جائیں گے تو موت یقینی ہے۔"]

15۔ پرانے زمانے میں جن کو ماہر لیڈر کہا جاتا تھا انھیں پتہ تھا کہ دشمن کے ہراول اور عقب کے درمیان پچر کس طرح ٹھونکنا ہے؛

[زیادہ لغوی معنوں میں، "آگے اور پیچھے کے حصوں کے مابین رابطہ ختم کر دینا۔"]

اس کی بڑی اور چھوٹی ڈویژنوں میں تعاون روکنے کے لئے؛ اچھی فوج کے راستے میں رکاوٹ ڈالنے کے لئے جب وہ بری فوج کو بچانے لگے، افسروں کو اپنے آدمی اکٹھا کرنے سے روکنے کے لئے۔ 16۔ جب دشمن کے آدمی متحد تھے، انھوں نے کچھ ایسا کیا کہ انھیں منتشر کر کے رکھا۔ 17۔ جب انھیں اپنا فائدہ نظر آیا، وہ آگے بڑھے؛ جب ایسا نہیں تھا تو وہ رک گئے۔

[مئی یاؤ- چھن اِسے مذکورہ بالا سے جوڑتا ہے: "یوں دشمن کو کامیابی سے ہٹا کر، وہ قوت کے ساتھ آگے بڑھتے تھے تاکہ جو کوئی فائدہ یا برتری حاصل ہو سکتی ہو اس پر قبضہ جما لیں؛ اگر کوئی فائدہ بھی حاصل نہ ہو سکتا ہو، تو وہ وہیں رہتے جہاں وہ تھے۔"]

18۔ اگر پوچھا جائے کہ دشمن کے ایک بہت بڑے اور اچھے طریقے سے صف بستہ لشکر کا مقابلہ کیسے کیا جائے جب کہ وہ حملہ کرنے کی غرض سے مارچ کرتا ہوا آ رہا ہو، میں کہوں گا: "آغاز اپنے حریف کی کوئی ایسی چیز اپنے قبضے میں کرنے سے کرو جو اسے عزیز ہو؛ پھر وہ تمھارے سامنے سر جھکائے گا۔"

[سُن زو کے ذہن میں کیا تھا اس پر مختلف رائے ہیں۔ ساؤ کُنگ سمجھتا ہے "یہ کوئی فوجی مصلحت رکھنے والا فائدہ ہے جس پر دشمن انحصار کر رہا ہو۔" تُو مُو کہتا ہے: "تین چیزیں ہیں جو کرنے کے لئے دشمن بے تاب ہوتا ہے، اور جن کی تکمیل پر اس کی کامیابی کا انحصار ہوتا ہے، وہ یہ ہیں: (1) ہمارے لئے سود مند پوزیشنوں پر قبضہ کرنا؛ (2) ہماری زیرِ کاشت زمین کو پامال کرنا؛ (3) اپنی مواصلات کی حفاظت کرنا۔" تو ہمارا مقصد ہونا چاہیئے کہ ان تین خطوط پر اس کے منصوبوں کو روکیں اور یوں اسے بے بس کر دیں۔ [موازنہ کریں باب 3، ss.3 کے ساتھ] اس طرح دلیری کے ساتھ پیش قدمی کو روک کر، آپ ایک ہی وار میں دوسرے کو دفاع پر مجبور کر دیں گے۔]

19۔ تیزی جنگ کا جوہر ہے:

[تُومُو کے مطابق ' "یہ جنگی معاملات کے بڑے بڑے اصولوں کا خلاصہ ہے ' "اور مزید کہتا ہے : "یہ عسکری علوم کی عمیق ترین سچائیاں ہیں ' اور ایک سپہ سالار کی سب سے اہم ذمہ داری۔" ح شی نے چین کے دو عظیم ترین سپہ سالاروں کے درج ذیل واقعات بیان کئے ہیں جو رفتار کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہیں۔ 227 عیسوی میں ' سِن - چھنگ کا گورنر منگ تا جو کہ وئی شہنشاہ ون تھی کے ماتحت تھا ' شُو گھرانے سے غداری پر غور و فکر کر رہا تھا ' اور ریاست کے وزیرِ اعظم چُو - کو لیانگ کے ساتھ خط و کتابت میں مصروف تھا۔ وئی سپہ سالار سی - ماای اس وقت وان کا فوجی گورنر تھا ' اور منگ تا کی غداری کی بھنک پڑنے پر ' بغاوت کی پیش بندی کرنے کے لئے وہ فوراً ہی ایک فوج لے کر روانہ ہو گیا ' جبکہ اس سے پہلے دوستانہ درآمد کے خوشنما پیغام کے ساتھ وہ اس کی چاپلوسی کر چکا تھا۔ سی - ما کے افسران اس کے پاس آئے اور کہا : "اگر منگ تا نے اُو اور شُو کے ساتھ اتحاد بنا رکھا ہے ' تو کوئی قدم اٹھانے سے پہلے ہمیں اچھی طرح تفتیش کر لینی چاہیئے۔" سی - ماای نے جواب دیا : "منگ تا ایک بے اُصول آدمی ہے ' اور ہمیں جانا ہے اور فی الفور اُسے سزا دینی ہے ' اس کا متزلزل پن ختم ہونے اور اپنا نقلی چہرہ اتارنے سے پہلے پہلے۔" تب ' تیز رفتار مارچوں کے ایک سلسلے کے ساتھ ' آٹھ دنوں کے اندر اندر اس کی فوج سِن - چھنگ کی دیواروں کے نیچے تھی۔ اب منگ تا ایک خط میں چُو - کو لیانگ کو پہلے ہی کہہ چکا تھا : "وان یہاں سے 1200 لی کے فاصلے پر ہے۔ بغاوت کی خبر جب سی - ماای تک پہنچے گی تو وہ فوراً اپنے شاہ آقا کو مطلع کرے گا ' لیکن کوئی بھی قدم اٹھانے میں پورا ایک مہینہ لگ جائے گا ' اور اس وقت تک میں اپنے شہر کو بہت اچھی طرح قلعہ بند کر چکا ہوں گا۔ علاوہ ازیں ' سی - ماای یقیناً خود تو نہیں آئے گا اور جو جنرل ہمارے خلاف بھیجے جائیں گے ان کی اتنی قدر ہی نہیں کہ ہم ان کے بارے میں فکر مند ہوں۔" تاہم اگلا خط سراسیمگی سے بھرپور تھا : "اگرچہ اطاعت کا طوق گلے سے اتارے ہوئے آٹھ دن ہی گزرے ہیں ' اور ایک فوج شہر کے دروازوں پر آ کر بیٹھ بھی گئی ہے۔ یہ کیسی معجزانہ تیز رفتاری ہے ! " دو ہفتے بعد سِن - چھنگ فتح ہو چکا تھا اور منگ تا کا سر قلم ہو چکا تھا۔ [دیکھئے چِیں شُو ' باب 1 ' فولیو 3] 621 عیسوی میں لی چِنگ کو سی - چھُوآن میں واقع کُوائی - چوٗ سے بغاوت میں کامیاب ہونے والے شیاؤ شی ان کو سبق سکھانے کے لئے بھیجا گیا ' جو کہ آج کے دور کے ہُوپئے میں واقع چِنگ - چوٗفُو کے علاقے میں شہنشاہ بن

چکا تھا۔ خزاں کا موسم تھا' اور یانگ زی میں طغیانی تھی' شیاؤ شی ان نے خواب میں نہیں سوچا تھا کہ اس کا دشمن ندی نالوں والی تنگ گھاٹیوں میں سے ہوتا ہوا اس تک آ پہنچے گا' اور نتیجتاً کوئی تیاری بھی نہیں کر رکھی تھی۔ لیکن لی چِنگ نے بغیر کوئی وقت ضائع کئے اپنی فوجی مہم کا آغاز کر دیا' اور وہ روانہ ہونے ہی والا تھا جب دوسرے جرنیلوں نے اس کی مِنّت سماجت کی کہ جہاز رانی کے لئے دریا کی حالت قدرے کم خطرناک ہو جانے تک انتظار کر لے۔ لی چِنگ نے جواب دیا: "سپاہیوں کے لئے حد درجہ تیز رفتاری بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہوتی ہے اور وہ موقعے کو ہاتھ سے جانے نہیں دے گا۔ یہی وقت ہے ضرب لگانے کا' جبکہ شیاؤ شی ان کو ابھی پتہ بھی نہیں کہ ہم ایک فوج اکٹھی کر چکے ہیں۔ اگر ہم اس موقع کا فائدہ اٹھالیں جبکہ دریا میں ابھی طغیانی ہے' تو وحشت ناک غیر متوقع پن کے ساتھ ہم اس کے دارالحکومت کے سامنے آ موجود ہوں گے' جیسے بادلوں کی گرج جو آپ کو سنائی پڑ جاتی ہے اس سے پہلے کہ آپ کانوں پر ہاتھ رکھ سکیں۔[دیکھئے باب 7' ss.19' نوٹ] یہ جنگ کا ایک بہت بڑا اصول ہے۔ چاہے اسے ہماری آمد کا پتہ بھی چل جائے' اسے اپنے سپاہی ایسی افراتفری میں جمع کرنے پڑیں گے کہ وہ ہمارا مقابلہ کرنے کے قابل نہیں ہوں گے۔ یوں فتح کے ثمرات سب کے سب ہمارے ہوں گے۔" سب کچھ بالکل ویسے ہی ہوا جیسے اس نے کہا تھا' اور شیاؤ شی ان کو ہتھیار ڈالنے پڑے' اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس نے معاہدہ کیا کہ اس کے آدمیوں کو چھوڑ دیا جائے اور صرف اسے سزائے موت دی جائے۔]

دشمن کے تیار نہ ہونے کا فائدہ اٹھائیں' غیر متوقع راستے اختیار کریں' اور اس مقام پر حملہ کریں جس کے حفاظتی اقدام نہ کئے گئے ہوں۔ 20۔ حملہ آور فوج کو درج ذیل اصول پیشِ نظر رکھنے چاہئیں۔ جتنا آپ کسی ملک کے اندر تک گھسیں گے' آپ کی فوجوں میں یکجہتی زیادہ ہو گی' اور یوں دفاع کرنے والے آپ پر غالب نہیں آ سکیں گے۔ 21۔ اپنی فوج کے راشن کا بندوبست کرنے کے لئے زرخیز علاقوں پر شب خون ماریں۔

[مذکورہ بالا ss.13 کے ساتھ موازنہ کریں۔ لی چھُوآن یہاں پر ایک نوٹ کے ساتھ اتفاق نہیں کرتا۔]

22۔ اپنے آدمیوں کی فلاح و بہبود کا بغور جائزہ لیں۔

[وانگ شی کے نزدیک "فلاح و بہبود" کا مطلب ' "انھیں پیار کریں' ان سے ہنسی مذاق کریں' انھیں کھانے پینے کے لئے کھُلا دیں' اور ہر طرح سے ان کا خیال رکھیں۔"]

اور ان سے ناقابلِ برداشت حد تک کام نہ لیں۔ اپنی توانائی مجتمع رکھیں اور اپنی طاقت بچا کر رکھیں۔

[چھن 224 ق م میں مشہور جنرل وانگ چی اَن کے طریقۂ کار کی یاد دلاتا ہے' پہلے شہنشاہ کی کامیابی میں جس کا بہت بڑا حصہ تھا۔ اس نے ملکِ چُو پر حملہ کیا تھا' جہاں پر اس کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک کُل قومی فوج تشکیل دی گئی تھی۔ لیکن اپنی فوج کے مزاج کے بارے میں شک و شبے کا شکار ہو کر اس نے لڑائی کی تمام دعوتیں ٹھکرا دیں اور سختی کے ساتھ دفاع تک محدود رہا۔ چُو کے جنرل نے زبردستی لڑائی شروع کرنے کی کوشش کی جو بارآور ثابت نہ ہوئی: دن پر دن گزرتے چلے گئے لیکن وانگ چی ان حفاظتی دیوار کے اندر ہی رہا اور باہر نہیں آیا' اس نے اپنا پورا وقت اور توانائی اپنے آدمیوں کا خلوص اور اعتماد حاصل کرنے پر لگا دی۔ اس نے پورا خیال رکھا کہ ان کو اچھا کھانا ملے' وہ خود بھی ان کے ساتھ مل کر کھاتا تھا' نہانے کی سہولیات فراہم کیں' اور انھیں جوڑ کر ایک وفادار اور یک جان اکائی بنانے کے لئے مدبرانہ لطف اندوزی کا ہر طریقہ استعمال کیا۔ کچھ وقت گزرا تو اس نے چند خاص لوگوں سے پتہ لگانے کو کہا کہ آدمی کیسے اپنا دل بہلا رہے ہیں۔ جواب ملا کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ وزن اٹھانے اور لمبی چھلانگیں مارنے کے مقابلے کر رہے ہیں۔ جب وانگ چی ان نے یہ سنا کہ وہ ورزشی سرگرمیوں میں مصروف ہیں' تو وہ جان گیا کہ ان کے جذبے مطلوبہ سطح تک بلند ہو چکے ہیں اور یہ کہ اب وہ لڑائی کے لئے تیار ہیں۔ اس وقت تک چُو کی فوج متعدد بار دعوتِ مبارزت دے دے کر بے زار ہو گئی اور مشرق کی جانب چل پڑی۔ چِیں کے سپہ سالار نے بلا تاخیر اپنا پڑاؤ ختم کیا اور ان کے تعاقب میں چل پڑا' اور جنگ کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان کو بھاری جانی نقصان کے ساتھ تباہ کر کے رکھ دیا گیا۔ کچھ عرصے بعد چِیں نے پورا ملکِ چُو فتح کر لیا اور بادشاہ فُو-چُو گرفتار ہو گیا۔]

اپنی فوج کو مسلسل حرکت میں رکھیں'

[تاکہ دشمن کو کبھی بھی ٹھیک سے پتہ نہ ہو کہ آپ اس وقت کہاں ہیں۔ یہ بات مجھے درست لگی ‘تاہم‘ درست عبارت یوں ہو سکتی ہے "اپنی فوج کو جوڑیں"۔]

اور بے انتہا گہرے منصوبے ترتیب دیں۔ 23۔ اپنے سپاہیوں کو ایسی پوزیشن میں ڈال دیں جہاں سے کوئی فرار ممکن نہ ہو‘ اور وہ موت کو فرار پر ترجیح دیں۔ اگر وہ موت کا سامنا کر جائیں تو کچھ ایسا نہیں ہے جسے حاصل نہ کیا جا سکے۔

[چھانگ اِیّ نے اپنی پسندیدہ وئی لیاؤزو (باب 3) کا حوالہ دیا ہے: "اگر ایک آدمی تلوار لے کر بازار میں پاگلوں کی طرح بھاگتا جا رہا ہو‘ اور ہر آدمی کوشش کرے کہ اس کے راستے میں نہ آئے‘ تو درست نہیں ہو گا کہ یہ اکیلا آدمی بہادر ہے اور باقی سارے حقیر اور بزدل ہیں۔ سچ یہ ہے کہ ایک لچا لفنگا اور ایک آدمی جو اپنی زندگی کو اس قدر سستا نہیں سمجھتا دونوں کو ایک ترازو میں نہیں تولا جا سکتا۔"]

افسران ہوں یا جوان ہوں سب کے سب اپنی جان لڑا دیں گے۔

[چھانگ اِیّ کہتا ہے: "اگر وہ سب اکٹھے کسی پریشان کن جگہ پر ہوں گے تو سب مل کر پوری قوت لگا کر اس سے نکلنے کی کوشش کریں گے۔"]

24۔ سپاہی جب کچھ کر گزرنے پر مجبور کرنے والی مشکلات میں پھنس جائیں تو ان کے اندر سے خوف کا احساس ختم ہو جاتا ہے۔ جب کوئی پناہ نہیں ملے گی تو وہ جم کر کھڑے ہو جائیں گے۔ اگر دشمن کے علاقے میں ہوں گے تو ثابت قدم محاذ بن کر ابھریں گے۔ جب کہیں سے کوئی مدد نہیں ملے گی تو وہ جان لڑا کر لڑیں گے۔ 25۔ سو وہ اس انتظار میں نہیں ہوں گے کہ کوئی آ کر ان کی صف آرائی کرے‘ وہ خود ہی چوکنّے رہیں گے۔ انھیں کہنا نہیں پڑے گا‘ وہ خود ہی وہ سب کچھ کریں گے جو آپ چاہتے ہیں؛

[لغوی معنوں میں‘ "بغیر کہے‘ آپ کو ملے گا۔"]

پابندیوں کے بغیر ہی وہ آپ کے وفادار رہیں گے؛ان کو احکامات دیے بغیر ان پر بھروسہ کیا جا سکے گا۔ 26۔ شگون لینے کی ممانعت کر دیں اور توہمات ختم کر دیں۔ پھر، جب تک موت خود نہ آ جائے، کسی آفت سے بھی ڈرنے کی ضرورت نہیں۔

[توہّم پرست، "غیر سنجیدہ شکوک اور خوف میں گھرے ہوئے،" بگڑ کر بزدل بن جاتے ہیں، اور "مرنے سے پہلے کئی دفعہ مرتے ہیں۔" تُو مُو نے ہوانگ شی-کُنگ کا حوالہ دیا ہے: "'جادو ٹونے کی سختی سے ممانعت ہونی چاہیئے، اور کسی افسر کو اجازت نہیں ہونی چاہیئے کہ وہ فوج کی قسمت کا حال پیشین گوئیوں سے معلوم کرنے کی کوشش کرے، کیونکہ خوف سپاہیوں کے ذہنوں کو بہت زیادہ پریشان کر دے گا۔' مطلب یہ کہ، "وہ بات جاری رکھتے ہوئے کہتا ہے، "کہ اگر سارے شکوک و شبہات رد کر دیے جائیں، موت تک آپ کے آدمیوں کا عزم نہیں لڑکھڑائے گا۔"]

27۔ اگر آپ کے سپاہیوں کے پاس دولت کے انبار نہیں ہیں، اس کا یہ مطلب نہیں کہ انھیں امیر ہونا اچھا نہیں لگتا؛ اگر ان کی زندگیاں حد سے زیادہ لمبی نہیں ہیں، اس کا یہ مطلب نہیں کہ انھیں طویل العمری سے کوئی رغبت نہیں ہے۔

[اس قطعے پر چھانگ اِیّ کا نوٹ سب سے بہترین ہے: "دولت اور طویل العمری وہ چیزیں ہیں جن سے تمام لوگوں کو فطری رغبت ہوتی ہے۔ اس لئے اگر وہ قیمتی چیزوں کو جلا دیتے ہیں یا اٹھا کر پرے پھینک دیتے ہیں، اور اپنی جانیں قربان کرتے ہیں، اس کی وجہ یہ نہیں کہ انھیں یہ چیزیں پسند نہیں ہیں بلکہ بات اتنی سی ہے کہ ان کے پاس کوئی چارہ نہیں ہے۔" سُن زو چپکے سے ایک خفیہ اشارہ کرتا ہے کہ، کیونکہ سپاہی بھی انسان ہی ہوتے ہیں، لہٰذا جنرل کا کام ہے کہ ان ترغیبات کا دھیان رکھے جو لڑائی سے جی چرانے کا باعث بن سکتی ہیں اور امیر ہونا ان کے راستے کی رکاوٹ نہ بن جائے۔]

28۔ جس دن انھیں باہر نکل کر لڑنے کا حکم دیا جائے، ہو سکتا ہے آپ کے سپاہی رونا شروع کر دیں،

[چینی لفظ "کُڑھنا" ہے۔ یہ صرف آنسو بہانے سے بڑھ کر زیادہ حقیقی غم کو ظاہر کرتا ہے۔]

جو بیٹھے ہوں ان کے کپڑے بھیگے جا رہے ہوں اور جو لیٹے ہوں آنسو ان کے گالوں پر سے بہتے ہوئے جا رہے ہوں۔

[اس لئے نہیں کہ وہ خوفزدہ ہیں، بلکہ اس لئے، جیسا کہ ساؤکُنگ کہتا ہے، "سب نے عزمِ مصمّم کر رکھا ہے کہ یا کر جائیں گے یا مر جائیں گے۔" یہاں ہومر کی مشہور نظم اِیلیئڈ کے ہیروؤں کا ایسے ہی بچوں کی طرح اپنے جذبات کا اظہار کرنا یاد آتا ہے۔ چھانگ اِیّ اشارہ کرتا ہے چِنگ کو اور اس کے دوستوں کے درمیان دریائے ای پر غمناک جدائی کی طرف جب اُسے 227 قبل مسیح میں چِیں کے بادشاہ (جو بعد میں پہلا شہنشاہ بنا) کی جان لینے کے لئے بھیجا گیا۔ سب کے آنسوؤں کی جھڑی لگی ہوئی تھی جب اس نے انھیں الوداع کہا اور یہ الفاظ بولے: "چیخوں کی آواز والی آندھی چل رہی ہے، شعلے کو سرد کرنے والی؛ تمھارا غازی جا رہا ہے—لوٹ کر نہ آنے کے لئے۔"[[1]]

لیکن ایک دفعہ انھیں اس کھائی میں دھکا دے ڈالیں، اور وہ چُو یا کُوائی والی جرات کا مظاہرہ کریں گے۔

[چُو اصل میں چھُوآن چُو کا ذاتی نام تھا، جو ملکِ اُو کا باشندہ تھا اور خود سُن زو کا ہم عصر تھا، جسے کُنگ-زو کھُوآنگ، جو کہ حِ لُو وانگ کے طور پر زیادہ مشہور ہے، نے اپنے بادشاہ وانگ لیاؤ کو ایک خنجر کے ساتھ قتل کرنے کی ذمہ داری سونپی تھی، یہ خنجر ایک شاہی ضیافت میں پیش کی جانے والی مچھلی کے پیٹ میں چھپایا گیا تھا۔ وہ اپنی کوشش میں کامیاب ہو گیا، لیکن فوراً ہی بادشاہ کے محافظوں نے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے۔ یہ 515 قبل مسیح کا واقعہ ہے۔ دوسرے جس ہیرو کا حوالہ دیا گیا ہے، ساؤکُوائی (یا ساؤمَو)، اس نے ایسا کارنامہ کیا کہ 166 سال پہلے 681 قبل مسیح میں ناموری حاصل کی۔ لُو تین دفعہ شکست کھا چکی تھی چی سے، اور اپنے علاقے کے ایک بڑے

حصے سے دستبردار ہوتے ہوئے ایک معاہدہ انجام دینے ہی والی تھی' جب ساؤ کُوائی نے قربان گاہ کی سیڑھیوں پر کھڑے ہوئے چی کے نواب ہوانگ کُنگ کو اپنی گرفت میں لے لیا' اور اس کے سینے کو اپنے خنجر کے نشانے پر رکھ لیا۔ نواب کے کسی محافظ کو ہلکی سی جنبش کی جرات بھی نہ ہوئی' ساؤ کُوائی نے اصل حالت میں مکمل بحالی کا مطالبہ کر دیا' یہ اعلان کرتے ہوئے کہ لُو کے ساتھ یہ ناانصافی اس لئے کی جارہی ہے کہ وہ ایک چھوٹی اور کمزور ریاست ہے۔ ہوانگ کُنگ کو جان جانے کے خوف سے رضامندی ظاہر کرنی پڑی' جس کے بعد ساؤ کُوائی خنجر کو دُور پھینک کر ڈرے ہوئے مجمعے کے بیچ خاموشی سے واپس اپنی جگہ پر آ گیا ایسے کہ اس کا رنگ تک متغیر نہیں ہوا۔ جیسا کہ متوقع تھا' جنرل بعد میں اس سمجھوتے سے منحرف ہونا چاہتا تھا' لیکن اس کے عمر رسیدہ اور معاملہ فہم مشیر کُوان چُنگ نے اسے سمجھایا کہ اپنے الفاظ سے پھِر جانا ایک خلافِ مصلحت تدبیر ہو گی' اور اس دلیرانہ چوٹ کا ماحصل یہ تھا کہ لُو نے تین جنگوں کے دوران جو کچھ کھویا تھا وہ سب اُسے واپس مل گیا۔]

29۔ ایک فنِ جنگ کا ماہر شوائے ــیَین کی طرح ہوتا ہے۔ اور شوائے ــیَین ایک سانپ ہے جو چھانگ کے پہاڑوں میں پایا جاتا ہے۔

[" شوائے ــیَین " کا مطلب ہے " اچانک سے " یا " تیزی سے " ' اور جس سانپ کے بارے میں بات ہو رہی ہے بلاشبہ اسے یہ نام اس کی حرکت میں تیزی کی وجہ سے دیا گیا ہے۔ کتاب کے اس حصے کے سبب سے چینی زبان میں یہ اصطلاح اب " عسکری نقل و حرکت " کے معنوں میں استعمال ہوتی ہے۔]

اس کے سر پر ماریں' تو یہ آپ پر اپنی دُم سے حملہ کرے گا؛ اس کی دُم پر ماریں تو یہ آپ پر سر سے حملہ کرے گا؛ اس کے درمیان میں ماریں تو یہ آپ پر سر اور دُم دونوں سے حملہ آور ہو گا۔ 30۔ اگر پوچھا جائے کہ شوائے ــیَین کی طرز پر کوئی فوج بنائی جاسکتی ہے'

[یعنی، جیسا کہ مئی یاؤ- چھن کہتا ہے، "کیا یہ ممکن ہے کہ ہراول اور عقب کو اس طرح کا بنا دیا جائے کہ ایک پر حملے کی صورت میں دوسرا تیزی سے کاروائی کرے، بالکل ایسے جیسے وہ دونوں ایک ہی زندہ جسم کا حصہ ہوں؟"]

میرا جواب ہوگا، بالکل۔ کیونکہ اُو کے لوگ اور یُواے کے لوگ ایک دوسرے کے دشمن ہیں؛

[موازنہ کریں باب 6، ss.21 سے]

پھر بھی اگر وہ ایک ہی کشتی میں دریا پار کر رہے ہوں اور طوفان میں گھر جائیں، تو ایک دوسرے کی مدد یونہی کریں گے جیسے بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ کی کرتا ہے۔

[مطلب یہ ہے : اگر دو دشمن مشترکہ خطرے سے نمٹنے کے لئے ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہیں تو ایک ہی فوج کے دو حصے ایک دوسرے کی کتنی زیادہ مدد کر سکتے ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ مشترکہ مفادات اور دوستی کے رشتوں میں بندھے ہوتے ہیں۔ پھر بھی یہ مشہور ہے کہ کئی ایک مہمات عدم تعاون کی بنا پر تباہی سے دوچار ہوئیں، خصوصًا اتحادی افواج کی معاملے میں۔]

31۔اس لئے گھوڑوں کو رسّوں سے باندھ کر اور گھوڑا گاڑیوں کے پہیے زمین میں دبا کر بے فکر ہو جانا کافی نہیں ہے۔

[اپنی فوج کو راہِ فرار اختیار کرنے سے روکنے کے لئے یہ غیر معمولی اختراعات ایتھنز کے ہیرو سوفانِس کی یاد دلاتی ہیں، جو معرکہء پلاٹیا میں اپنے ساتھ ایک لنگر لے کر گیا تھا، جس کی مدد سے اس نے خود کو ایک مقام پر مضبوطی سے باندھ لیا تھا۔[دیکھئے ہیروڈوٹس، IX۔74۔] یہ کافی نہیں ہے، سُن زو کہتا ہے، اس طرح کے مشینی ذرائع استعمال کر کے فرار کو ناممکن بنانا۔ آپ اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپ کے آدمیوں میں مقصد کی یکجائی اور اتحاد نہ ہو، اور سب سے بڑھ کر، ہمدردی اور تعاون کا جذبہ۔ یہ وہ سبق ہے شوائے ـــیَین سے سیکھا جا سکتا ہے۔]

32۔ایک فوج کی باگ ڈور جس اصول پر سنبھالی جاتی ہے وہ بہادری کا ایک ایسا معیار قائم کرنا ہے جس پر پورا اترنا سب پر لازم ہو۔

[لغوی طور پر ' "(سب کی) بہادری کی سطح جیسے کہ ایک (کی ہو)۔"اگر ایک پوری مثالی فوج کو ایک ہی جاندار قالب میں ڈھال دیا جائے ' تو اس کے اجزائے ترکیبی کے عزمِ مصمّم اور جذبے کا معیار ایک جیسا ہونا چاہیئے ' یا کسی بھی شرح پر ایک مخصوص معیار سے نیچے نہیں گرنا چاہیئے۔ ولنگٹن کا واٹرلُو کے مقام پر اپنی فوج کے بارے میں غیر متشکرانہ محسوس ہونے والا بیان کہ "اس سے زیادہ بُری فوج کی قیادت اس نے کبھی نہیں کی "اس کا مطلب بس یہی ہے کہ وہ اس اہم حوالے سے کمی کا شکار تھی —جذبے اور دلیری میں یکجہتی۔ اگر اس نے بیلجیم والوں کی غداری کو پہلے سے بھانپ نہ لیا ہوتا اور بڑی احتیاط سے ان فوجوں کو پس منظر میں نہ رکھا ہوتا تو وہ اس دن تقریبًا یقینی طور پر ہار چکا تھا۔]

33۔ مضبوط ہوں یا کمزور سب کا بہترین استعمال کیسے کیا جا سکتا ہے —اس سوال کا جواب زمین کے درست استعمال میں پوشیدہ ہے۔

[مئی یاؤ- چھن کا جملہ ہے : "مضبوط اور کمزور میں فرق ختم کرنے اور دونوں سے کام لینے کا طریقہ زمین کی اتفاقی خصوصیات کو استعمال کرنے میں ہے۔" کم قابلِ بھروسہ فوجوں کی اگر اچھی پوزیشنوں پر تعینات کر دیا جائے تو اتنی ہی دیر تک جمی رہیں گی جب تک کہ اچھی فوج کسی پُر خطر علاقے میں۔ پوزیشن کا فائدہ قوتِ برداشت اور دلیری کی کمی کا نقصان نہیں ہونے دیتا۔ کرنل ہینڈرسن کہتا ہے : "درسی کتابوں اور عام تدبیری طریقوں کی اہمیت اپنی جگہ ' میں یہ سوچنے پر مجبور ہوں کہ زمین کے مطالعے کو اکثر اوقات نظر انداز کیا جاتا ہے اور پوزیشنوں کے انتخاب کو کسی طرح بھی کافی اہمیت نہیں دی جاتی . . . . اور نہ ان بے تحاشا فوائد کو جو ان سے حاصل ہو سکتے ہیں ' چاہے آپ دفاع کر رہے ہوں یا حملہ ' فطرت کی خصوصیات کو درست طریقے سے استعمال کر کے۔" [2]]

34۔ یوں ایک ماہر سپہ سالار اپنی فوج کو اس طرح چلاتا ہے جیسے وہ چار و ناچار صرف ایک ہی آدمی کا ہاتھ پکڑے جا رہا ہو۔

[تُومُو کہتا ہے : "اس تشبیہ کا مقصد یہ بتانا ہے کہ یہ کام اس کے لئے اس قدر آسان ہوتا ہے۔"]

35۔ سپہ سالار کا کام ہے کہ خاموش رہے اور یوں رازداری کو یقینی بنائے؛ ایماندار اور عادل ہو' اور یوں ہر چیز کو اس کی جگہ پر رکھے۔

36۔ اسے اس قابل ہونا چاہیئے کہ اپنے افسروں اور جوانوں کو غلط رپورٹوں اور آثار کے ذریعے چکر میں ڈال سکے'

[لغوی طور پر' "ان کی آنکھوں اور کانوں کو دھوکا دے سکے۔"]

اور یوں انھیں مکمل طور پر اندھیرے میں رکھے۔

[ساؤ کُنگ نے اپنے شاندار اقوال میں سے ایک یہاں بیان کیا ہے : "ابتداء میں فوجوں کو آپ کے منصوبوں کی معلومات حاصل کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے؛ وہ بس ان کے خوش کن نتائج کی خوشیاں منانے میں آپ کے ساتھ شامل ہو جائیں۔" "دشمن کو چکر میں ڈالنا' گمراہ کرنا اور حیران کرنا' "جنگ کے اوّلیں اصولوں میں سے ایک ہے جیسا کہ متعدد بار اس کی نشاندہی کی گئی ہے۔ لیکن دوسرا عمل کیسا رہے گا—اپنے ہی آدمیوں کو چکر میں ڈالنا؟ جن کو لگے کہ سُن زو اس نقطے پر ضرورت سے زیادہ زور دے رہا ہے ان کو چاہیئے کہ سٹون وال جیکسن کی وادی کی مہم پر کرنل ہینڈرسن کا تبصرہ پڑھیں : وہ کہتا ہے' "وہ بے شمار تکلیفیں جن سے گزر کر اس نے اپنے معتمد ترین افسروں سے بھی اپنی نقل و حرکت' اپنے ارادے اور اپنی سوچ چھپا کر رکھی' اگر کوئی ایسا مکمل کمانڈر نہ ہوتا تو اس ساری کاوش کو بے کار گردانتا" — وغیرہ وغیرہ[3] 88 عیسوی میں' جیسا کہ ہم ہَو ہن شُو کے باب 47 میں پڑھ چکے ہیں' "یارکند کو کچلنے کے مقصد سے پَین چھاؤ خُتن اور دوسری وسط ایشیائی ریاستوں کے 25000 آدمی لے کر میدانِ جنگ میں اترا۔ کُوچار کے بادشاہ نے جوابًا اپنے سالارِ اعظم کوون-سُو بُکو-مَو اور وئی-تھُوئی کی سلطنتوں

سے جمع کی گئی فوج کے ساتھ روانہ کیا جو کل ملا کر 50000 ہو چکی تھی۔ پَین چھاؤ نے اپنے افسروں اور خُتن کے سلطان کو مجلسِ شُورٰی برائے جنگ میں شرکت کے لئے بُلا بھیجا اور کہا: 'ہماری فوجیں اب تعداد میں مقابلتًا کم رہ گئی ہیں اور دشمن سے ٹکرانے کی سکت نہیں رکھتیں۔ تو اس صورت میں ہمارے لئے بہترین حکمتِ عملی یہ ہو گی کہ الگ الگ ہو کر بکھر جائیں، ہر کوئی ایک مختلف مقام پر چلا جائے۔ بادشاہِ خُتن مشرقی راستے پر مارچ کرتا ہوا آگے بڑھے گا اور میں پھر مغرب کی جانب لوٹ جاؤں گا۔ شام کے طبل بجنے تک انتظار کرتے ہیں اور پھر چلیں گے۔' اس کے بعد پَین چھاؤ نے چپکے سے زندہ ہاتھ آ جانے والے قیدیوں کو آزاد کر دیا، اور اس طرح بادشاہِ کُوچار کو اس کے منصوبوں کا علم ہو گیا۔ اس خبر نے بادشاہِ کُوچار کو اتنا متکبر کر دیا کہ اس نے فوراً ہی دس ہزار سواروں کا دستہ مغرب میں پَین چھاؤ کی پسپائی کو روکنے کے لئے بھیج دیا، جبکہ ون-سُو کا بادشاہ 8000 سواروں کے ساتھ شاہِ خُتن کا راستہ روکنے کے لئے مشرق کی جانب نکل کھڑا ہوا۔ جیسے ہی پَین چھاؤ کو خبر ملی کہ دونوں سردار نکل چکے ہیں، اس اپنی ساری ڈویژنیں اکٹھی کیں، انھیں اچھی طرح اپنے زیرِ تحکم کیا، اور صبح تڑکے انھیں یارکند کی فوج سے ٹکرا دیا جو کہ ابھی پڑاؤ ڈالے ہوئے تھی۔ سارے وحشی دہشت زدہ، بوکھلائے ہوئے بھاگ کھڑے ہوئے، اور پَین چھاؤ بہت قریب سے ان کے تعاقب میں تھا۔ 5000 سے زیادہ سر ٹرافیوں کے طور پر لائے گئے، گھوڑوں، مویشیوں اور ہر طرح کی قیمتی اشیاء کی صورت میں بے تحاشا مالِ غنیمت اس کے علاوہ تھا۔ تب یارکند نے ہتھیار ڈال دیے۔ کُوچار اور دوسری سلطنتوں نے اپنی اپنی فوجیں واپس بلا لیں۔ اس وقت کے بعد سے مغرب کے ممالک پوری طرح پَین چھاؤ کے رُعب میں آ گئے۔" اس معاملے میں ہم دیکھتے ہیں کہ چینی جنرل نے اپنے افسران کو نہ صرف اپنے حقیقی منصوبوں سے بے خبر رکھا بلکہ دشمن کو دھوکا دینے کی خاطر اپنی فوج کو تقسیم کرنے کا دلیرانہ قدم بھی اٹھایا۔]

37۔ اپنے انتظامات میں ردوبدل کر کے اور اپنے منصوبوں میں تبدیلی کر کے،

[وانگ شی اس کا مطلب یہ سمجھتا ہے کہ ایک ہی جنگی چال کو دوبارہ نہ چلنا۔]

وہ دشمن کو اپنے بارے میں حتمی معلومات سے محروم رکھتا ہے۔

[چھانگ اِیّ کسی اور کام کا حوالہ دیتے ہوئے کہتا ہے : "یہ مسلّمہ اصول کہ جنگ دھوکے کے بل پر لڑی جاتی ہے' صرف دشمن کے دھوکے کے بارے میں نہیں ہے۔آپ کو اپنے ہی سپاہیوں کو بھی دھوکا دینا پڑتا ہے۔انھیں اپنے پیچھے پیچھے لے کر آنا ہے لیکن یہ بتائے بغیر کہ کیوں۔"]

اپنا پڑاؤ بدل کر اور چکر دار راستے اختیار کر کے وہ دشمن کو سمجھ نہیں آنے دیتا کہ وہ کرنے کیا جا رہا ہے۔ 38۔ فیصلہ کن لمحے میں کسی فوج کے قائد کا طرزِ عمل یوں ہوتا ہے کہ جیسے کوئی بلندی پر چڑھنے کے بعد اپنے پیچھے سیڑھی کو ٹھوکر مار کر گرا دیے۔اس سے پہلے کہ اس کے آدمیوں کو اس کے منصوبوں کی خبر ہو وہ انھیں دشمن کے علاقے میں لے کر دور تک گھس چکا ہوتا ہے۔

[لغوی معنوں میں "سپرنگ چھوڑتا ہے" (دیکھئے باب 5' ss.15) یعنی کوئی ایسا فیصلہ کن قدم اٹھا لیتا ہے جس سے اس کی فوج کی واپسی ناممکن ہو جاتی ہے—جیسے کہ شیانگ-اِیّ' جس نے دریا پار کرنے کے بعد اپنے جہاز ڈبو دیے۔ چھن حاؤ اور اس کے بعد چیالِن بھی ان الفاظ کو ٹھیک سے نہیں سمجھے یعنی "اپنے ہاتھ کی ہر چال پیش کر دیتا ہے۔"]

39۔ وہ اپنی کشتیاں جلا دیتا ہے اور کھانا پکانے کے برتن توڑ ڈالتا ہے؛ جیسے کوئی چرواہا بھیڑوں کا ریوڑ ہانک رہا ہو' وہ اپنے آدمیوں کو اِدھر اُدھر ہانکتا جاتا ہے اور کچھ نہیں جانتا کہ کدھر جا رہا ہے۔

[تُو مُو کہتا ہے : "فوج صرف آگے بڑھنے یا پیچھے ہٹنے کے احکامات سے واقف ہوتی ہے؛ یہ یلغار اور فتح کے پسِ پردہ سروں سے لاعلم ہوتی ہے۔"]

40۔ اپنے لشکر کو جمع کرنا اور اسے خطرے تک لے کر آنا : — اسے کسی سپہ سالار کے کام سے موسوم کیا جا سکتا ہے۔

[سُن زو کا مطلب ہے کہ فوج کو حرکت میں لانے کے بعد دشمن کے دل پر وار کرنے کا ہدف لینے میں کوئی تاخیر نہیں ہونی چاہیئے۔ ملاحظہ ہو کہ وہ کس طرح مُڑ مُڑ کر اس نقطے پر آ رہا ہے۔ آج کی فوجوں کی نسبت قدیم چین کی برسرِ پیکار ریاستوں میں بھگوڑا پن بلاشبہ ایک انتہا درجے کا خطرۂ موجود اور تشویشناک برائی تھی۔]

41۔ زمین کی نو اقسام کی مناسبت سے مختلف طرح کے اقدام؛

[چھانگ اِیؔ کہتا ہے: "زمین کی نو اقسام کے قوانین کو سمجھنے میں تنگ نظری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیئے۔"]

جارحانہ یا دفاعی تدابیر کی مصلحت؛ اور انسانی فطرت کے بنیادی قوانین: یہ وہ چیزیں ہیں جن کا مطالعہ ضرور بالضّرور ہونا چاہیئے۔ 42۔ جب دشمن کے علاقے پر حملہ آور ہو رہے ہوں، عام اصول یہ ہے کہ دُور تک گھس جانے سے پیوستگی بڑھتی ہے؛ تھوڑا آگے تک گھسنے کا مطلب ہے انتشار۔

[موازنہ کریں مذکورہ بالا ss.20 سے]

43۔ جب آپ کا اپنا علاقہ پیچھے رہ گیا ہو، اور آپ ہمسایہ علاقہ پار کر کے دشمن کو جالیں، تو آپ خود کو تشویشناک زمین پر پائیں گے۔

[باب 8، ss. 2 میں یہ "زمین" بڑی عجیب طرح مذکور ہے، لیکن یہ باب 10 میں نو طرح کی صورتِ حال یا چھے آفتوں میں دکھائی نہیں دیتی۔ آدمی کے اندر پہلی تحریک یہ اٹھتی ہے کہ وہ اس کا ترجمہ ایک دور افتادہ زمین کے طور پر کرے، لیکن اگر ہم مبصرین کا اعتبار کریں تو بجا طور پر یہاں پر اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ مئی یاؤ- چھن کہتا ہے کہ "یہ ایک ایسی پوزیشن ہے جو آگے اتنی دُور نہیں ہوتی کہ اِسے 'آسان' کہا جائے اور گھر سے اتنی قریب بھی نہیں ہوتی کہ اسے 'انتشار والی' کہا جائے، بلکہ ان دونوں کے بیچ کی کوئی چیز ہوتی ہے۔" وانگ شی کہتا ہے: "یہ ایک ایسی زمین ہے جس کے اور ہمارے درمیان کوئی اور ریاست ہو جسے پار کر کے ہمیں اس تک پہنچنا پڑے۔ لہٰذا

ہم پر یہ لازم ہے کہ وہاں پر اپنا کام جلد از جلد نپٹا لیں۔" وہ مزید کہتا ہے کہ یہ پوزیشن شاذ و نادر ہی وجود میں آتی ہے یہی وجہ ہے کہ اسے نو طرح کی صورتِ حال میں شامل نہیں کیا گیا۔]

جب چاروں طرف مواصلات کے ذرائع موجود ہوں تو یہ مقاطع شاہراہوں والی زمین ہوتی ہے۔ 44۔جب آپ کسی علاقے میں دور تک گھس جائیں تو یہ سنجیدہ زمین ہوتی ہے۔جب آپ بس تھوڑا آگے تک گھسیں تو یہ آسان زمین ہوتی ہے۔ 45۔جب آپ کی پشت پر دشمن کا گڑھ ہو اور سامنے تنگ درّے ہوں تو یہ گھری ہوئی زمین ہوتی ہے۔جب کوئی جائے پناہ نہ ہو تو یہ کچھ کر گزرنے پر مجبور کرنے والی زمین ہوتی ہے۔ 46۔اس لئے انتشار والی زمین پر میں اپنے آدمیوں کے اندر مقصد کی یکسوئی ابھاروں گا۔

[تُو مُو کے مطابق یہ اختتام حاصل کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ دفاع تک محدود رہیں اور لڑائی سے گریز کریں۔ موازنہ کریں مذکورہ بالا ss. 11 سے]

آسان زمین پر میں یہ دھیان رکھوں گا کہ میری فوج کے تمام حصے آپس میں قریبی رابطے میں رہیں۔

[جیسا کہ تُو مُو کہتا ہے، مقصد دو ناگہانی صورتوں سے بچاؤ ہے: "(1) ہماری اپنی فوجیں بھگوڑی نہ ہو جائیں؛ (2) دشمن اچانک حملہ نہ کر دے۔" موازنہ کریں باب 7، ss. 17 سے۔ مئی یاؤ- چھن کہتا ہے: "مارچ کرتے ہوئے، رجمنٹوں کا آپس میں قریبی رابطہ ہونا چاہیئے؛ پڑاؤ میں، حصار بندیوں میں تسلسل ہونا چاہیئے۔"]

47۔نزاعی زمین پر، میں پیچھے والے دستوں میں تیزی لاؤں گا۔

[ساؤ کُنگ نے اس کی یہ تاویل کی ہے۔ چھانگ اِیّ نے بھی اسے یہ کہتے ہوئے اختیار کیا ہے: "ہمیں پیچھے والے دستے بڑی تیزی سے آگے لانے ہیں، تاکہ سر اور دُم دونوں منزل تک پہنچ سکیں۔" انھیں اس طرح بکھرنے نہیں دیا جا سکتا کہ درمیان میں ایک لمبا فاصلہ ہو۔ایک اتنی ہی معقول وضاحت مئی یاؤ- چھن بھی پیش کرتا ہے: "یہ فرض کرتے ہوئے کہ دشمن ابھی تک انتہائی مرغوب پوزیشن تک نہیں پہنچا، اور ہم اس سے پیچھے ہیں، ہمیں پوری

سرعت کے ساتھ پیش قدمی کرنی چاہیئے تاکہ اس کے قبضے کے لئے لڑ سکیں۔" دوسری طرف چھن حاؤ یہ فرض کرتے ہوئے کہ دشمن کو اپنا میدان چننے کے لئے وقت مل چکا ہے' باب 6' ss.1 کا حوالہ دیتا ہے' جہاں سُن زو ہمیں خبردار کرتا ہے کہ اس حالت میں حملہ نہ کریں کہ آپ تھکے ماندے ہوں۔ اس صورتِ حال کے بارے میں اس کا اپنا نقطۂ نظر کسی حد تک مبہم الفاظ میں بیان کیا گیا ہے: "اگر کوئی سودمند پوزیشن آپ کو سامنے نظر آ رہی ہے تو چنیدہ فوجیوں کے ایک الگ دستے کے ساتھ اس قبضہ کر لیں' پھر اگر دشمن ان کی تعداد دیکھ کر اس کو ہتھیانے کے لئے آگے بڑھتا ہے' آپ اپنی بڑی فوج کے ساتھ اس کی پشت پر حملہ کر سکتے ہیں' اور فتح یقینی ہو جائے گی۔" وہ مزید کہتا ہے کہ چھاؤشِ نے بھی چِیں کی فوج کو یونہی ہرایا تھا۔ (دیکھئے صفحہ نمبر 92)]

48۔ کھلی زمین پر' میں اپنے دفاعی پہلوؤں پر محتاط نظر رکھوں گا۔ مقاطع شاہراہوں والی زمین پر میں اپنے اتحادوں میں استحکام لاؤں گا۔ 49۔ سنجیدہ زمین پر میں بلا تعطل رسد کو یقینی بناؤں گا۔

[مبصرین سمجھتے ہیں کہ یہ مویشیوں کے چارے کی تلاش اور لوٹ مار کرنے کی طرف اشارہ ہے' نہ کہ حسبِ توقع اپنے مرکز سے غیر شکستہ رابطے کی طرف۔]

مشکل زمین پر میں شاہراہ کے ساتھ ساتھ آگے بڑھتا رہوں گا۔ 50۔ گھری ہوئی زمین پر میں پسپائی کا ہر راستہ مسدود کر دوں گا۔

[منگ شی کہتا ہے: "یہ ظاہر کرنا کہ میں اس پوزیشن کا دفاع کرنے کی کوشش کر رہا ہوں' جبکہ حقیقت میں میری نیت یہ ہو کہ اچانک دشمن کی صفوں کے بیچ میں سے پھٹ نکلوں۔" مئی یاؤ- چھن کہتا ہے: "اپنے سپاہیوں کو تخت یا تختہ قسم کے جذبے کے ساتھ لڑانے کی غرض سے۔" وانگ شی کہتا ہے' "یہ خدشہ ہونا کہ میرے آدمی کہیں بھاگ ہی نہ جائیں۔" تُو مُو نشاندہی کرتا ہے کہ یہ باب 7' ss.36 کی بحث ہے' جہاں پر یہ دشمن ہے جو گھرا ہوا ہے۔ 532 عیسوی میں کاؤہُوان' جو بعد میں شہنشاہ بنا اور شن-اُو کے نام سے بزرگانِ دین میں بھی شمار

ہوا' ار-چُو چھاؤاور دوسروں کی زیرِ قیادت فوج میں گھر گیا تھا۔اس کی اپنی فوج نسبتًا چھوٹی تھی' جو کہ صرف 2000 سواروں اور 30000 کے لگ بھگ پیادوں پر مشتمل تھی۔ گھیرے کی صف مکمل طور پر ملی ہوئی نہیں تھی' مخصوص مقامات پر وقفہ چھوڑا گیا تھا۔ لیکن کاؤہُوان نے فرار ہونے کی بجائے' بیلوں اور گدھوں کو ایک ہی رسے سے باندھ کر بچ جانے والوں راستوں کی طرف ہنکا دیا اور یوں انھیں خود ہی بند کر دیا۔جونہی اس کے افسروں اور جوانوں نے یہ دیکھا کہ فتح کرنے یا مر جانے کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں' ان کے جذبے ایسی غیر معمولی بلندیوں کو لپکے' اور انھوں نے ایسے بے جگر وحشی پن سے حملہ کیا کہ حریفوں کی صفیں ان کے دھاوے کے آگے ٹوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں۔]

کچھ کر گزرنے پر مجبور کرنے والی زمین پر میں اپنے فوجیوں مین باضابطہ اعلان کروں گا کہ ان کی جانیں بچنے کی کوئی امید نہیں۔

تُواِیّ کہتا ہے : "اپنے ساز وسامان اور بوجھ کو جلا دیں' اپنے ذخیرے اور اشیائے خورونوش پھینک دیں' کنویں پاٹ دیں' اپنے چولہے توڑ دیں' اور اپنے آدمیوں پر واضح کر دیں کہ بچنے کی کوئی صورت نہیں' بس انھیں موت تک لڑنا ہے۔" مئی یاؤ- چھن کہتا ہے : "زندگی کا صرف ایک ہی امکان رہ جاتا ہے کہ زندگی کی امید ہی چھوڑ دیں۔" یہاں پر سُن زو کی "زمینوں" اور ان کے لحاظ سے "تغیرات" کی بات ختم ہوتی ہے۔اس اہم موضوع سے متعلق مقطعات پر نظرِ ثانی کرتے ہوئے' ہم اس بات کو محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اس موضوع کے ساتھ کس قدر بے ترتیبی اور بے قاعدگی برتی گئی ہے۔ سُن زو باب 8' 2.ss میں اچانک ہی "تغیرات" گنوانے شروع کر دیتا ہے جب کہ اس وقت تک اس نے "زمینوں" کے موضوع کو چھوا تک نہیں' بلکہ صرف پانچ کا ذکر کیا ہے' جو کہ مابعد فہرست کے نمبر 7' 5' 8 اور 9 ہیں' اور ایک اس میں شامل ہی نہیں ہے۔زمین کی کچھ انواع پر باب 9 کے ابتدائی حصے میں بات کی گئی ہے' اور پھر باب 10 چھے نئی زمینیں پیش کرتا ہے اور ان کے حساب سے منصوبہ بندی کے چھے مختلف تغیرات۔ان میں سے کسی کا دوبارہ ذکر نہیں ہوا' اگرچہ پہلے کو اگلے باب میں زمین نمبر 4 سے

بمشکل ممتاز کیا جا سکتا ہے۔ بالآخر باب 11 میں، ہمیں 9 بہترین زمینیں ملتی ہیں، جس کے فوراً بعد تغیرات بھی دیے گئے ہیں۔ یہ سلسلہ 14.ssتک چلتا ہے۔ 45-43.ss میں، نمبر 5، 6، 2، 8، اور 9 کی تازہ تعریفیں دی گئی ہیں (دی گئی ترتیب میں)، اس کے علاوہ دسویں زمین کے لئے بھی جو باب 8 میں نظر آئی تھی؛ اور آخر کار نو تغیرات شروع سے آخر تک ایک دفعہ پھر گنوائے گئے ہیں، سوائے 5، 6 اور 7 کے، کیونکہ یہ پہلوں سے مختلف ہیں۔ اگرچہ سُن زو کے متن کی موجودہ حالت کی وضاحت دینا ناممکن ہے، چند ایک مجوّزہ حقائق بہر حال نمایاں کئے جا سکتے ہیں: (1) باب 8، عنوان کو دیکھا جائے تو، نو تغیرات سے متعلق ہونا چاہیئے، جبکہ نظر صرف پانچ آتے ہیں۔ (2) یہ باب غیر معمولی طور پر مختصر ہے۔ (3) باب 11 کا عنوان نو طرح کی زمینیں ہے۔ ان میں سے کئی ایک کی وضاحت دو دو بار کی گئی ہے، جن کے علاوہ مشابہ تغیرات کی دو اور الگ الگ فہرستیں بھی ہیں۔ اس باب کی لمبائی غیر متناسب ہے، باب 9 کو چھوڑ کر کسی بھی دوسرے باب سے دوگنی۔ میں ان حقائق سے کوئی استنباط کرنے کی تجویز تو نہیں دوں گا، ایک عمومی نتیجہ اخذ کرنے کے سوا کہ سُن زو کا کام ہم تک اسی شکل میں نہیں پہنچ سکتا جس شکل میں اس کے ہاتھوں سے نکلا تھا: باب 8 صریحاً ناقص ہے اور غالباً اپنے درست مقام پر بھی نہیں، جبکہ باب 11 میں جو مواد ہے وہ لگتا ہے کہ یہ اضافہ کسی اور کے ہاتھوں ہوا ہے یا اسے کہیں اور ہونا چاہیئے۔]

51۔ کیونکہ ایک سپاہی کی یہ فطرت ہے کہ جب گھر جائے تو بھرپور مزاحمت کرتا ہے، بچ کے نکل نہ سکتا ہو تو پوری جان لڑا کر لڑتا ہے، اور جب خطرے میں گھر جائے تو بلا تامل حکم کی تعمیل کرتا ہے۔

[چھانگ اِیّ کا اشارہ 73 عیسوی میں پَین چھاؤ کے جاں نثار پیروکاروں کے طرزِ عمل کی طرف ہے۔ ہَو ہن شُو کے باب 47 میں کہانی کچھ یُوں چلتی ہے: "جب پَین چھاؤشان-شان پہنچا، کُھوآنگ، جو ملک کا بادشاہ تھا، اس نے اسے پہلے پہل تو نہایت شائستگی اور عزت کے ساتھ اس کا استقبال کیا؛ لیکن جلد ہی اس کا رویہ یکدم بدل گیا، اور وہ لاپرواہ اور غفلت شعار ہو گیا۔ پَین چھاؤ نے اپنے سوئٹ کے افسروں کے ساتھ اس موضوع پر بات کی: 'کیا آپ

لوگوں نے غور کیا ہے ''اس نے کہا' 'کہ کھُوآنگ کی عنایات کم ہوتی جارہی ہیں؟ یہ ضرور اس چیز کی علامت ہے کہ شمالی وحشیوں کے سفارتی نمائندے آئے ہوئے ہیں' اور نتیجتاً وہ فیصلہ نہیں کر پارہا کہ اپنا حصہ کس کے پلڑے میں ڈالے۔ یقیناً یہی وجہ ہے۔ ہمیں بتایا گیا ہے' جو حقیقی دانا ہوتا ہے وہ کسی چیز کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے اس کا ادراک کر لیتا ہے؛ تو ان کے بارے میں آپ کیا کہیں گے جو پہلے ہی ظاہر و بیّن ہیں!' بعد ازاں اس نے اپنی خدمت پر مامور ایک مقامی باشندے کو بلایا' اور اس کے لئے ایک جال بچھایا' یہ کہہ کر: 'وہ شی انگ-نُو کے سفارتی نمائندے کہاں ہیں جو کچھ دن پہلے آئے تھے؟' وہ آدمی ایسا اچانک گرفت میں آیا کہ حیرانی اور خوف میں ڈولتے ہوئے اس نے اسی وقت سارا سچ اگل دیا۔ اپنے مخبر کو بڑی احتیاط کے ساتھ مقفّل کرنے کے بعد پَین چھاؤ نے اپنے افسروں کا ایک عمومی اجلاس بلایا' جو کہ کل چھتیس تھے' اور ان کے ساتھ پینا پلانا شروع کر دیا۔ جب وائن ان کے سروں کو کچھ چڑھ چکی' اس نے ان سے کچھ یوں خطاب کر کے ان کے جذبات کو مزید بھڑکانے کی کوشش کی: 'حضرات' یہاں پر ہم ایک دور افتادہ علاقے کے بیچ میں کوئی بڑا ہاتھ مار کر دھن دولت اور عزت حاصل کرنے کے لئے بے چین بیٹھے ہیں۔ اب ہوا یہ ہے کہ اس سلطنت میں کچھ دن پہلے شی انگ-نُو کا ایک سفارتی نمائندہ آ گیا ہے' اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہمارے شاہی میزبان کی طرف سے جو عزت آفریں کرم فرمائی ہمیں میسر تھی وہ غائب ہو چکی ہے۔ اگر یہ نمائندہ ہماری جماعت کو گرفت میں لینے کے معاملے میں اس پر غالب آ جائے اور ہمیں شی انگ-نُو کے حوالے کر دے' ہماری ہڈیاں صحرا کے بھیڑیوں کی خوراک بن جائیں گی۔ ہم اب کیا کریں؟' افسران نے اتفاق رائے سے جواب دیا: 'اپنی جانوں کو شدید خطرات لاحق ہونے پر جو ہم ہمیشہ کرتے ہیں' زندگی اور موت کی کشمکش میں ہم اپنے کمانڈر کے فرمانبردار رہیں گے۔' اس مہم کے بقیہ حصے کے لئے دیکھئے باب 12' ss.1' نوٹ۔]

52۔ ہم اپنے ہمسایہ امیروں کے ساتھ اس وقت تک اتحاد نہیں بنا سکتے جب تک ہم ان کے عزائم سے واقف نہ ہوں۔ ہم کسی مارچ کرنے والی فوج کی قیادت کے لئے موزوں نہیں ہیں جب تک کہ ہمیں اس علاقے کی شکل سے

واقفیت نہ ہو — اس کے پہاڑوں اور جنگلوں سے ‘اس کی کھائیوں اور ٹیلوں سے‘ اس کی کیچڑ اور پانی والی دلدلوں سے۔ ہم قدرتی فوائد کو تصرّف میں نہیں لا سکتے جب تک کہ ہم مقامی گائیڈ استعمال نہ کریں۔

[باب 7‘ss. 12 - 14 کے ان تین جملوں کو دہرایا گیا ہے—اس کا مقصد ان کی اہمیت کو اجاگر کرنا ہے‘ مبصرین کو یہی لگتا ہے۔ میرے خیال میں یہ سمجھنا زیادہ درست ہے کہ انھیں بعد میں آنے والے الفاظ کے مقدم کے طور پر درج کیا گیا ہے۔ مقامی گائیڈ کے نقطے کا اضافہ ممکن ہے سُن زو نے اس لئے کیا ہو کہ راستہ بھول جانے کا خطرہ ہمیشہ رہتا ہے‘ یا تو ان کی غداری یا پھر لیوی دستاویزات کی غلط فہمی کی وجہ سے (13 .22): ھنی بال‘ ہمیں بتایا گیا ہے ‘ایک گائیڈ کا انتظام کیا گیا جو اسے کاسینم کے قرب وجوار تک لے کر جائے گا‘ جہاں پر ایک اہم درّہ تھا جس پر قبضہ کیا جانا تھا؛ لیکن اپنے قرطاجی لہجے کی وجہ سے وہ لاطینی ناموں کا تلفّظ ٹھیک سے ادا نہیں کر سکتا تھا‘ اس وجہ سے گائیڈ نے کاسینم کو کاسیلینم سمجھ لیا‘ تو اپنے اصل راستے سے ہٹ کر وہ اپنی فوج کو دوسری سمت میں لے گیا‘ اور بالکل قریب پہنچ کر انھیں اپنی غلطی کا احساس ہوا۔]

53۔ مندرجہ ذیل چار یا پانچ اصولوں میں سے کسی ایک سے بھی ناواقف ہونا کسی جنگی امیر کو زیب نہیں دیتا۔
54۔ جب ایک جنگی امیر کسی طاقتور ریاست پر حملہ کرتا ہے ‘اگر وہ دشمن فوجوں کو اکٹھا ہونے سے روکنے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو پتہ چلتا ہے کہ وہ واقعی سپہ سالار ہے۔ وہ اپنے حریفوں کو خوفزدہ کر دیتا ہے ‘اور ان کے اتحادیوں کو اس کے خلاف ان سے ملنے روک دیا جاتا ہے۔

[مئی تھاؤ- چھن نے دلائل کا ایک سلسلہ تعمیر کیا ہے جو کہ چینی زبان میں انتہائی پُر اثر ہے : "کسی طاقتور ریاست پر حملہ کرنے میں ‘اگر آپ اس کی فوجوں کو تقسیم کر سکتے ہیں‘ تو آپ طاقت میں برتر ہوں گے ؛اگر آپ طاقت میں برتر ہیں ‘آپ دشمن کو خوفزدہ کر دیں گے ؛اگر دشمن کو خوفزدہ کر دیں گے تو ہمسایہ ریاستیں بھی ڈر جائیں گی؛ اگر ہمسایہ ریاستیں بھی ڈر جائیں تو دشمن کے اتحادی اس کے ساتھ ملنے سے باز رہیں گے۔" مندرجہ ذیل اس سے بھی پُر اثر معنے رکھتا ہے : "اگر بڑی ریاست کو ایک بار شکست ہو جائے (قبل اس کے کہ اسے اپنے اتحادیوں

کو بلا بھیجنے کا موقع ملے) تو چھوٹی ریاستیں دُور دُور رہیں گی اور اپنی فوجیں جمع کرنے سے باز رہیں گی۔" چھن حاؤ اور چھانگ اِیّ نے اس جملے کو بالکل ہی ایک اور طرح سمجھا ہے۔ اوّل الذّکر کہتا ہے: "کوئی امیر چاہے جتنا بھی طاقتور ہو، اگر وہ کسی بڑی ریاست پر حملہ کرتا ہے تو وہ ضرورت کے مطابق فوج اکٹھی کرنے میں ناکام رہے گا اور اسے کسی نہ کسی حد تک بیرونی امداد پر تکیہ کرنا پڑے گا؛ اگر وہ اس کے بغیر کام چلاتا ہے اور اپنی قوت پر غیر معمولی بھروسہ کرتا ہے، محض دشمن کو خوفزدہ کرنے کی کوشش کرتا ہے، وہ یقیناً شکست کھائے گا۔" چھانگ اِیّ اپنا نقطہ نظر یوں بیان کرتا ہے: "اگر ہم بنا سوچے سمجھے کسی بڑی ریاست پر حملہ کر دیں تو ہمارے اپنے لوگ غیر مطمئن ہوں گے اور پیش رفت کرنے میں تامّل کریں گے۔ لیکن اگر (کیونکہ پھر صورت کچھ یوں ہو گی) ہمارا فوجی طاقت کا مظاہرہ دشمن کی فوج سے آدھا ہے، تو دوسرے سردار ڈر جائیں گے اور ہمارے ساتھ ملنے سے انکار کر دیں گے۔"]

55۔ لہٰذا وہ سب لوگوں کے اتحاد کا حصہ بننے کی کوشش نہیں کرتا نہ ہی دوسری ریاستوں کی طاقت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اس کے اپنا خفیہ عزائم ہوتے ہیں جو اس کے مخالفوں کو رعب میں رکھتے ہیں۔

[جیسا کہ لی چھُوآن نے کہا ہے، سوچ کا سلسلہ کچھ یوں نظر آتا ہے: اپنے دشمنوں کے مجموعے سے بچاؤ، "وہ الجھا دینے والے اتحادوں کو رد کرنے کی استطاعت رکھتا ہے اور صرف اپنے خفیہ عزائم کے حصول کے پیچھے لگا رہتا ہے، اس کا وقار اسے بیرونی دوستیاں موقوف کر دینے کی طاقت عطا کرتا ہے۔"]

یوں وہ ان کے شہروں کو فتح کرنے اور ان کی سلطنتوں کے تختے الٹنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

[یہ پیراگراف اگرچہ ریاست چِین کے خوفناک بلا بننے سے بہت سالوں پہلے لکھا گیا تھا، پھر بھی یہ مشہور چھے چانسلروں کی پالیسی کا براخلاصہ نہیں ہے جس کے ذریعے انھوں نے آہستہ آہستہ شی ہُوانگ تھی کے زیرِ قیادت

اپنی حتمی فتح کی راہ ہموار کی۔ چھانگ اِیّ اپنی پچھلی بات کو جاری رکھتے ہوئے سمجھتا ہے کہ سُن زو اس سرد مزاج خود غرضی اور گھمنڈی علیحدگی والے رویے کی مذمّت کر رہا ہے۔]

56۔ قانون کو بالائے طاق رکھتے ہوئے انعام واکرام بانٹیں'

[اُوزو (باب 3) قدرے پھوہڑ پن سے کہتا ہے : "پیش قدمی کا بھرپور انعام ملنا چاہیئے اور پسپائی کی زبردست سزا ملنی چاہیئے۔"]

احکامات صادر کریں

[لغوی معنوں میں "لٹکائیں" یا "ٹانگیں"۔]

گذشتہ انتظامات سے قطع نظر؛

["غداری کو روکنے کے لئے" وانگ شی کہتا ہے۔ سی-مافا میں سے ساوٗکُنگ کے حوالے سے عمومی مطلب واضح کر دیا گیا ہے : "احکامات صرف دشمن نظر آنے پر صادر کریں؛ کوئی ایسا کام دیکھیں جو انعام واکرام کا حقدار ہو تو انعام واکرام دیں۔" ساوٗکُنگ کا جملہ ہے : "حتمی احکامات جو آپ اپنی فوج کو دیں وہ ان کے مطابق نہیں ہونے چاہئیں جو پہلے دیے جا چکے ہیں۔" چھانگ اِیّ اسے سادہ لفظوں میں یوں بیان کرتا ہے : "آپ کے انتظامات وقت سے پہلے افشا نہیں ہونے چاہئیں۔" اور چیالِن کہتا ہے : "آپ کے احکامات اور انتظامات میں انجماد نہیں ہونا چاہیئے۔" نہ صرف آپ کی منصوبہ بندی کا لوگوں کو پتہ ہونا خطرناک ہے' بلکہ جنگ میں اکثر اوقات ساری منصوبہ بندی کو تلپٹ کرنے کی ضرورت پیش آ جاتی ہے۔]

اور آپ پوری فوج کا بندوبست یوں چلا پائیں گے جیسے صرف ایک آدمی بندوبست چلا رہے ہوں۔

[موازنہ کریں مذکورہ بالا 34.ss سے]

57۔ اپنے سپاہیوں کے سامنے براہِ راست ہوتا ہوا کام رکھیں؛ انھیں کبھی اپنے عزائم کا علم نہ ہونے دیں۔

[لغوی معنوں میں ' "انھیں الفاظ مت بتائیں؛" یعنی انھیں اپنے احکامات کی وجوہات مت بتائیں۔ لارڈ میسز فیلڈ نے ایک دفعہ اپنے ایک جونیئر ساتھی کو بتایا کہ اپنے فیصلوں کی "وجوہات مت پیش کرو" ' اور یہ مقولہ کسی جج کی بجائے کسی سپہ سالار پر زیادہ لاگو ہوتا ہے۔]

جب امکانات روشن ہوں ' تو انھیں ان کے سامنے لے آئیں؛ لیکن جب صورت حال گھمبیر ہو تو انھیں کچھ مت بتائیں۔ 58۔ اپنی فوج کو جان لیوا خطرے میں ڈال دیں ' اور یہ بچ جائے گی؛ اسے بے تحاشا مشکلات میں گرا دیں اور یہ بحفاظت نکل آئے گی۔

[ہن سِن نے ایک دفعہ اپنی سب سے شاندار لڑائی میں استعمال کی گئی تدابیر کی وضاحت کرتے ہوئے سُن زو کے ان الفاظ کا حوالہ دیا تھا ' صفحہ نمبر 30 پر جس کا حوالہ پہلے ہی دیا جا چکا ہے۔ 204 قبل مسیح میں اسے چھاؤ کی فوج کے مقابلے پر بھیجا گیا ' درّۂ چِنگ۔شِنگ کے دہانے سے دس میل کے فاصلے پر اسے روک دیا گیا ' جہاں پر دشمن نے اپنی پوری قوت جمع کر رکھی تھی۔ یہاں پر ' آدھی رات کو ' ہلکی گھڑ سوار فوج میں سے 2000 ہزار کا ایک دستہ الگ کیا ' جس کا ہر آدمی ایک سرخ پرچم سے آراستہ تھا۔ اُنھیں یہ احکامات دیے گئے تھے کہ تنگ گھاٹیوں میں سے گزرتے ہوئے جائیں اور دشمن پر نظر رکھیں۔ "جب چھاؤ کے لوگ مجھے مکمل فرار ہوتے ہوئے دیکھیں گے ' " ہن سِن نے کہا ' "وہ اپنی قلعہ بندیاں چھوڑ کر تعاقب میں نکلیں گے۔ یہ تمھارے لئے یقینی اشارہ ہو گا کہ جلد از جلد اندر پہنچو ' چھاؤ کے جھنڈے اتار پھینکو اور ان کی جگہ ہن کے سرخ پرچم لہرا دو۔" پھر اس نے اپنے دوسرے افسروں کی طرف متوجہ ہو کر کہا: "ہمارے حریف نے ایک مضبوط پوزیشن پر قبضہ کر رکھا ہے ' اور توقع نہیں کہ وہ باہر نکل کر ہم پر حملہ کرے جب تک کہ وہ کمانڈر انچیف کے جھنڈے اور طبل نہیں دیکھ لیتا ' اس خوف سے کہ میں کہیں پہاڑوں میں سے ہوتا ہوا نکل ہی نہ جاؤں۔" یہ کہنے کے بعد سب سے پہلے اس نے دس ہزار بندوں کی ایک ڈویژن بھیجی اور انھیں حکم دیا کہ جنگ کے لئے اس طرح صف بندی کریں کہ دریائے تھی آپ کی پشت پر ہو۔ یہ چال

دیکھ کر چھاؤ کی پوری فوج ہنس ہنس کر دہری ہو گئی۔ اس وقت تک دن پوری طرح چڑھ چکا تھا' جب ہن سِن تمام افواج کے مشترکہ سربراہ کا جھنڈا لہراتے ہوئے اور طبل بجاتے مارچ کرتے ہوئے درّے میں سے نکلنے لگا' اور فوراً ہی دشمن سے مڈبھیڑ ہو گئی۔ گھمسان کا رن پڑا' جو کچھ دیر تک جاری رہا؛ آخر کار ہن سِن اور اس کا رفیقِ کار چھانگ نی طبل اور جھنڈے میدان میں ہی چھوڑ کر بھاگے اور دریا کنارے والی ڈویژن کے پاس پہنچ گئے جہاں پر ایک اور خوفناک جنگ بھڑک رہی تھی۔ دشمن ان کے تعاقب میں بھاگا تاکہ اپنی ٹرافیاں قبضے میں کر سکے' یوں اپنے دفاعی مورچوں کو آدمیوں سے خالی کر کے؛ دونوں جنرل دوسری فوج کو ملنے میں کامیاب ہو گئے' جو کہ پوری طرح جان لڑا کر لڑ رہی تھی۔ اب وقت آ گیا تھا کہ دو ہزار سوار اپنا کردار ادا کریں۔ جونہی انھوں نے دیکھا کہ چھاؤ کے آدمی اپنے فائدے کے تعاقب میں نکل گئے ہیں' وہ سرپٹ بھاگتے ہوئے متروکہ دیواروں کے پیچھے چلے گئے' دشمن کے جھنڈے پھاڑ دیئے اور ان کی جگہ ہن کے جھنڈے لگا دیے۔ چھاؤ فوج نے تعاقب کے دوران جب پیچھے مڑ کر دیکھا تو سرخ جھنڈوں کے منظر نے ان پر دہشت طاری کر دی۔ انھیں یقین ہو گیا کہ ہن اندر داخل ہو چکے ہیں اور انھوں نے بادشاہ کو مغلوب کر لیا ہے' وہ بری طرح منتشر ہو گئے' انھیں دہشت زدہ ہونے سے روکنے کی غرض سے ان کے قائدین کی ہر کاوش بیکار گئی۔ پھر ہن فوج ان پر دونوں طرف سے ٹوٹ پڑی اور انھیں برباد کر کے رکھ دیا' بہت بڑی تعداد کو مار دیا اور باقی کو گرفتار کر لیا' جن میں خود بادشاہ **یا** بھی شامل تھا۔۔۔۔ جنگ کے بعد ہن سِن کے چند افسران اس کے پاس آئے اور کہنے لگے: "فنِ حرب میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ پہاڑی یا ٹیلہ ہماری پشت پر دائیں طرف ہونا چاہیئے جبکہ دریا یا دلدل سامنے کی جانب بائیں طرف۔ [یہ سُن زو اور تھائی کُنگ کا ملغوبہ لگتا ہے۔ دیکھئے باب 9' ss.9' اور نوٹ]۔ اس کے برعکس آپ نے ہمیں دریا کو پشت پر رکھ کر فوجوں کی صف بندی کا حکم دیا۔ ان حالات میں آپ نے فتح کیونکر حاصل کر لی؟" جنرل نے جواب دیا: "مجھے خدشہ ہے کہ آپ حضرات نے فنِ حرب کا بغور مطالعہ نہیں کیا۔ کیا اس میں لکھا نہیں ہوا: 'اپنی فوج کو بے تحاشا مشکلات میں گرا دیں اور یہ بحفاظت نکل آئے گی؛ اسے جان لیوا خطرات میں ڈال دیں اور یہ بچ جائے گی؟' اگر میں نے عمومی راستے کا انتخاب کیا ہوتا تو میں کبھی اپنے رفقاءِ کار کو جھنجھوڑ نہیں پاتا۔ عسکری کلاسک کیا کہتی ہے —' بازار پر جھپٹیں اور

آدمیوں کو ہانک کر لڑائی پر لے جائیں۔'[یہ قطعہ سُن زو کے موجودہ متن میں موجود نہیں ہے۔] اگر میں اپنی فوج کو ایسے مقام پر نہ رکھتا جہاں وہ اپنی جان بچانے پر مجبور نہ ہو جاتے' بلکہ ہر بندے کو آزادی ہوتی کہ وہ اپنی صوابدید پر چلے' تو ہر طرف ایک بھگدڑ مچ جاتی' اور ان سے کسی قسم کا کوئی کام لینا ناممکن ہو جاتا۔" افسروں نے اس کی توجیہہ کے وزن کو تسلیم کیا اور کہا: "یہ تدابیر تو ہمارے وہم و گمان سے بھی بالاتر ہیں۔"[دیکھئے چی ان ہن شُو' باب 34' صفحہ نمبر 4' 5 اور آگے کے صفحات]]

59۔ کیونکہ بعینہٖ اس لمحے میں جب کوئی فوج نقصانات کے راستے پر چل پڑتی ہے تو اس کے اندر فتح کی خاطر ایک کاری ضرب لگانے کی صلاحیت بھی ہوتی ہے۔

[خطرے میں جکڑ لینے کا رجحان ہوتا ہے۔]

60۔ جنگ و جدل میں کامیابی خود کو بڑے سلیقے سے دشمن کے مقاصد کے مطابق ڈھال کر حاصل کی جاتی ہے۔

[ساؤ کُنگ کہتا ہے: "مصنوعی حماقت" ـــــ دشمن کی خواہشات کے سامنے جھک جانے اور مان جانے کا دکھاوا کرنا۔ چھانگ اِیّ کا نوٹ اس کے مطلب کو مزید واضح کر دیتا ہے: "اگر دشمن پیش قدمی کا میلان ظاہر کرتا ہے' اسے ایسا ہی کرنے پر ورغلائیں؛ اگر وہ پسپائی پر غور کر رہا ہے' جان بوجھ کر تاخیر کریں تاکہ وہ اپنے ارادوں کو عملی جامہ پہنا لے۔" مقصد یہ ہے کہ ہمارے حملے سے پہلے وہ غافل اور متکبر ہو جائے۔]

61۔ مستقل مزاجی سے دشمن کے پہلو سے چمٹے رہ کر'

[میں سمجھتا ہوں کہ مستقل مزاجی سے چمٹے رہنے کا مطلب "ایک ہی سمت میں دشمن کے ساتھ ساتھ رہنا ہے۔" ساؤ کُنگ کہتا ہے: "سپاہیوں کو متحد کریں اور دشمن کی جانب روانہ ہوں۔" لیکن ایسی شدت سے کرداروں کا تبدیلیٔ مقام ناقابلِ مدافعت ہے۔]

ہم آخر کار کامیاب ہو جائیں گے

[لغوی معنوں میں' "ایک ہزار لی کے بعد۔"]

کمانڈر انچیف کو قتل کرنے میں۔

[چینیوں کی نظر میں ہمیشہ سب سے اہم نقطہ۔]

62۔اسے کہتے ہیں خالص مکاری سے کوئی کام انجام دینا۔

63۔جس دن آپ کمان سنبھالیں' سرحد پار کرنے کے اجازت نامے بند کر دیں' سامان کی سرکاری فہرستیں ضائع کر دیں'

[یہ بانس یا لکڑی کی تختیاں ہوتیں تھیں جن کا آدھا حصہ پھاٹک کا انچارج ایک اجازت نامے یا پاسپورٹ کے طور پر جاری کرتا تھا۔ موازنہ کریں لُن اِیّIII. 24 کے "داروغہ سرحد" کے ساتھ جس کے فرائض اس سے ملتے جلتے ہو سکتے ہیں۔جب یہ آدھا حصہ اسے لوٹایا جاتا تھا' ایک معینہ مدت کے اندر اندر' تو وہ مجاز ہوتا تھا کہ پھاٹک کھول کر مسافر کو جانے دے۔]

اور تمام سفارت کاروں کی گزرگاہ بند کر دیں۔

[دشمن ملک کو جانے والی بھی اور ادھر سے آنے والی بھی۔]

64۔ایوانِ مشاورت میں سخت گیر بن کر رہیں'

[کوئی کمزوری نہ دکھائیں' اور اس بات پر مُصِر رہیں کہ آپ کے منصوبہ جات سلطان سے منظور شدہ ہیں۔]

تاکہ آپ صورتِ حال کو قابو میں رکھ سکیں۔

[مئی یاؤ- چھن اس پورے جملے کا مطلب یوں سمجھتا ہے : اپنے انتخاب کو صیغہ راز میں رکھنے کے لئے سخت ترین احتیاطی تدابیر اختیار کریں۔]

65۔ اگر دشمن کوئی دروازہ کھلا چھوڑ دیتا ہے تو آپ کو فوراً اس میں گھسنا چاہیئے۔ 66۔ جو چیز آپ کے مخالف کو عزیز ہے اس کو قبضے میں لے کر اس کی پیش بندی کریں'

[موازنہ کریں مذکورہ بالا 18 کے ساتھ محدود معنی میں۔]

اور کوئی ایسی پیچیدہ سی تدبیر لڑائیں کہ وہ میدان میں تب آئے جب آپ کے لئے سود مند ہو۔

[چھن حاؤ کی وضاحت : "اگر آپ کسی اچھی پوزیشن پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں' لیکن دشمن دُور دُور تک کہیں نظر ہی نہیں آ رہا' تو یوں حاصل کیا گیا فائدہ عملی طور پر کسی شمار میں نہیں آتا۔ لہٰذا جو کوئی کسی ایسی پوزیشن پر قبضہ جمانے کا ارادہ رکھتا ہو جو دشمن کے لئے اہم ہو' تو اسے بڑے فنکارانہ طریقے سے اپنے مقابل کے ساتھ گویا وقت کا تعین کرنا ہو گا' اور اسے بھی ورغلا کر ادھر لانا ہو گا۔" مئی یاؤ- چھن اس کی یوں وضاحت کرتا ہے کہ یہ "فنکارانہ تعیینِ وقت" خود دشمن کے اپنے جاسُوسَوں کے ذریعے رُوبہ عمل لائی جائے گی' جو صرف اتنی ہی معلومات واپس لے کر جائیں گے جتنی ہم انھیں دینا چاہیں۔ پھر بڑی چالاکی سے اپنے ارادے ظاہر کر کے' "ہمیں ایسا انتظام کرنا ہے کہ ہم چاہے دشمن سے بعد میں چلیں لیکن اس سے پہلے پہنچ جائیں (باب 7 محدود معنی میں نمبر 4)۔ ہمیں اس کے بعد ہی چلنا ہو گا پہلے یہ یقین کر لینے کے بعد کہ وہ بھی اسی طرف چل پڑا ہے۔ ہمیں لازماً اس سے پہلے پہنچنا ہے تاکہ بغیر کسی مشکل کے اس جگہ کو ہاتھ میں کر سکیں۔ یوں سمجھیں تو موجودہ قطعہ مئی یاؤ- چھن نے محدود معنی میں نمبر 47 کی جو وضاحت پیش کی ہے اسی کے حق میں جاتا ہے۔]

67۔ اصولاً طے شدہ رستے پر چلیں'

[چیالڈن کہتا ہے : "اہم چیز صرف فتح ہے' اور یہ صرف روایتی قوانین کے ساتھ چمٹے رہنے سے حاصل نہیں ہو سکتی۔" بد قسمتی سے اس مختلف رائے کی سند نہایت ہلکی ہے' کیونکہ اس سے جو چیز سمجھ میں آ رہی ہے وہ حد درجہ معقول ہے۔ جیسا کہ ہمیں پتہ ہے کہ نپولین نے' پرانے نظریات کے حامل جن آزمودہ کار سپاہیوں کو شکست دی ان کے مطابق' جنگ وجدل کے ہر مسلّمہ قانون کی خلاف ورزی کر کے جنگیں جیتیں۔]

اور خود کو دشمن کو حسبِ حال بنا کر رکھیں جب تک کہ ایک فیصلہ کن لڑائی نہیں لڑ سکتے۔

[تُومُو کہتا ہے : "کوئی سازگار موقع ملنے تک خود کو دشمن کی چالوں کے مطابق ڈھال لیں؛ تب آگے بڑھیں اور ایک ایسی جنگ لڑیں جو فیصلہ کن ثابت ہو۔"]

68۔ تب' پہلے پہل کسی کنواری دوشیزہ کی طرح شرماہٹ دکھائیں' جب تک کہ دشمن آپ پر کوئی راستہ ظاہر نہ کرے؛ اس کے بعد کسی بھاگتے ہوئے خرگوش جیسی تیزی کا مظاہرہ کریں' اور تب تک بہت تاخیر ہو چکی ہو گی کہ دشمن آپ کا مقابلہ کر سکے۔

[چونکہ خرگوش انتہا درجے کی بزدلی کے لئے جانا جاتا ہے' یہ موازنہ کچھ مناسب نہیں لگتا۔ لیکن بلاشبہ سُن زو کے ذہن میں صرف اس کی رفتار کا تصوّر تھا۔ ان الفاظ کا مطلب کچھ یوں بنتا ہے : آپ کو دشمن سے فرار اس رفتار سے ہونا چاہیئے جیسے کوئی خرگوش جان بچا کر بھاگ رہا ہو۔ بہر حال تُومُو نے بجا طور پر اسے مسترد کیا ہے۔]

[1] Giles' Biographical Dictionary، no. 399

[2] "The Science of War"' صفحہ نمبر 333۔

[3] "Stonewall Jackson"' والیم I' صفحہ نمبر 421۔

12

آتشیں حملہ

[اس باب کا آدھے سے بھی کہیں زیادہ حصہ (ss.1-13) آگ کے موضوع کی نذر کیا گیا ہے، جس کے بعد مصنّف اسے دو عدد دیگر موضوعات میں تقسیم کر دیتا ہے۔]

1۔ سُن زو نے کہا: آگ کے ساتھ حملہ کرنے کے پانچ طریقے ہیں۔ پہلا یہ کہ فوجیوں کو ان کے کیمپ میں ہی جلا دیا جائے؛

[تو تُو مُو۔ لی چھُوآن کہتا ہے: "کیمپ کو آگ لگا دیں اور فوجیوں کو مار دیں" (جب وہ شعلوں سے بچ نکلنے کی کوشش کریں)۔ پَین چھاؤ کو سفارتی مشن پر شان-شان کے بادشاہ کی طرف بھیجا گیا (دیکھئے باب 11، ss.51، نوٹ)، جو شی اُنگ-نُو (چینیوں کے جانی دشمن) کے ایلچی کی غیر متوقع آمد سے شدید خطرات میں گھر گیا۔ اپنے افسروں کے ساتھ مشاورت کے دوران اس نے نعرہ بلند کیا: "خطروں سے نہیں کھیلو گے تو کبھی نہیں جیتو گے! [1] اب ہمارے لئے ایک ہی راستہ باقی کھلا رہ گیا ہے کہ رات کے پردے میں وحشیوں پر آگ سے حملہ کر دیں، جب وہ ہماری تعداد کا اندازہ نہیں کر پائیں گے۔ ان کے دہشت زدہ ہونے کا فائدہ اٹھا کر ہم انھیں مکمل طور پر نیست و نابود کر دیں گے؛ اس سے ہمارے مشن کی کامیابی کے علاوہ بادشاہ کی ہمت ماند پڑ جائے گی اور ہماری شان و شوکت بھی بڑھے گی۔" تمام افسروں نے جواب دیا کہ اس مسئلے پر پہلے نگران کے ساتھ بات کرنا ضروری ہے۔ تب پَین چھاؤ جذباتی ہو گیا: 'یہ صرف آج ہو سکتا ہے' وہ چلایا، 'کہ ہماری قسمتوں کا فیصلہ ہو جائے! نگران صرف ایک عام سا غیر فوجی عہدے دار ہے، جو ہمارا ارادہ جان کر یقیناً ڈر جائے گا' اور ساری بات کھل جائے گی۔ ذلّت کی موت شجاع جنگجوؤں کے شایانِ شان نہیں۔' تب سب کے سب اس کی مرضی پر راضی ہو

گئے۔ منصوبے کے مطابق، جونہی رات ڈھلی، وہ اور اس کا چھوٹا سا جتھا پھرتی کے ساتھ وحشیوں کے کیمپ تک پہنچ گئے۔ اس وقت شدید جھکڑ چل رہا تھا۔ پَین چھاؤ نے دس کے ایک دستے کو حکم دیا کہ وہ طبل لے کر دشمن کی بیرکوں کے پیچھے چھپ جائیں، ان کے ساتھ یہ طے پا گیا کہ جیسے ہی وہ شعلے اٹھتے ہوئے دیکھیں وہ طبل بجانا شروع کر دیں اور پوری قوت کے ساتھ شور مچائیں۔ اپنے باقی آدمی، کمانوں اور آڑی کمانوں سے لیس، اس نے کیمپ کے پھاٹک پر گھات میں بٹھا دیے۔ پھر اس نے کیمپ کو ایک طرف سے ہوا کے رخ پر آگ لگا دی۔ جس پر شی انگ-نُو کے آگے پیچھے سے ایک کان پھاڑ دینے والا طبل اور چیخ و پکار کا شور بلند ہوا، جو کہ بدحواس بدنظمی سے بے ترتیب باہر کو بھاگے۔ پَین چھاؤ نے ان میں سے تین کو تو اپنے ہاتھوں سے قتل کیا، جبکہ اس کے ساتھیوں نے سفارتی نمائندے اور اس کے تیس نوکروں چاکروں کے سر قلم کر دیے۔ بقیہ، جو کُل سو سے زیادہ تھے، جل کر راکھ ہو گئے۔ اگلے دن، پَین چھاؤ، اپنی سوچ کو رضائے الٰہی کی شکل دیتے ہوئے، ایک ہاتھ اٹھائے ہوئے بولا: 'اگرچہ آپ کل رات ہمارے ساتھ نہیں گئے، پھر بھی جنابِ عالی میں سمجھتا ہوں کہ اپنے کارنامے کا سہرا مجھے صرف اپنے سر نہیں باندھنا چاہیئے۔' اس سے کُواَوشِن کو کچھ تسلّی ہوئی، اور پَین چھاؤ نے، جس نے کھوآنگ، شان-شان کے بادشاہ کو بلا رکھا تھا، کو وحشیوں کے ایلچی کا سر دکھایا۔ پوری سلطنت خوف سے کانپ اٹھی، جسے پَین چھاؤ نے ایک عام اعلان کا اہتمام کر کے معتدل کر دیا۔ پھر بادشاہ کے بیٹوں کو یرغمال بنا کر، وہ تھوکُو کو رپورٹ کرنے واپس چلا گیا۔ "ہَو ہن شُو، باب 47، ذیلی صفحات 1، 2]]

دوسرا ذخیروں کو جلا دینا؛

[تُومُو کہتا ہے: "اشیائے خورونوش، ایندھن اور چارہ۔" چیانگ نان کے باغی باشندوں کو مطیع کرنے کی غرض سے، کاؤچِنگ نے سُوائی سلسلے کے ون تھی کو مشورہ دیا کہ وقفے وقفے سے ان پر حملے کئے جائیں اور ان کے غلّے کے ذخیرے جلا دیے جائیں، یہ پالیسی انجامِ کار انتہائی کامیاب ثابت ہوئی۔]

تیسرا رختِ سفر کی گاڑیوں کو جلانا؛

[ساؤساؤ نے 200 عیسوی میں یُئین شاؤ کے چھکڑوں اور ساز وسامان کی تباہی کی مثال دی ہے۔]

چوتھا اسلحہ خانے اور گولہ بارود کے گوداموں کو جلانا؛

[تُومُو کہتا ہے کہ اسلحہ خانے اور گولہ بارود کے گوداموں میں ایک جیسی چیزیں ہی رکھی جاتی ہیں۔ اس نے خصوصیت کے ساتھ ہتھیاروں، اوزاروں، سونے چاندی کے ذخیروں اور کپڑوں کا تذکرہ کیا ہے۔ موازنہ کریں باب 7، ss.11 کے ساتھ۔]

پانچواں آگ کو زور سے پھینک کر دشمن کے بیچ میں گرانا۔

[تُنگ تی ان میں تھُواِیّ کہتا ہے: "دشمن کے کیمپ میں آگ گرانا۔ وہ طریقِ کار جس کے مطابق یہ انجام دیا جا سکتا ہے وہ یہ ہے کہ تیروں کی نوکوں کو آتش دان میں رکھ کر جلایا جائے، اور پھر انھیں طاقتور آڑی کمانوں کے ساتھ دشمن کی صفوں میں داغ دیا جائے۔"]

2۔ حملہ کرنا ہو تو ہمارے پاس ذرائع میسر ہونا بہت ضروری ہے۔

[ساؤکُنگ سمجھتا ہے کہ اس سے مراد دشمن کیمپ کے غدار ہیں۔ لیکن چھن حاؤ کا کہنا زیادہ درست معلوم ہوتا ہے: "عمومی صورتِ حال ہمارے حق میں سازگار ہونی چاہیئے۔ ہمارا تکیہ صرف غداروں پر نہیں ہونا چاہیئے۔" چیا لِن کہتا ہے ہمیں سازگار ہوا اور خشک موسم لازماً میسر ہونا چاہیئے۔"]

آگ جلانے کا سامان ہمیشہ تیار حالت میں ہونا چاہیئے۔

[تُومُو کی رائے میں آگ جلانے کا سامان: "سبزیوں کے خشک حصے، سرکنڈے، جھاڑ جھنکار، بھوسہ، گریس، تیل وغیرہ۔" سامان کا مقصد یہ ہے۔ چھانگ اِیّ کہتا ہے: "آگ محفوظ کرنے کے برتن، آگ جلانے کا سامان۔"]

3۔آگ کے ساتھ حملہ کرنے کی ایک خاص رُت ہوتی ہے، اور شعلہ زنی کرنے کے مخصوص ایام ہوتے ہیں۔
4۔ خاص رُت وہ ہے جب موسم بہت خشک ہو؛ اور مخصوص ایام وہ ہیں جب چاند ستاروں کے ان جھرمٹوں میں سے کسی میں ہو: چھلنی، دیوار، پَر یا اُفقی چھڑی؛

[یہ اٹھائیس ستارہ محلوں میں سے بالترتیب ساتواں، چودھواں، ستائیسواں اور اٹھائیسواں محل ہیں، جو لگ بھگ قوس، اسپ بزرگ، پیالہ اور غراب مجموعاتِ نجوم سے مطابقت رکھتے ہیں۔]

کیونکہ ان چاروں کے دنوں میں ہوا اُوپر کو اُٹھ رہی ہوتی ہے۔ 5۔آگ کے ساتھ حملہ کرنے میں بندے کو پانچ ممکنہ شکلوں کے لئے تیار رہنا چاہیئے: 6۔ (1) جب دشمن کے کیمپ کے اندر آگ پھیل جائے تو آپ کو اس صورت میں فوراً باہر سے بھی حملہ کر دینا ہے۔ 7۔(2) اگر آگ پھوٹ پڑی ہو، لیکن دشمن کے سپاہی خاموش ہوں، تو اپنے وقت کا انتظار کریں اور حملہ نہ کریں۔

[آگ کے ساتھ حملہ کرنے کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ دشمن کو الجھن میں مبتلا کر دیا جائے۔ اگر یہ اثرات ظاہر نہ ہوں تو اس کا مطلب ہے کہ دشمن ہمارے حملے کا جواب دینے کو تیار ہے۔ لہٰذا احتیاط بہت ضروری ہے۔]

8۔(3) جب شعلے پوری طرح بھڑک جائیں، تو ساتھ ہی حملہ کر دیں، اگر ایسا قابلِ عمل ہو تو؛ اگر نہ ہو تو، جہاں ہیں وہیں ٹھہرے رہیں۔

[ساؤ کُنگ کہتا ہے: "اگر آپ کو کوئی ممکنہ راستہ نظر آئے، تو آگے بڑھیں؛ لیکن اگر آپ دیکھیں کہ مشکلات بہت زیادہ بڑی ہیں، تو واپس مُڑ جائیں۔"]

9۔(4) اگر باہر سے آگ کے ساتھ حملہ کرنا ممکن ہو، تو اندر سے آگ پھیلنے کا انتظار نہ کریں، لیکن مناسب موقع دیکھ کر حملہ کریں۔

[تُو مُو کہتا ہے کہ پچھلا پیرا گراف دشمن کے کیمپ میں آگ لگ جانے سے متعلق ہے (چاہے حادثاتی طور پر ہو' یا کہہ لیں کہ آتش زنوں کی آلہ کاری کے ذریعے ہو)۔ "لیکن" وہ بات جاری رکھتے ہوئے کہتا ہے' "اگر دشمن کسی ایسی پامال جگہ براجمان ہے جہاں جابجا گھاس کے ڈھیر پڑے ہوئے ہوں' یا اس نے اپنا کیمپ کسی ایسی جگہ گاڑا ہے جسے جلایا جاسکتا ہے' تو کوئی بھی مناسب موقع ملنے پر ہمیں اس پر آگ سے وار کر دینا چاہیئے' اور اس انتظار میں نہیں رہنا چاہیئے کہ آگ اندر سے ہی لگے' اس خدشے کے پیشِ نظر کہ ہمارا حریف خود ہی ارد گرد کے سبزے کو آگ لگا کر ہماری اپنی کوششوں کو بے ثمر نہ کر دے۔" مشہورِ زمانہ لی لِنگ نے ایک دفعہ شی انگ-نُو کو اس طریقے سے مات کیا تھا۔ مؤخرالذکر نے موافق ہواؤں کا فائدہ اٹھاتے ہوئے چینی جنرل کے کیمپ کو آگ لگانے کی کوشش کی' لیکن ان کو پتہ یہ چلا کہ آس پاس کے علاقے میں آگ پکڑنے والے سبزے کا ایک ایک تنکا پہلے ہی جلایا جاچکا ہے۔ دوسری طرف 184 عیسوی میں پیلی پگڑیوں والے باغیوں کے سپہ سالار پُوآو-سائی کو اس سادہ سی احتیاطی تدبیر سے غفلت برتنے پر عبرتناک شکست ہوئی۔ ایک خاصی بڑی فوج کے ساتھ اس نے چھانگ-ش کا محاصرہ کر رکھا تھا' جو کہ ہوانگ-فُو سُنگ کے قبضے میں تھا۔ گیریژن بہت چھوٹی تھی' اور صفوں میں ایک اضطراب پھیل چکا تھا؛ ہوانگ-فُو سُنگ نے افسروں کو اکٹھا کیا اور بولا: "جنگ میں حملہ کرنے کے بہت سے بالواسطہ طریقے بھی ہوتے ہیں' اور ہر چیز میں تعداد اہم نہیں ہوتی۔ [یہاں پر مبصر سُن زو باب 5' ss.5، 6 & 10 کا حوالہ دے رہا ہے۔] اب باغیوں نے گھنی گھاس کے بیچ پڑاؤ ڈال رکھا ہے جو ہوا چلنے پر بڑی آسانی سے جلا سکتی ہے۔ اگر ہم رات میں اسے آگ لگا دیں' تو وہ دہشت زدہ ہو جائیں گے' اور ہم ان پر تمام اطراف سے یکبارگی حملہ کر سکتے ہیں' یوں ہم تی ان تھان [دیکھئے صفحہ نمبر 124] کی کامیابیوں کے برابر آجائیں گے۔ اسی شام تیز ہوا چلی؛ تو ہوانگ-فُو سُنگ نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ سرکنڈے آپس میں باندھ کر ان کی مشعلیں بنا دیں اور شہر پناہ کے ساتھ باڑھ لگا دیں' جس کے بعد اس نے جراتمند آدمیوں کا ایک جتھا بھیجا' جو چوری چھپے ان کی صفوں میں گھس گئے اور چیختے دھاڑتے ہوئے آگ لگا دی۔ عین اسی لمحے فصیلِ شہر سے چکا چوند روشنی نمودار ہوئی' اور

ہوانگ-فُو سُنگ ایک تیز رفتار حملے کی قیادت کرتے ہوئے بڑھا' جس سے باغی الجھن میں مبتلا ہو گئے اور اندھا دھند بھاگ کھڑے ہوئے۔"[ہَو ہن شُو' باب 71]]

10۔(5) جب آپ آگ لگائیں تو خود اس طرف رہیں جس طرف کی ہوا ہے۔ ہوا کے متوازی رخ سے حملہ نہ کریں۔

[تُواِیّ کی پیروی میں چھانگ اِیّ بھی کہتا ہے : "جب آپ آگ لگائیں گے' تو دشمن اس سے دور بھاگے گا؛ اگر آپ اس کی پسپائی کو روک دیں اور اس پر حملہ کر دیں' تو وہ بے دھڑک ہو کر لڑے گا' جو کہ آپ کی فتح میں معاون ثابت نہیں ہو گا۔" اس سے زیادہ کھلی وضاحت تُو مُو نے پیش کی ہے : "اگر ہوا مشرق میں ہے' تو دشمن کے مشرق کو جلانا شروع کریں' اور اس کے بعد خود بھی اسی جانب سے حملہ کر دیں۔ اگر آپ مشرق کی جانب سے آگ لگانی شروع کی ہے' اور حملہ مغرب کی جانب سے کریں' آپ کو بھی اتنی ہی تکلیف بھگتنا پڑے گی جتنی آپ کے دشمن کو۔"]

11۔دن کو جھکڑ چلنے شروع ہوں تو دیر تک رہتے ہیں' لیکن نسیمِ شب جلد ہی رُک جاتی ہے۔

[لاؤزو کی بات سے موازنہ کریں : "تیز جھکڑ صبح تک باقی نہیں رہتے۔" (تھاؤ تھِ چنگ' باب 23) مئی یاؤ-چھن اور وانگ شی کہتے ہیں : "نسیمِ صبح رات ڈھلتے ہی ختم ہو جاتی ہے' اور نسیمِ شب سویرے تڑکے۔ عام اصول یہی ہے۔" ہو سکتا ہے اس مظہرِ قدرت کا مشاہدہ کسی حد تک درست ہو' لیکن یہ معنے کیسے اخذ کئے جا سکتے ہیں یہ واضح نہیں ہو سکا۔]

12۔ہر فوج میں آگ سے متعلق پانچ طرح کی صورتوں کا علم ہونا بہت ضروری ہے' ستاروں کی چال کا حساب رکھنا چاہیئے' اور موزوں دنوں پر نظر رکھنی چاہیئے۔

[تُومُو کہتا ہے : "ہمیں ستاروں کے راستوں کا حساب لازماً رکھنا چاہیئے ' اور دھیان رکھنا چاہیئے کہ کن دنوں میں ہوا چلے گی ' قبل اس کے کہ ہم آگ کے ساتھ حملہ کریں۔" چھانگ اِیّ اس عبارت کی ایک مختلف تاویل کرتا ہوا نظر آتا ہے : "ہمیں صرف اتنا پتہ ہونا ہی ضروری نہیں ہے کہ اپنے مخالفین پر آگ کے ساتھ کیسے حملہ کرنا ہے ' بلکہ خود بھی تیار رہنا چاہیئے کہ وہ بھی اسی نوعیت کے حملے کر سکتے ہیں۔"]

13۔ چنانچہ جو حملہ کرنے میں آگ کی مدد لیتے ہیں وہ ذہانت کا مظاہرہ کرتے ہیں؛ جو حملہ کرنے میں پانی کی مدد لیتے ہیں وہ بھی ایک اضافی قوت حاصل کرتے ہیں۔ 14۔ پانی کے استعمال کے ذریعے دشمن کے راستے میں رکاوٹ ڈالی جا سکتی ہے لیکن اس کا سب کچھ چھینا نہیں جا سکتا۔

[ساؤ کُنگ کا نوٹ ہے : "ہم محض دشمن کا راستہ کھوٹا کر سکتے ہیں یا اس کی فوج کو تقسیم کر سکتے ہیں ' لیکن اُسے اُس کے سارے جمع شدہ ذخیروں سے محروم نہیں کر سکتے۔" پانی کام آ سکتا ہے ' لیکن اس میں آگ کی طرح خوفناک اور تباہ کن طاقت نہیں ہے۔ چھانگ اِیّ نتیجہ اخذ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ یہی وجہ ہے کہ اوّل الذکر پر بات چند ایک جملوں میں ہی ختم ہو گئی جبکہ آگ کے ساتھ حملہ کرنے پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔ اسی طرح اُوزو (باب 4) دو عناصر پر بات کرتا ہے : "اگر کسی فوج نے زیریں دلدلی علاقوں میں پڑاؤ کیا ہوا ہو ' جہاں سے پانی نکل نہ پائے ' اور جہاں بارشیں خوب برستی ہوں ' تو یہ سیلاب میں غرق ہو سکتی ہے۔ اگر کسی فوج نے کسی ایسی جگہ پر پڑاؤ ڈالا ہوا ہے جہاں پر کثرت سے گھاس پھوس اور گھنی خاردار جھاڑیاں ہوں ' اور جہاں پر اکثر آندھی طوفان آتے رہتے ہوں ' اس کا آگ سے خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔"]

15۔ کم بختی ہے اس کی جو اپنی لڑائیاں جیتنے کی کوشش کرے اور اُولوالعزمی کا جذبہ کاشت کئے بغیر اپنے حملوں میں کامیاب ہو جائے ؛ کیونکہ اس کا حاصل صرف وقت کا ضیاع اور عمومی جمود ہو گا۔

[یہ سُن زو کی پیچیدہ ترین عبارتوں میں سے ایک ہے۔ ساؤکُنگ کہتا ہے : "اچھے کام کا انعام ایک دن کے لئے بھی مؤخر نہیں ہونا چاہیئے۔" اور تُومُو : "اگر آپ آگے بڑھنے اور مستحق کو نوازنے کے موقعے کا فائدہ نہیں اٹھاتے ' آپ کے ماتحت آپ کے احکامات پر عملدرآمد نہیں کریں گے ' اور نتیجہ تباہی کی صورت میں نکلے گا۔" تاہم متعدد وجوہات کی بناپر اور اس کے مدِّمقابل علماء کی ایک ہیبت ناک فہرست کے باوجود ' میں صرف مئی یاؤ- چھن کی تشریح کو ہی فوقیت دوں گا ' جس کے الفاظ میں نقل کئے دیتا ہوں : "جو لوگ اپنی جنگوں اور جارحانہ کاروائیوں میں کامیابی کو یقینی بنانا چاہتے ہیں تو انھیں چاہیئے جب بھی مناسب مواقع میسر ہوں تو ان کا فائدہ اٹھائیں اور ہیرو بننے کے شوق میں ان سے کنی نہ کترائیں : کہنے کا مطلب یہ ہے ' انھیں ضرور آتشیں حملے ' آبی حملے یا اِسی جیسے اور ذرائع اختیار کرنے چاہئیں۔ جو فوائد اُنھیں پہلے سے حاصل ہیں بس اِنھی پر تکیہ کئے بیٹھے نہیں رہنا چاہیئے کیونکہ یہ بہت مہلک ثابت ہو گا۔"]

16۔ اسی لئے کہا جاتا ہے : روشن دماغ حکمران بہت دور تک کی منصوبہ بندی کر کے رکھتا ہے؛ ایک اچھا سپہ سالار اپنے وسائل کی کاشت کرتا ہے۔

[تُومُو نے سان لُو باب 2 کا مندرجہ ذیل حوالہ دیا ہے : "امیرِ رزم پیشہ اپنے سپاہیوں کو اپنے اقتدار سے اپنا مطیع رکھتا ہے ' نیک نیتی کے ساتھ انھیں ایک ساتھ جمع کرتا ہے ' اور انعام واکرام سے انھیں کارآمد بناتا ہے۔ اگر نیک نیتی انحطاط پذیر ہو جائے ' تو سب کچھ تہ و بالا ہو جائے گا؛ اگر انعام واکرام ناکافی ہو ' تو احکامات بے وقعت ہو جائیں گے۔"]

17۔ جب تک کوئی فائدہ نہ دِکھے حرکت میں نہ آؤ؛ اگر کچھ حاصل کرنے کو نہیں ہے تو اپنی فوج کو استعمال مت کرو؛ مت لڑو جب تک کہ صورت حال تشویشناک نہ ہو۔

[بعض اوقات سُن زو ضرورت سے زیادہ محتاط نظر آتا ہے لیکن اس ضمن میں وہ کبھی اتنا آگے تک نہیں جاتا جیسا کہ تھاؤ تھ چنگ باب 69 کا ایک غیر معمولی اقتباس ہے "میں پہل کرنے کی جرات نہیں کروں گا' بلکہ دفاع کو ترجیح دوں گا؛ میں ایک انچ بھی آگے بڑھنے کی جرات نہیں کروں گا' بلکہ ایک فٹ پسپا ہونے کو ترجیح دوں گا۔"]

18۔ کسی بھی حکمران کو صرف اپنے غضب کی تسکین کے لئے فوج کو میدان میں نہیں اتارنا چاہیئے؛ کسی سپہ سالار کو صرف ناپسندیدگی کا اظہار کرنے کے لئے جنگ نہیں چھیڑنی چاہیئے۔ 19۔ اگر آپ کے فائدے میں ہو تو پیش رفت کریں نہیں تو جہاں ہوں وہیں رہیں۔

[یہ باب گیارہ ss. 17 کی تکرار ہے۔ یہاں پر میں سمجھتا ہوں کہ تحریف ہوئی ہے کیونکہ صاف ظاہر ہے کہ ss. 20 جو ہے ss. 18 کے فوراً بعد آنا چاہیئے۔]

20۔ وقت کے ساتھ ساتھ ہو سکتا ہے غصہ خوشی میں بدل جائے؛ ہو سکتا ہے رنجیدگی کی جگہ تشکر لے لے۔

21۔ لیکن کوئی سلطنت ایک دفعہ برباد ہو جائے تو کبھی دوبارہ وجود میں نہیں آسکتی؛

[ریاست اُونے انجامِ کار اسی قول کی افسردہ مثال بننا تھا۔]

نہ ہی کبھی مر جانے والے دوبارہ جی اٹھتے ہیں۔ 22۔ لہٰذا ایک روشن خیال حکمران ہوشیار رہتا ہے' اور ایک اچھا سپہ سالار بہت ہی محتاط رہتا ہے۔ کسی ملک کو پُرامن رکھنے کا اور کسی فوج کو محفوظ رکھنے کا یہی طریقہ ہے۔

[1] "اگر آپ شیر کی کچھار میں داخل نہیں ہوں گے تو آپ شیر کے بچے بھی نہیں پکڑ سکتے۔"

13

جاسُوسَوں کا استعمال

1۔ سُن زو نے کہا: ایک لاکھ آدمیوں کا لشکر جمع کر کے اسے طویل فاصلوں تک مارچ کروانے کا فطری نتیجہ بھاری جانی نقصان اور ملکی وسائل کا ضیاع ہے۔ روزانہ کا خرچہ ایک ہزار اونس چاندی تک جا پہنچے گا۔

[باب دوئم 14،13،ss.1 کے ساتھ موازنہ کریں۔]

ملک کے اندر اور باہر ایک اضطراب کی کیفیت ہو گی، اور تھکن سے چُور لوگ شاہراہوں پر گر رہے ہوں گے۔

[تھاؤ تھ چِنگ باب 30 کے ساتھ موازنہ کریں: "جہاں افواج کو مقیم رکھا گیا ہو وہاں خاردار جھاڑیاں اور کانٹے اُگ آتے ہیں۔" چھانگ اِیّ کا نوٹ ہے: "ہو سکتا ہے ہمیں یہ کہاوت یاد کرائی جائے: 'سنجیدہ زمین پر، لُوٹ مار میں اکٹھے ہو جاؤ۔' تو پھر شاہراہوں پر باربرداری اور نقل و حمل کیوں تھکا مارتی ہے؟ —جواب یہ ہے کہ، صرف غذائی اشیاء کی رسد ہی نہیں، بلکہ ہر طرح کا جنگی ساز و سامان بھی فوج تک پہنچانا ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں 'چارہ دشمن کا استعمال کرو' کی ہدایت جو دی جاتی ہے اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ جب فوج دشمن کے علاقے میں بہت اندر جا کر برسرپیکار ہو، تو غذائی قلّت کا کوئی مداوا ضروری ہے۔ لہٰذا مکئی کے معاملے میں مکمل طور پر دشمن پر منحصر ہوئے بغیر، ہمیں چارے کا بندوبست کرنا چاہیئے تاکہ رسد بلا تعطل جاری رہے۔ اور پھر صحرائے نمک جیسی جگہیں جہاں رسد ناقابلِ حصول ہو، گھر سے رسد کی فراہمی کی ضرورت سے آزادی ممکن نہیں۔"]

اس قدر کہ سات لاکھ خاندانوں کی محنت مشقت میں رکاوٹ پڑے گی۔

[مئی یاؤ- چھن کہتا ہے : "ہل جوتنے والے کم پڑ جائیں گے۔" یہاں زمین کو نو حصوں میں تقسیم کرنے کے نظام کا حوالہ دیا گیا ہے' ہر حصہ تقریباً 15 ایکڑ پر مشتمل ہوتا تھا' بقیہ آٹھ پلاٹوں کے کرائے دار مرکزی پلاٹ کو ریاست کی خاطر زیرِ کاشت لاتے تھے۔ یہاں پر بھی ایسا ہی تھا' اس لئے تُو مُو ہمیں بتاتا ہے' کہ سب کے مشترکہ استعمال کے لئے جھونپڑیاں بنائی جاتی تھیں اور ایک کنواں کھُدا ہوا ہوتا تھا۔[دیکھئے باب دوئم ss.12' نوٹ] جنگ کے دوران کسی ایک خاندان کو فوج میں خدمات سرانجام دینی پڑتی تھیں' جبکہ باقی سات اسے امداد فراہم کرتی تھیں۔ یوں ایک لاکھ آدمیوں کی بھرتی پر (ایک صحت مند جوان فی خاندان شمار کرتے ہوئے) سات لاکھ خاندانوں کی کاشتکاری عمل میں آئے گی۔]

2۔ دشمن افواج ہو سکتا ہے سالوں تک ایک دوسرے کے مدِّمقابل رہیں' اس فتح کو حاصل کرنے کی تگ و دو میں جس کا فیصلہ ایک دن میں ہو جانا ہے۔ ان حالات میں دشمن کی صورت حال سے اس لئے بے خبر رہنا کہ آپ مشاہروں اور تکلّفات پر اٹھنے والا سو اونس چاندی کا خرچہ بچانا چاہتے ہیں'

["جاسُوسَوں کے لئے" بلاشبہ اس کا مطلب یہی ہے' لیکن اس حیرت انگیز طریقے سے وضاحت کے ساتھ بیان کئے گئے مقدمے کا تاثر زائل ہو جائے گا اگر اس موقعے پر واقعی جاسوسوں کا ذکر کر دیا جائے۔]

تو یہ سنگدلی کی معراج ہے۔

[سُن زو کا اتفاق رائے یقیناً ہوشمندانہ ہے۔ اس نے آغاز ہی اس بھیانک بدحالی اور خون اور خزانے کے ان بے تحاشا اخراجات کے حوالے سے کیا ہے جو ہمیشہ جنگ کی گاڑی میں لدے ہوئے آتے ہیں۔ اب جب تک کہ آپ دشمن کی صورتِ حال سے مطلع نہ ہوں اور موقع محل کی مناسبت سے وار کرنے کے لئے تیار نہ ہوں' تو ہو سکتا ہے جنگ کئی برس تک چلتی رہے۔ یہ اطلاعات حاصل کرنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ آپ جاسوسوں سے کام لیں' اور قابلِ بھروسہ جاسوسوں کا حصول تب تک ناممکن ہے جب تک کہ انھیں ان کی خدمات کا مناسب معاوضہ نہ دیا

جائے۔ لیکن یقیناً یہ بچت کرنے کا ایک غلط طریقہ ہو گا کہ اس کام پر نسبتاً معمولی سی رقم خرچ کرنے میں پس اندازی سے کام لیا جائے جب کہ جنگ میں گزرنے والا ہر دن بے حساب وسائل کھا رہا ہو۔ یہ تکلیف دہ بوجھ غریب کے کندھوں پر آ گرتا ہے' اور یوں سُن زو یہ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ جاسوسوں کے استعمال سے اغماض برتنا انسانیت کے خلاف کسی جرم سے کم نہیں۔]

3۔ جو اس طرح کا طرزِ عمل اختیار کرے وہ لوگوں کا قائد نہیں ہے' نہ ہی وہ اپنے بادشاہ کی کوئی خدمت کر رہا ہے' نہ وہ کوئی فاتح ہے۔

[یہ نظریہ' کہ جنگ کا حقیقی مقصد امن ہے' اس کی جڑیں چینی قوم کے مزاج میں ہیں۔ حتیٰ کہ 597 ق م جیسے پرانے دور میں ریاست چُو کے امیر چُوآنگ نے یہ الفاظ بولے : " (چینی) کردار کی 'شجاعت' دو چیزوں [کردار کی خوبیوں] سے مل کر بنی ہے 'ٹھہراؤ' اور 'نیزہ' (جنگی کاروائیوں کی موقوفی)۔ عسکری شجاعت نظر آتی ہے ظلم سے ہاتھ روک کر رکھنے میں' ہتھیاروں سے مدد لینے میں' خدا کے حکم نگہداشت میں' اس امر کو یقینی بنانے میں کہ حق دار تک اس کا حق پہنچے' لوگوں میں خوشیاں بانٹنے میں' سرداروں کے مابین ہم آہنگی پیدا کرنے میں' دولت کے پھیلاؤ میں۔"]

4۔ پس' ایک دانا بادشاہ کو اور ایک اچھے سپہ سالار کو جو چیز اس قابل بناتی ہے کہ وہ بس وار کریں اور فتح پا لیں' اور وہ چیزیں حاصل کر سکیں جو کسی عام آدمی کی پہنچ سے باہر ہیں' وہ ہے پیش آگاہی۔

[یعنی' دشمن کے انتظامات کا علم' اور اس بات کا کہ اس کے افعال کا کیا مطلب ہے۔]

5۔ اب یہ پیش آگاہی روحوں سے حاصل نہیں کی جا سکتی؛ یہ تجربے سے نتائج اخذ کر کے بھی حاصل نہیں کی جا سکتی'

[تُومُو کا نوٹ ہے : " [دشمن کا علم] ملتے جلتے واقعات پر استدلال کر کے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔"]

نہ ہی استنباطی حسابات سے۔

[لی چھُوآن کہتا ہے : "مقداریں جیسا کہ لمبائی' چوڑائی' فاصلہ اور مقدار کے معاملے میں درست ریاضیاتی تعین نہایت اہم ہوتا ہے؛ انسانی فعل اس قدر نپاتُلا نہیں ہو سکتا۔"]

6۔ دشمن کے انتظامات کا علم صرف کچھ لوگوں کی مدد سے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

[مئی یاؤ- چھن کا قدرے دلچسپ نوٹ ہے : "روحانی دنیا کا علم وجدانی ادراک سے حاصل کیا جاتا ہے؛ فطری علوم کی معلومات منطقی استدلال میں ڈھونڈی جا سکتی ہیں؛ کائنات کے قوانین کی تصدیق ریاضیاتی حساب سے کی جا سکتی ہے : لیکن دشمن کے انتظامات کی تحقیق صرف اور صرف جاسوسوں کے ذریعے ہی کی جا سکتی ہے۔"]

7۔ لہٰذا جاسوسوں کا استعمال کریں' جن کی پانچ انواع ہیں : (1) مقامی جاسوس؛ (2) اندر کے جاسوس؛ (3) وفاداریاں بدلنے والے جاسوس؛ (4) سزا یافتہ جاسوس؛ (5) بچ جانے والے جاسوس۔ 8۔ جب تمام پانچ قسموں کے یہ جاسوس کام کر رہے ہوں' کوئی بھی خفیہ نظام کا کھوج نہیں لگا سکتا۔ اسے "لڑئیوں کی خدائی ساز باز" کہتے ہیں۔ یہ بادشاہ کا سب سے بیش قیمت شعبہ ہوتا ہے۔

[کرام وَیل' جو کہ گھڑ سوار فوج کے عظیم ترین اور تجربہ کار ترین سالاروں میں سے ایک ہے' کے پاس افسروں کی طرز پر 'سکاؤٹ ماسٹر' ہوتے تھے' جن کا کام دشمن کے متعلق تمام ممکنہ معلومات جمع کرنا ہوتا تھا' مخبروں اور جاسوسوں وغیرہ کے ذریعے' اور جنگ میں اس کی بیشتر کامیابیوں کا کھرا اسی طریقے سے حاصل کردہ دشمن کی چالوں کے علم سے ملتا ہے۔"[1]]

9۔ مقامی جاسوس رکھنے کا مطلب ہے کہ اس علاقے کے مقامی باشندوں کی خدمات حاصل کرنا۔

[تُومُو کہتا ہے : "دشمن ملک میں' حُسنِ سلوک سے لوگوں کا دل جیتیں' اور انھیں بطور جاسوس استعمال کریں۔"]

10۔ اندر کے جاسوس رکھنے کا مطلب ہے، دشمن کے سرکاری عمّال کو استعمال کرنا۔

[اس امکان کے پیشِ نظر کہ اس ضمن میں کچھ مفید ثابت ہوں تُو مُو مندرجہ ذیل اقسام گنواتا ہے: "ایسے لائق لوگ جنھیں ان کے عہدے سے برطرف کر دیا گیا ہو، سزا یافتہ مجرم؛ سونے کی حریص منظورِ نظر داشتائیں بھی، ایسے آدمی جو ماتحت عہدوں پر رکھے جانے کے شاکی ہوں، یا جنھیں عہدوں کی تقسیم کے دوران نظر انداز کر دیا گیا ہو، اور ایسے بھی جو اس بات کے خواہشمند ہوں کہ ان کا گروہ ہار جائے تاکہ انھیں اپنی قابلیت اور صلاحیتیں دکھانے کا موقع مل سکے، اوچھے ابن الوقت قسم کے لوگ جو ہمیشہ ہر کشتی میں اپنا پاؤں رکھنا چاہتے ہیں۔ وہ بات جاری رکھتے ہوئے کہتا ہے، "ان مختلف اقسام کے عمّال کے ساتھ خفیہ طور پر رابطہ کر کے قیمتی تحفے تحائف دے کر انھیں اپنے مفادات کے تحفّظ کا پابند کر لینا چاہیئے۔ اس طریقے سے آپ کو پتہ چل جائے گا کہ دشمن ملک کے معاملات کیسے جا رہے ہیں، آپ کے خلاف جو منصوبہ بندی ہو رہی ہے اس کا پتہ چل جائے گا، مزید برآں بادشاہ اور اس کے وزیروں کے درمیان ہم آہنگی کو خراب کر کے ان کے درمیان رخنہ ڈال دیں گے۔" تاہم ح شی کے تاریخی واقعے سے ظاہر ہوتا ہے کہ "اندر کے جاسوسوں" کے معاملے میں انتہا درجے کی احتیاط درکار ہوتی ہے: "ای-چؤ کے گورنر لوشانگ نے اپنے جنرل وئی پُواَو کو شُو کے باغی لی شی انگ کے گڑھ پھی پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا۔ فریقین کئی ایک فتوحات اور شکستوں سے گزرنے کے بعد، لی شی انگ نے اُو-تُو کے مقامی باشندے ایک خاص پُواَو- تھائی کی خدمات کا بندوبست کیا۔ اس نے اسے کوڑے مارنے شروع کئے یہاں تک کہ وہ لہولہان ہو گیا، اور پھر اسے لوشانگ کے پاس بھیج دیا، جسے اس نے شہر کے اندر سے تعاون کرنے کی پیشکش کا جھانسہ دینا تھا، اور اسے مناسب وقت پر یلغارِ عام کے لئے آگ کا اشارہ دینا تھا۔ لوشانگ نے ان وعدوں کا اعتبار کر کے اپنے بہترین دستوں کو کوچ کا حکم دے دیا، وئی پُواَو اور دوسروں کو ان کا سربراہ مقرر کر کے حکم دے دیا کہ پُواَو- تھائی کے اعلان پر حملہ کر دیں۔ اسی دوران لی شی انگ کے جنرل لی شیانگ نے اُن کے مارچ کے راستے پر گھات لگانے کی تیاری کر لی؛ اور پُواَو- تھائی نے شہر کی دیواروں کے ساتھ لمبی سیڑھیاں لگانے کے بعد مینارۂ نور کو

روشن کر دیا۔ وئی پُواَو کے آدمی اشارہ پاتے ہی دوڑے ‘اور بھرپور ممکنہ رفتار کے ساتھ سیڑھیاں چڑھنے لگے ‘ جب کہ دوسرے اوپر سے لٹکائے گئے رسوں کے ساتھ اوپر چڑھنے لگے۔ لوشانگ کے سو سے زیادہ آدمی اس طریقے سے شہر میں داخل ہوئے ‘ جن میں سے ہر ایک کا سر فی الفور قلم کر دیا گیا۔ تب لی شیانگ نے اپنی پوری فوج کے ساتھ حملہ کر دیا ‘ شہر کے اندر سے بھی اور باہر سے بھی ‘ اور دشمن کو مکمل طور پر تباہ و برباد کر دیا۔"

[یہ 303 عیسوی کا واقعہ ہے۔ مجھے نہیں پتہ حِ شی کو یہ کہانی کہاں سے ملی۔ یہ لی شیانگ یا اس کے باپ لی تھ کی سوانح حیات چِیں شُو باب 120 ‘ 121 میں نہیں ملتی۔]

11۔ وفاداریاں بدلنے والے جاسوس رکھنے کا مطلب ہے ‘ دشمن کے جاسوس پکڑ کر انھیں اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرنا۔

[بھاری رشوت اور فیاضانہ وعدے وعید کے ذریعے ان سے دشمن کی نوکری چھڑوانا ‘ اور غلط معلومات واپس لے جانے کے ساتھ ساتھ انھیں اپنے ہی ہموطنوں کی جاسوسی پر مائل کرنا۔ دوسری طرف شیاؤ شی شی ان کا کہنا ہے کہ ہم یوں بہانہ کرتے ہیں کہ ہمیں اس کا پتہ ہی نہیں چلا ‘ لیکن کوئی ایسی ترکیب لڑاتے ہیں کہ جو کچھ ہو رہا ہے وہ اس کی ایک غلط تصویر لے کر جائے۔ کئی ایک مبصرین اسے ایک متبادل تعریف کے طور پر قبول کرتے ہیں ؛ لیکن سُن زو کا یہ مطلب نہیں تھا یہ بات اس کے آگے آنے والے بیان سے قطعیت کے ساتھ ثابت ہو جاتی ہے جس میں وہ وفاداریاں بدلنے والے جاسوسوں کے ساتھ فراخ دلانہ طریقے سے پیش آنے کا کہتا ہے (ss.21 آگے آ رہا ہے)۔ حِ شی تین مواقع کا ذکر کرتا ہے جب وفاداریاں بدلنے والے جاسوسوں کو واضح کامیابی کے ساتھ استعمال کیا گیا : تی ان تھان نے چی - موسے اپنا دفاع کرتے ہوئے (دیکھئے مذکورہ بالا ‘ صفحہ نمبر 124) ؛ (2) چھاؤ شِ نے او - اِیّ کی جانب مارچ کرتے ہوئے (دیکھئے مذکورہ بالا ‘ صفحہ نمبر 92) ؛ اور 260 ق م میں مکار فین چُو نے ‘ جب لی ان پُواَو ایک دفاعی مہم چلا رہا تھا چِیں کے مقابلے پر۔ چھاؤ کا بادشاہ لی ان پُواَو کے محتاط اور سست طریقوں سے سخت نالاں تھا ‘ جو چھوٹی چھوٹی آفتوں کے ایک سلسلے کو روک نہیں پائے تھے ‘ اور اسی وجہ سے وہ اپنے

جاسوسوں کی رپورٹوں کو ہمہ تن گوش ہو کر سننے لگا' جو چھپ چھپا کر دشمن کے پاس چلے گئے تھے اور پہلے سے ہی فین چُو کے تنخواہ دار تھے۔ انھوں نے کہا: "وہ واحد چیز جو چِیں کے لئے پریشانی کا باعث بن رہی ہے وہ یہ ہے کہ کہیں چھاؤ کھُوا کو سپہ سالار نہ بنا دیا جائے۔ لی ان پُواَو اُن کے لئے ایک آسان حریف ہے' جس کا آخر کار مغلوب ہو جانا یقینی ہے۔ "اب یہ چھاؤ کھُوا مشہورِ زمانہ چھاؤ شِ کا بیٹا تھا۔ لڑکپن سے ہی وہ جنگ اور عسکری معاملات کی تعلیم میں منہمک رہا تھا' یہاں تک کہ اسے یقین ہو گیا کہ پوری سلطنت میں کوئی ایسا کمانڈر نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے۔ اس کا باپ اس غرور' خود پسندی اور جس غیر سنجیدگی کے ساتھ وہ جنگ جیسے سنجیدہ معاملے پر بولتا تھا پر بہت فکر مند تھا' اور اس نے باضابطہ طور پر اعلان کر رکھا تھا کہ اگر کبھی بھی کھُوا کو سپہ سالار بنایا گیا تو وہ چھاؤ کی افواج کو برباد کر کے رکھ دے گا۔ یہی وہ شخص تھا اب جسے خود اپنی ماں اور گھاگ مدبر سیاستدان لِن شیانگ-جُو کی بھرپور مخالفت کے باوجود لی ان پُواَو کا جانشین بنا کر بھیجا گیا تھا۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ ہیبت ناک پُواَو چی اور چِیں کی زبردست عسکری طاقت کے سامنے وہ خس و خاشاک کی طرح بہہ گیا۔ وہ ایک ایسے جال میں پھنس گیا کہ اس کی فوج دو حصوں میں تقسیم ہو گئی اور اس کی مواصلات منقطع ہو گئیں؛ اور 46 گھنٹے کی جاں گسل مزاحمت کے بعد' جس کے دوران فاقہ زدہ سپاہی ایک دوسرے کو پھاڑ کھانے لگے' وہ خود ایک تیر لگنے سے ہلاک ہو گیا' اور اس کی پوری فوج جو کہا جاتا ہے کہ 000'400 آدمیوں پر مشتمل تھی' سنگدلی کے ساتھ تہِ تیغ کر دی گئی۔]

12۔ سزا یافتہ جاسوس رکھنے کا مطلب ہے' دھوکہ دہی کی غرض سے کچھ مخصوص کام کھلے عام کرنا' تاکہ ہمارے جاسوسوں کو ان کی خبر ہو اور وہ ان کی رپورٹ جا کر دشمن کو دیں۔

[اس کے معنی کی سب سے اچھی تشریح تُو اِیّ نے فراہم کی ہے: "ہم نمائش کے طور پر کچھ چیزیں ایسا حساب لگا کر کرتے ہیں کہ خود اپنے جاسوسوں کو دھوکا دے سکیں' جنھیں اس بات کا احساس ہونا چاہیئے کہ یہ نادانستگی میں ظاہر ہو گئی ہیں۔ پھر جب یہ جاسوس دشمن کی صفوں میں پکڑے جائیں گے' تو بالکل ہی ایک غلط رپورٹ پیش کریں گے' اور دشمن ان کے مطابق اقدام کرے گا' لیکن بعد میں آشکار ہو گا کہ ہم نے تو بالکل ہی مختلف کام کیا ہے۔ اس وجہ

سے ان جاسوسوں کو قتل کر دیا جائے گا۔" سزا یافتہ جاسوسوں کی مثال کے طور پر' ح شی ان قیدیوں کا تذکرہ کرتا ہے جنھیں پَین چھاؤ نے یارکند کی مہم کے دوران رہا کیا تھا۔ (دیکھئے صفحہ نمبر 160) اس نے تھانگ چی ان کا بھی حوالہ دیا ہے' جسے 630 عیسوی میں تھائی سونگ نے ترک خان چی-لی کو ایک تصوراتی حفاظت کا احساس دلا کر خاموش کرانے کے لئے بھیجا تھا' جب تک کہ لی چِنگ اس پر ایک تباہ کن وار کرنے کے قابل نہ ہو جائے۔ چھانگ اِیّ کہتا ہے کہ ترکوں نے تھانگ چی ان کو قتل کر کے ان سے بدلہ لیا' لیکن یہ غلط ہے' کیونکہ پرانی اور نئی دونوں تھانگ تاریخوں میں ہم پڑھتے ہیں (بالترتیب باب 58' فولیو 2 اور باب 89' فولیو 8) کہ وہ بچ نکلا تھا اور 656ء تک زندہ رہا تھا۔ 203 ق م میں لی ای-چی نے بھی کچھ اسی قسم کا کردار نبھایا تھا' جب اسے ہن کے بادشاہ نے چی کے ساتھ پُرامن مذاکرات شروع کرنے کی غرض سے بھیجا تھا۔ یقیناً "سزا یافتہ جاسوس" کہلانے کا وہ زیادہ حق دار ہے' کیونکہ اس کے بعد چی کے بادشاہ پر ہن سِن نے خبردار کئے بغیر حملہ کر دیا تھا' اور اس کے خیال میں لی ای-چی نے جو دغا دیا تھا اس سے طیش میں آ کر' اُس نے اِس بدقسمت ایلچی کو زندہ اُبال دینے کا حکم دے دیا۔]

13۔ بچ جانے والے جاسوس' آخر میں' وہ ہیں جو دشمن کے کیمپ سے خبر لے کر واپس آ جاتے ہیں۔

[یہ جاسوسوں کی ایک عام قسم ہے' جنھیں بجا طور پر اس طرح پکارا جاتا ہے' جو فوج کا ایک باقاعدہ جزو ہوتے ہیں۔ تُومُو کہتا ہے: "آپ کا بچ جانے والا جاسوس غیر معمولی ذہانت کا حامل ہونا چاہیئے' چاہے بظاہر احمق سا لگتا ہو؛ ظاہری لحاظ سے حقیر' لیکن فولادی قوت ارادی کا مالک۔ اسے چاک و چوبند اور تنومند ہونا چاہیئے جسے قدرت نے جسمانی طاقت اور جرات سے نواز رکھا ہو؛ ہر طرح کے گندے کاموں کی اسے عادت ہونی چاہیئے' اس میں بھوک اور ٹھنڈ برداشت کرنے کی صلاحیت ہونی چاہیئے' اور شرم اور بے عزتی برداشت کرنے کی بھی۔" ح شی ہمیں سُوائی شاہی سلسلے کے تھاشی اُو کی کہانی سناتا ہے: "جب وہ مشرقی چِیں کا گورنر تھا' چی کے شن-اُو نے شا-یُئین کے خلاف معاندانہ نقل و حرکت کی۔ شہنشاہ تھائی سُو (؟کاؤسُو) نے تھاشی اُو کو دشمن کی جاسوسی کرنے کے لئے بھیجا۔ اس کے ساتھ دو اور آدمی بھی تھے۔ تینوں گھوڑوں پر سوار تھے اور انھوں نے دشمن کی وردیاں پہنی ہوئی

تھیں۔ جب اندھیرا چھا گیا تو وہ دشمن کے کیمپ سے چند سو فٹ دور نیچے اترے ' اور ان کی باتیں سننے کے لئے چوری چھپے رینگ رینگ کر آگے بڑھنے لگے ' یہاں تک کہ وہ فوج کے شناختی الفاظ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اس کے بعد وہ پھر گھوڑوں پر سوار ہوئے اور رات کے پہرے داروں کا روپ دھارے ہوئے دھڑلے سے کیمپ کے بیچ میں سے گزر گئے ؛ اور کئی دفعہ ایسا ہوا ' کہ انھوں نے کسی فوجی کو نظم و ضبط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پایا ' تو وہ واقعی رُک گئے اور اس خطاکار کی اچھی بھلی ٹھکائی کر دی ! یوں وہ دشمن کے انتظامات کی مکمل ترین معلومات کے ساتھ واپس لوٹنے میں کامیاب ہو گئے ' اور شہنشاہ کی بھرپور ستائش حاصل کی ' جو ان کی رپورٹ کے نتیجے میں اپنے دشمن کو شکستِ فاش سے دوچار کرنے میں کامیاب ہو گیا۔"]

14۔ یہی وجہ ہے کہ پوری فوج میں جاسوسوں سے زیادہ گہرے تعلقات کسی سے بھی نہیں بنا کر رکھے جاتے۔

[تُومُو اور مئی یاؤ- چھن کہتے ہیں کہ جاسوس کو سپہ سالار کے خوابگاہ والے ذاتی خیمے میں داخل ہونے کی بھی رعایت ہوتی ہے۔]

کسی کو بھی ان سے زیادہ کھلا معاوضہ نہیں ملنا چاہیئے۔ کسی اور کام میں بھی اس سے زیادہ رازداری نہیں برتی جانی چاہیئے۔

[تُومُو نے زیادہ وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے : جاسوسوں کے ساتھ ہر طرح کا ابلاغ "منہ سے کان" کے طریقے پر ہونا چاہیئے۔ جاسوسوں کے معاملے میں تورین کے مندرجہ ذیل بیان کا حوالہ دیا جاسکتا ہے ' جس نے اپنے تمام پیش رو کمانڈروں سے زیادہ جاسوسوں کو استعمال کیا : "جاسوس اس کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں جو انھیں سب سے زیادہ معاوضہ دے ' جو انھیں مناسب ادائیگی نہ کرے اس کا وہ کوئی کام نہیں کرتے۔ کسی شخص کو بھی ان کے بارے میں علم نہیں ہونا چاہیئے ؛ نہ ہی انھیں آپس میں ایک دوسرے کا پتہ ہونا چاہیئے۔ جب وہ کوئی بہت ٹھوس

تجویز پیش کریں، ان کے بندے پکڑ لیں، یا ان کی وفاداری حاصل کرنے کے لئے ان کے بیوی بچے اپنے پاس یرغمال بنالیں۔ انھیں کبھی بھی اس سے زیادہ نہ بتائیں جتنا جاننا ان کے لئے نہایت ضروری ہو۔ [2]]

15۔ ایک مخصوص وجدانی فراست کے بغیر جاسوسوں سے کوئی مفید کام نہیں لیا جا سکتا۔

[مئی یاؤ- چھن کہتا ہے: "انھیں استعمال کرنا ہو تو، بندے کو صحیح اور غلط کی تمیز ہونی چاہیئے، ایمانداری اور منافقت میں فرق کرنے کے قابل ہونا چاہیئے۔" وانگ شی اسے ایک دوسرے زاویے سے دیکھتے ہوئے سمجھتا ہے کہ یہ "وجدانی ادراک" اور "عملی ذہانت" کی طرح کی چیز ہے۔ حیران کن طور پر تُو مُو ان خصوصیات کو جاسوسوں سے متعلق سمجھتا ہے: "جاسوسوں سے کام لینے سے قبل ہمیں ان کے کردار کی پختگی اور ان کے تجربے اور ہنر کا یقین ہونا چاہیئے۔" بلکہ وہ بات جاری رکھتے ہوئے کہتا ہے: "ایک بے حیا چہرہ اور دغا باز مزاج پہاڑوں اور دریاؤں سے زیادہ خطرناک ہے؛ کوئی غیر معمولی طور پر ذہین شخص ہی ان کے اندر اتر سکتا ہے۔"

لہٰذا اس عبارت کے بارے میں اس کی حقیقی رائے کے بارے میں ہم شک و شبے میں رہ جاتے ہیں۔]

16۔ ان کا انتظام و انصرام بہی خواہی اور راست بازی کے بغیر نہیں کیا جا سکتا۔

[چھانگ اِیّ کہتا ہے: "جب آپ انھیں کوئی معقول پیشکش کر کے ان کی توجہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں، ان کے ساتھ آپ کے معاملات مکمل اخلاص پر مبنی ہونے چاہئیں؛ تو پھر وہ آپ کی خاطر جان لڑا دیں گے۔"]

17۔ ذہن کی ایک پیچیدہ سی ہنر مندی کے بغیر ان کی رپورٹوں کی سچائی کو پرکھنا ممکن نہیں۔

[مئی یاؤ- چھن کہتا ہے: "اس امکان سے ہوشیار رہیں کہ آپ کے جاسوس دشمن کے لئے کام کرنا شروع کر سکتے ہیں۔"]

18۔ چالاک بنیں! چالاک بنیں! اور اپنے جاسوسوں کو ہر طرح کے کام کے لئے استعمال کریں۔

[باب چھے ss.9 کے ساتھ موازنہ کریں۔]

19۔ اگر کوئی جاسوس کوئی راز کی بات وقت سے پہلے افشا کر دے، تو اسے اور جسے وہ راز کی بات بتا چکا ہے دونوں کو مار دیا جانا چاہیئے۔

[لفظ بہ لفظ ترجمہ کچھ یوں ہے: "اس سے پہلے کہ (ہمارے منصوبے) عمل پذیر ہوں اگر جاسوسوں کے معاملات کسی کے کان پڑ جائیں،" وغیرہ۔ اس عبارت میں سُن زو نے اہم نقطہ یہ اٹھایا ہے: جبکہ آپ خود اس جاسوس کو قتل کر رہے ہیں "راز افشا کرنے کے جرم کی سزا کے طور پر،" دوسرے بندے کو قتل کرنے کا مقصد صرف یہ ہے، جیسا کہ چھن حاؤ نے بیان کیا ہے، "اس کا منہ بند کرنے کی غرض سے" اور راز کی خبر کو مزید پھیلنے سے روکنے کے لئے۔ اگر یہ پہلے ہی دوسروں تک پہنچ چکی ہو، تو یہ مقصد حاصل نہ ہو گا۔ جو بھی ہو، سُن زو عدم انسانیت کے الزام کی زد میں آ جاتا ہے، اگرچہ تُو مُو نے یہ کہہ کر اس کا دفاع کرنے کی کوشش کی ہے کہ وہ آدمی سزائے موت کا حق دار ہے، کیونکہ وہ جاسوس کبھی راز ظاہر نہ کرتا اگر وہ دوسرا ہر طرح کے ہتھکنڈے استعمال کر کے اس سے بات اگلوانے کے لئے بے چین نہ ہوتا۔"]

20۔ مقصد چاہے کسی فوج کو تباہ کرنا ہو، کسی شہر پر طوفان برپا کرنا ہو، یا کسی فرد کو قتل کرانا ہو، ہمیشہ خدمتگاروں، ذاتی معاون کے ناموں کا پتہ چلانے سے آغاز کرنا ضروری ہوتا ہے،

[لغوی معنوں میں "ملاقاتی"، یہ مترادف ہے، جیسا کہ تُو اِیّ کہتا ہے، اس کا "وہ لوگ جن کی ذمہ داری جنرل کو معلومات بہم پہنچاتے رہنا ہو،" جو فطری طور پر اس کے ساتھ بار بار گفت و شنید کی ضرورت کو جنم دیتا ہے۔]

اور سپہ سالار کے دربانوں اور سنتریوں کا۔ ان کا پتہ چلانے کی ذمہ داری ہمارے جاسوسوں پر عائد ہونی چاہیئے۔

[اس سلسلے میں پہلا قدم بلاشبہ یہ ہو گا کہ ان اہم عہدے داروں میں سے کسی کو رشوت دے کر کام میں لایا جا سکتا ہے یا نہیں۔]

21۔ دشمن کے جو جاسوس ہماری جاسوسی کے لئے آئے ہوں ان کو ڈھونڈ نکالنا بہت ضروری ہے، رشوت کا لالچ دے کر، انھیں بے سوچے سمجھے تقلید پر آمادہ کر کے اور پر آسائش پناہ فراہم کر کے۔ اس طرح وہ وفاداریاں بدلنے والے جاسوس بن جائیں گے اور ہمارے لئے کارآمد ہو جائیں گے۔ 22۔ وفاداریاں بدلنے والے جاسوسوں کی فراہم کردہ معلومات کی بدولت ہی ہم مقامی جاسوس اور اندر کے جاسوس حاصل کرنے کے قابل ہوں گے۔

[تُواِیّ کہتا ہے: "دشمن کے جاسوسوں کی وفاداریاں بدل کر ہم دشمن کے حالات جان سکتے ہیں۔" اور چھانگ اِیّ کہتا ہے: "ہمیں لازمًا وفاداریاں بدلنے والے جاسوسوں کو اپنے لئے کام کرنے کی ترغیب دینی چاہیئے، کیونکہ اسے پتہ ہے کہ کونسے مقامی باشندے ہیں جن کے اندر مفادات کا لالچ ہے، اور کون سے سرکاری عمّال ہیں جو بدعنوانی پر تیار ہیں۔"]

23۔ ایک مرتبہ پھر، اسی کی فراہم کردہ معلومات کی بنا پر ہم سزایافتہ جاسوس کے ذریعے دشمن تک جھوٹی خبریں پہنچا سکتے ہیں۔

[چھانگ اِیّ کہتا ہے: "کیونکہ وفاداریاں بدلنے والے جاسوس کو پتہ ہوتا ہے کہ دشمن کو دھوکا دینے کا بہترین طریقہ کون سا ہے۔"]

24۔ آخر میں، اسی کی دی ہوئی معلومات کی بنیاد پر مخصوص مواقع پر بچ جانے والے جاسوس استعمال کرنا ممکن ہوتا ہے۔ 25۔ جاسوسی کی پانچوں کی پانچوں اقسام کا اخیر اور مقصد دشمن کے بارے میں معلومات حاصل کرنا ہے؛ اور پہلے قدم پر یہ تمام معلومات وفاداریاں بدلنے والے جاسوس کے ذریعے ہی ملتی ہیں۔

[جیسا کہ 22-24.ss میں وضاحت آ گئی ہے۔ وہ نہ صرف خود خبریں لے کر آتا ہے، بلکہ جاسوسوں کی دوسری قسموں کا استعمال ممکن بنا کر ان سے فائدہ اٹھانے میں بھی مدد دیتا ہے۔]

لہٰذا یہ بہت ضروری ہے کہ وفاداریاں بدلنے والے جاسوس کے ساتھ انتہا درجے کی کشادہ دلی کے ساتھ پیش آیا جائے۔ 26۔ پرانے وقتوں میں' اِن شاہی سلسلے کا عروج

[سُن زو کی مراد شانگ شاہی سلسلے سے ہے' جس کی بنیاد 1766 ق م میں ڈالی گئی۔ 1401 میں پین چِنگ نے اس کا نام بدل کر اِن رکھ دیا۔]

ای چی کی بدولت تھا

[جو ای اِن کے نام سے زیادہ مشہور ہے' معروف سپہ سالار اور مدبّر جو کہ چھنگ تھانگ کی چی کُوائی کے خلاف مہم میں شریک تھا۔]

جو کہ شِیا کے زیرِ قیادت بھی خدمات انجام دے چکا تھا۔ اسی طرح چوٗ شاہی سلسلے کا عروج لُو یا کی بدولت تھا

[لُو شانگ جابر فرمانروا چوٗ شِن کے ماتحت اعلیٰ عہدوں تک پہنچا' بعد میں جس کو شکست دینے میں بھی اس نے مدد کی۔ بطور تھائی کُنگ مشہور' یہ خطاب اسے ون وانگ نے عطا کیا تھا' کہا جاتا ہے کہ اس نے جنگ پر ایک مقالہ لکھا تھا' جسے غلط طور پر لیو تھاؤ سے موسوم کیا جاتا ہے۔]

جو کہ اِن کی زیرِ قیادت بھی خدمات انجام دے چکا تھا۔

[چینی متن کی صحت جس قدر میں نے اسے اپنے ترجمے میں متعارف کروانے کے لئے موزوں سمجھا تھا اس سے مشکوک تر ہے' اور اس عبارت پر کئے گئے تبصرے کسی بھی اعتبار سے واضح نہیں ہیں۔ لیکن سیاق و سباق کے حوالے سے اس شبے میں پڑنا مشکل ہے کہ سُن زو وفاداریاں بدلنے والے جاسوس یا اس سے ملتی جلتی کسی چیز کی معروف مثال کے طور پر ای چی یا لُو یا کو پیش کر رہا ہے۔ اس کا خیال یہ ہے کہ شِیا اور اِن شاہی سلسلے اپنے گذشتہ وزیروں کے پاس اپنی کمزوریوں اور خامیوں کے اس گہرے علم کی بدولت برباد ہوئے جو انھوں نے ان کے

مخالفین کو فراہم کر دیا تھا۔ مئی یاؤ- چھن ان تاریخی ناموں پر لگائی گئی ایسی کسی تہمت پر خفگی ظاہر کرتا ہوا محسوس ہوتا ہے : "ای اِن اور لُو یا" ' وہ کہتا ہے ' "حکومت کے باغی نہیں تھے۔ شِیا اول الذکر کو ملازمت پر نہیں رکھ سکی لہٰذا اِن نے اسے ملازمت پر رکھ لیا۔ آخر الذکر کو اِن ملازمت پر نہیں رکھ سکی لہٰذا اسے ہوٗ نے ملازم رکھ لیا۔ ان کی کامیابیاں لوگوں کی بہتری کی غرض سے سرانجام دیے گئے کاموں پر مبنی تھیں۔" ح شی بھی برہم ہے : "ای اور لُو جیسے خدا کے ہدایت یافتہ آدمی عام سے جاسوسوں والا کام کیسے کر سکتے ہیں۔ سُن زو نے ان کا جو تذکرہ کیا ہے اس کا بس اتنا سا مطلب ہے کہ پانچوں اقسام کے جاسوسوں کو صحیح طریقے سے استعمال کرنا ایک ایسا کام ہے جو ای اور لُو جیسے اعلیٰ ذہانت والے لوگ ہی کر سکتے ہیں ' جن کی دانائی اور قابلیت انھیں اس کام کا اہل ٹھہراتی ہے۔ مذکورہ بالا الفاظ صرف اسی نکتے پر زور دینے کے لئے ہیں۔" یعنی ح شی اس بات کا قائل ہے کہ ان دونوں عظیم لوگوں کا ذکر ان کی جاسوسوں کو استعمال کرنے میں خاص مہارت کی وجہ سے کیا گیا ہے۔ لیکن اس میں کچھ خاص وزن محسوس نہیں ہوتا۔]

27۔ لہٰذا صرف روشن دماغ حکمران اور دانا سپہ سالار ہی ہوں گے جو اعلیٰ ترین عسکری ذہانت کو جاسوسی میں استعمال کریں گے اور اس کے ذریعے شاندار نتائج حاصل کریں گے۔

[تُو مُو ایک انتباہی نوٹ کے ساتھ بات ختم کرتا ہے : "جیسے پانی ' جو کشتی کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پہنچنے کا ذریعہ ثابت ہوتا ہے ' اس کے ڈوبنے کا باعث بھی بن سکتا ہے ' اسی طرح جاسوسوں کا سہارا لے کر اگر بڑی بڑی کامیابیاں حاصل کی جاسکتی ہیں تو کئی دفعہ اس سے بہت بڑی تباہی بھی واقع ہو سکتی ہے۔"]

جاسوس جنگ کا اہم ترین عنصر ہیں کیونکہ فوج کی نقل و حرکت کا انحصار انھی پر ہوتا ہے۔

[چیالِن کہتا ہے کہ جاسوسوں کے بغیر فوج ایسے ہے جیسے کسی شخص کے کان یا آنکھیں نہ ہوں۔]

[1] "Aids to Scouting" صفحہ نمبر 2

"Marshal Turenne" [2] صفحہ نمبر 311